در بیان تصوف - فقر - و سلوک -

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ

الحمد لله والمنة که درین زمان سعادت توامان کتاب نافع اولوا الالباب یعنی

افضل الشمائل

١٣٢٢

تصنیف [illegible] لکھنوی

مع

جامع الاوراد

[illegible] الشیوخ مولانا شاه محمد عبد الرزاق قدس الله سره

حسب فرمایش جناب سبحان علی خانصاحب نائب ریاست [illegible] باہتمام محمد عبد الخالق منیجر

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ زیور انطباع یافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحابہ وازواجہ امہات المومنین اجمعین اما بعد فقیر محمد قیام الدین عبدالباری انصاری عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ اس زمانہ مین اکثر متوسلین خاندان عالیہ قادریہ رزاقیہ نے حضرت عمدۃ السالکین زبدۃ الواصلین ابی ومرشدی مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالوہاب صاحب مد اللہ ظلہ العالی وادام فیوضہ سے معمولات طریقۂ عالیہ کو دریافت کیا تو حضرت مدظلہ العالی نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جناب والد ماجد قبلۂ کونین وکعبۂ دارین قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین پیشوائے عشاق حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز وادام اللہ فیوضہ علینا نے

ایک مختصر رسالہ عربی مین موسومہ بعمدۃ الوسائل تحریر فرمایا ہی اور
خود ہی اوسکی شرح زبان فارسی مین تحریر کی اور ضروری امور خاندانی کو
اُسمین مذکور کیا ہی اوسکو تم اُردو زبان مین ترجمہ کردو تاکہ وہ لوگ بھی
فیضیاب ہون جنکو فارسی مین دستگاہ نہین ہی لہذا حسب الارشاد فقیر نے اُس شرح کو
اُردو مین لکھا اور اُسمین ضروری فوائد اور خاندانی اوراد و اذکار کا اضافہ کیا اور
زوائد فوائد کو مترجم کہتا ہی سے جدا کردیا اور نام اوسکا فضل الشمائل ترجمہ
احسن الخصائل شرح عمدۃ الوسائل لکسب الفضائل رکھا
اللہ تعالی اسکو مقبول عام فرمائے اور لوگونکو اس سے نفع تام عطا فرمائے
سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی جو پالنے والا ہی تمام عالم کا اور
ہر رحمت نازل ہو اوسکے رسول پر جو سردار ہین پہلون کے اور پچھلون کے
اور آل پر اونکی اور اصحاب پر اونکے سب پر لیکن بعد حمد و صلوۃ کے
کہتا ہی فقیر حقیر ذمیم اخلاق محمد عبد الرزاق فرزند مولوی
جمال الدین احمد صاحب افاض اللہ علینا من برکاتہ جو فرزند
ہین عارف کامل فانی فی اللہ باقی باللہ مولانا ملک العلما مولوی
علاء الدین احمد انصاری کے غفرہم اللہ الباری کہ اس زمانہ مین

اکثر دین کے خراب کرنے والے دعوی فقر و سلوک کا کرتے ہین اور
کوئی بھی ادب سالکون کا شعار اونکا نہین ہی بلکہ ریا و مکاری کو جو
مخالف پایۂ فقر کے ہی جامہ اپنا بنایا ہی باوجودیکہ فقر موجب تقرب ہی
اور منجملہ عبادات خالق اکبر کے ہی جو علت غائیہ پیدائش انسان کی ہی
اسلئے کہ حق جل وعلا فرماتا ہی مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور انسان کو مگر اپنی پرستش کے لئے
اور حصول اسکا بغیر فقر کے جو عبارت حاصل کرنے علم باطنی سے ہی
غیر ممکن ہی قوله تعالی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنی نہین ہی
کوئی ڈرتا خدا سے اوسکے بندون مین بجز علما کے اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے العالم من یعمل بعلمه عالم وہ ہی جو عمل کرے اپنے علم پر
لہذا رسالہ مختصر موسوم بعمدۃ الوسائل زبان عربی مین لکھنے کا
اتفاق ہوا کہ باعث ہدایت خلق اور مغفرت خاکسار ہو بموجب آنحضرت
علیہ السلام کے فرمانے کے الدال علی الخیر کفاعله تعلیم کرنیوالا نیکی کا
مثل نیکی کرنے والے کے ہی بعد کو خیال آیا کہ بہتیرے اس بزرگ
فن کے طالب زبان عربی مین نہین چل سکتے ہین تو باعانت توفیق باری

ترجمہ اسکا زبان فارسی مین لکھتا ہون کہ ہر خاص و عام کو فائدہ بخش ہو وہی تمام کرنے والا ہی ہر نیک کام کا اور نام اسکا احسن الخصائل فی شرح عمدة الوسائل مین نے رکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہون مین اس رسالہ کو اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر دوست ہون یا دشمن دنیا مین روزی دینے کے ساتھ اور رحم کرنے والا ہی اپنے دوستون پر آخرت مین مغفرت کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِالْبَیْعَةِ سب حمد اوسی خدا کے لیئے ثابت ہی

جسنے شرف بیعت ہمکو عنایت فرمایا علی ید الشیخ الاکمل العارف باللہ ہاتھ پر شیخ کے جو نزدیک صوفیہ کے مراد ہی اوس دستگیر سے کہ مرید کے قلب پر افاضۂ آثارِ عشق کرتا ہی کہ اکمل ہین لا اکمل مراد ہی ایسے شیخ سے کہ جسکی فیض رسانی اوسکی موجودگی پر موقوف نہو بلکہ پیچھے بھی مثل سامنے کے مصروف تعلیم اور تنبیہ پر مرید کے ہو جیسا کہ احوال سے مولوی عبد الحق رزاقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتے ہین کہ خیر اندیش خان مرحوم نے ہاتھ پر حضرت موصوف کے فائز بہ بیعت ہو کر عرض کی کہ یا حضرت اس غلام سے بُرے کام جیسے لواطت و زنا

ترک نہین ہوتے امیدوار درگاہ عالی سے ہون کہ توجہ فرماکر ایسے
امور سے باز رکھین حضرت نے جواب دیا خدا ہی تعالی قادر ہی ہر چیز
پر بعد اسکے خیر اندیش خان مرحوم جسوقت اور جس جگہ ان کاموںمین سے
کسی کام کا بھی ارادہ کرتے اور اسباب اوسکے مہیا ہوتے تمثال حضرت
رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خان مذکور کے حاضر ہوجاتے اور خان مسطور
تمثال کی ہیبت کے سبب سے محفوظ رہتے اور اسی حالت سے چھہ ماہ
گذرے بعد اسکے خان مذکور نے حرکات مرقومہ سے رہائی پائی ایسے
شیخ اکمل کہ عارف باللہ ہین عارف باللہ اوس شخص کو کہتے ہین جو
اسباب دنیوی کو ترک کرے اور ریاضت اخروی کیطرف رجوع ہو
خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے الفانی فی اللہ الباقی باللہ ایسے شیخ
جو فانی فی اللہ ہین فانی فی اللہ اوس شخص کو کہتے ہین جسنے علائق
غیر سے رہائی پائی ہووے یہ رہائی پانا بعیت ملازمت کا ثمرہ ہی
باقی باللہ ہین باقی باللہ اوس شخص کو کہتے ہین جو مرتبہ فنا طی کرکے
بسبب کثرت ریاضات کے اخلاق الٰہی کے ساتھ متخلق ہوگیا ہو
چنانچہ اسکی تمثیل مین ذکر کرتے ہین کہ لوہے کو جب آگ مین گرم کرتے ہین

وہ کام آگ کا کرتا ہی یہ جلانا اوسکا نہین ہی مگر آگ کی تاثیر کے سبب سے
ایسے ہی باقی باللہ وہی بندہ ہی جو پہلے تھا لیکن بسبب بہت لگاو رکھنے
کے یاد الہی سے وہ کام جو انسان کی قدرت سے باہر ہین اوس سے
ظاہر ہوتے ہین جیسے ہوا مین اڑنا اور پانی پر چلنا اور پاوٗن تک
بھی نہ تر ہونا جیساکہ خواجہ علاء الدین باشندۂ اودہ فرماتے ہین شعر

گر بدریا در او فتند بوجد	رشتۂ دلق شان نگردد نم

یعنی اگر دریا مین بھی وجد سے گرین تو اونکی گدڑی کا ایک دھاگا بھی نم نہوگا

اور ایسی ہی جو کرامت ہو لمسالک العلوم حاوی ولمنافع السلوک واف
علم کی راہون کو گھیرے ہین (یعنی علوم دینیہ کو جسکا جاننا اخذ بیعت
کی شرطون سے ہی کما حقہ جانے ہین اور تحقیق کیے ہین) اور بھر لینے والے
ہین سلوک کی منفعتون کو اور سلوک سے مراد طریقۂ زہد و ورع اور
التزام توکل وصفا ہی اور اوسکے منافع یہی اوصاف ہین جو اوپر
بیان کیے گئے ہین ولطریق العرفان ہادے اور راہ خداشناسی
کے رہنما ہین اور عرفان کہتے ہین تلاش کرنا اللہ تعالی کے اوصاف کا
اور اوسمین متحیر ہوجانا اور ہدایت اوسکی راہ کی اشغال واکساب کی

تعلیم ہی الشیخ الاعظم العالی المولوی محمد عبد الوالی افاض اللہ علینا

من فیضنہ السادرے ایسے شیخ کہ بزرگ ہین بالاتر اپنے زمانہ
کے شیوخ سے مولوی محمد عبد الوالی کہ فقیر کے ماموں ہین فرزند
مولوی ابوالکرم صاحب کے جو فرزند ہین مولوی محمد یعقوب صاحب
مفتی شہر کے جو فرزند ہین مولوی عبد العزیز صاحب کے جو بھائی
ہین مولوی عبد الحق صاحب کے ڈہانپ دے اللہ تعالی اونکو اپنی بخشش
مین برساوے خدا ابر ترحم پر فیض شیخ مذکور کا ایسا فیض جو ہدایت کرتا
ہی طالبون کے دلون مین والصلوۃ علی رسولہ محمد الکریم اور درود ہو
رسول خدا تعالی پر کہ محمد بزرگ ہین اور صلوۃ کی لغت مین معنی طلب
رحمت کے ہین لیکن جب نسبت اوسکی حقتعالی کی جانب کی جائے
معنی رحمت کے مراد ہوتے ہین مجازا اس لیے کہ خدا تعالی بری و
پاک ہی طلب سے کیونکہ یہ علامت عجز ہی اور جب نسبت کی جائے
خالق و مخلوق دونون کی طرف جیسے قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تحقیق خدا اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر تو معنی مجازی یعنی افاضہ خیر مراد لیے جاوینگے

تا کہ عام ہو رحمت اور طلب رحمت دونون سے لیکن اگر دونون اکھٹا
مراد ہونگے تو جمع بین الحقیقۃ والمجاز لازم آئیگا اور یہ نادرست ہی
اور جو فقط رحمت مراد ہوگی شرکت فرشتون کی باری تعالی کی صفت
مین لازم ہوگی اور اگر صرف طلب رحمت مراد لینگے تو عجز باری لازم
آئیگا جیسا کہ گذرا لہذا مجاز کو اختیار کرنا پڑا اسلیئے کہ عموم مجاز مین کوئی
قبح نہین اور رسول سے مراد ایسا شخص ہی جو بھیجا گیا ہو حق جل وعلا کی
جانب سے خلق کی طرف احکام شرع کے سکھانے کے لیے اور اوسکے
ساتھ کتاب بھی ہو اور کوئی دین بھی ہو اور کریم سے مراد ایسا شخص
ہی کہ جو خود نہ کھائے دوسرون کو دیتا رہے یعنی اور سب لوگونکی
غرض اپنی غرض پر مقدم رکھتا ہو یہی مرتبہ ہی ایثار کا الشفیع العظیم
بخشانے والے حق جل وعلا سے اپنی امت کے گنہگارون کو
(قیامت کے روز بخشائینگے) بڑے یعنی صاحب خلق عظیم کہ
حق جل وعلا نے اپنے قول اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے بڑائی آنحضرتؐ
کی بیان فرمائی الہادی الی الصراط المستقیم رہنما راہ راست کے
کہ صوفیہ کے نزدیک راہ عرفان یا عشق حقیقی ہی وعلی الہ واصحابہ

الذین ارشدوا جمیع من بعدهم الی الحق القویم درود ہو اونکی آل
اور اصحاب پر وہ آل واصحاب جنھون نے بتائی تمام مسلمانون کو
بعد اونکے سیدھی اور ٹھیک راہ یعنی مسائل شرعیہ جو لئے گئے
ہین کتاب اور سنت سے اور سکھائے اونھون نے طریقے اجماع
اور قیاس کے اور بتائے لوگون کو درجے سلوک و عرفان کے
آل عبارت ہی اولاد امجاد سے اور ممکن ہی کہ مراد ہون پیرو
طریقۂ نبویہ کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَن سَلَکَ
طَرِیقِی فَھُوَ آلِی جو میری راہ پر چلا وہی میری آل ہی اور بھی
حقتعالی نے اطلاق لفظ آل کا جابجا بجاے لفظ تابع کے اور
عوض لفظ قوم کے کیا ہی جیسے آلِ موسیٰ اور آلِ فرعون اور آلِ
تُبّع اور آلِ عمران وغیرہ تو ذکر اصحاب کا بعد ذکر آل کے قبیل تخصیص
بعد تعمیم کے ہی کہ تعظیم کو مفید ہی اور اصحاب عبارت ہی اون سے
جنھون نے آنحضرت صلعم کو حالتہ بصر سے دیکھا ایمان کے ساتھ اور
ایمان کے ساتھ وفات پائی ذکر اونکا بعد ذکر رسول کے اتباع
رسول ہی جیسا کہ آئیگا انشاء اللہ تعالی و بینوا الاحکام من الحلال

والحرام بالبیان السلیم اور بیان کیا اور ظاہر کیا آل و صحاب
نے اون احکام کو جو خدا اور رسول سے ثابت ہوے من اسجگہ بیانیہ
ہی یعنی وہ احکام جو حلال ہین یا حرام ہین بیان واضح اور ظاہر سے
کہ سالم ہی اِغلاق اور دوسرے فسادون سے وافاضوا

علی الفقراء والمساکین من الامر الحق المتعلق بالقلب المستقیم
اور افاضہ کیا فقرا و مساکین پر امر حق کا کہ تعلق رکھتا ہی قلب سے
جو آلودہ خبائث نفسانیہ کے ساتھ نہین ہی یعنی فقرا و مساکین کو
تعلیم امور صفا کی کی اور فقیر سے فقہا کے نزدیک مراد ہی وہ شخص
جو اپنے پاس تھوڑی چیز رکھتا ہو اور مسکین سے مراد وہ شخص ہی
جو کچھ نہ رکھتا ہو اور مراد اسجگہ یہ ہی کہ سب تارکان دنیا کو چاہیے
دنیا کو اونھون نے بالکل ترک کر دیا یا قدرے چھوڑا فیض عشق
پہونچاتے ہین واللہ اعلم واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور گواہی دیتا ہون مین
کہ نہین ہی کوئی معبود موجود سواے خدا کے درحالیکہ وہ تنہا ہی
نہین ہی کوئی اوسکا شریک جو مین اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق

محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین بعض حدیثون مین آیا ہی کہ جس خطبہ مین شہادت نہو تمام نہین ہی یعنی مفید مطلب نہین ہی مثل ناتمام چیز کے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور درود بھیجتا ہے خداتیعالی انپر اور اونکی اولاد پر اور سلام پہونچاتا ہے اما بعد فہذا تحریر ما وصلت بہ الی السلسلۃ القادریۃ المفیضۃ من الامانۃ التی وردت فی القرآن لیکن حمد اور درود کے بعد پس یہ جو بیان کرتا ہون تحریر اور بیان ایسی چیز کا ہی جسکے طفیل سے پہونچا مین طرف سلسلۂ قادریہ کے جو افاضہ کرتا ہی مریدون پر وہ امانت جو وارد ہی یعنی مذکور ہی قرآن مین سلسلہ کہتے ہین نام ذکر کرنیکو پیرون اور فقر سکھانے والے مردون کے جنکے واسطے سے اوپر والے بزرگ تک طریقہ پہونچتا ہی اور اوس سلسلہ کو اونھین پیر کے نام سے منسوب کرتے ہین مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ بعض مشائخ طریقت واسطے تبرک کے حضرت غوثیت رضی اللہ عنہ کی نسب پدری اور نسب مادری مین جو حضرات ہین اونسے توسل کرتے ہین جسطرح سلسلہ کے مشائخ سے توسل کرتے ہین چنانچہ اس ہمارے طریقہ مین بھی دستور حضرات مذکورین سے توسل کرنے کا رہا ہی

اور ہمارے بزرگ بھی تعلیم فرماتے رہے ہین اسلیے یہ دونون نسب تحریر
کیے جاتے ہین اور عوام کا جو خیال ہی کہ حضرت کا سلسلہ بعیت مادری
اور پدری طریقہ سے بھی ہی یہ بے اصل بات ہی اور توسل کچھہ منحصر
بعیت کے ساتھ نہین ہی شجرہ پدری حضرت غوثیت رحمۃ اللہ علیہ کا

شجرہ نسب پدری حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز

یہ ہی حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد عبد القادر
جیلانی بن ابی صالح موسی جنگی دوست بن عبد اللہ بن یحیی زاہد
بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسی جَون بن عبد اللہ
محض بن حسن مُثنّیٰ بن امام حسن ثانی علیہ السلام مجتبیٰ بن امیر المومنین علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہم اور حضرت کا نسب مادری اسطرح پر ہی

شجرہ نسب مادری حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز

حضرت غوث الاعظم قطب العالم محبوب ربانی غوث یزدانی پیر
سید محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی ابن اُمّ الخیر اَمَۃ الجبار
فاطمہ بنت ابی عبد اللہ صَومَعی بن سید ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمود
بن سید طاہر بن سید ابی عطا بن سید عبد اللہ بن سید ابی کمال بن
سید عیسیٰ بن سید ابی علاء الدین بن سید محمد بن سید علی عُریضی بن امام
جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین

سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن امام امیر المومنین علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہم اجمعین واللہ اعلم وھی عبارة عن العشق
اور اوس امانت سے مراد عشق ہی قولہ تعالی انا عرضنا
الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا
وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا یعنی ہمنے پیش کی امانت آسمانون پر
اور زمین اور پہاڑون پر پس انکار کیا سبھون نے اوسکے اوٹھانے
سے اور ڈر گئے (یعنی اپنے ضعف کے ڈر سے اوسکو قبول نکیا
اور عذر کیا چونکہ اس امر مین بوے عجز پائی جاتی تھی بخشدیے گئے)
اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے تحقیق کہ وہی انسان ظالم تھا
اپنے نفس پر اور انجان اوسکی گرانی سے (یہ اوٹھالینا آدمی کا
تکبر کے جنس سے نہین ہی بلکہ اطاعت وتوکل کے مرتبہ اعلی
سے ہی کہ حال اپنے ضعف کا ملاحظہ نکرکے قدرت خالق پر اعتماد
کرکے اوٹھالیا اور قبول کیا اس سبب سے بزرگ ہوگیا اور خطاب
ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم
من الطیبات وفضلناھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۝ کا پایا

یعنی بزرگ کیا ہمنے اور عزت دی ہمنے اولاد آدم کو اور مالک کیا

ہمنے اور سیر کرائی ہمنے اونکو بیابان مین اور دریا مین اور روزی

دی ہمنے اونکو خوبیان اور بزرگی دی ہمنے اونکو بہت سے لوگون

پر جنکو ہمنے پیدا کیا کامل تر بزرگی دینا اسواسطے کہ یہان مفعول

مطلق واسطے تاکید کے ہے اور حضرت فاعل مطلق نے جب تاکید

اپنے فعل کی تاثیر کے خلق مخلوقات مین بیان فرمائی پس مراد کثیرًا

سے کثرت مراتب و فضائل ہوگی اور اون سب پر تفضیل بنی آدم

کی ارشاد فرمائی پس جبکہ فضیلت بنی آدم کی انواع کثیر المراتب پر

(جیسے فرشتہ اور ارواح مجردہ و دیگر علویات سماویہ کے)

ثابت ہوئے مفضولات پر اونکے بطریق اولی ثابت ہوگی

آیۂ شریف تفضیل بنی آدم مین تمامی عوالم پر جاری ہوئے اس

حکم مین ہوئے کہ گویا فضلناھم علی العالمین ارشاد ہوا حاصل

معنی آیت کے یہ ہوئے کہ فضیلت دی ہمنے اونکو تمام عالم پر

لیکن چونکہ پورا کرنے مین اس امانت کے موانع اور عوائق بہت

پیش ہین اسواسطے کہ عشق بہت سے امتحانون کا باعث ہے

اور بڑے رہزنون سے بھرا ہوا ہی کہ نفس و شیطان ہین و زر روشن راہ مارتے ہین اور مسافرون کو قتل کرتے ہین اسوجہ سے ایسا رفیق چاہیئے جسکی رفاقت سے ان سب کے شرون سے نجات پائے اور اصل مقصود تک پہونچے پس بیعت کرنا چاہیئے کسی شیخ کامل کے ہاتھ پر جو جاننے والا ہو اسرار طریقت کا اور دفع کرنے والا ممانعت نفس و شیطان کا تاکہ تعلیم اور مدد سے اوسکی راہ ادائے امانت کی ملے فاعلم انی بایعت علی ید الشیخ العارف الکامل سیدی ومولای المولوی محمد عبد الوالی افاض اللہ علینا من برکاتہ پھر جاننا چاہیئے کہ تحقیق اس فقیر نے بیعت کی ہاتھ پر شیخ عارف کامل میرے سردار میرے مالک مولوی عبد الوالی صاحب کے کہ میرے ماموں ہین بہاوے اللہ برتر ہم پر برکت اونکی برکات سے اور نیز اجازت اخذ بیعت کی دی اونھون نے فقیر کو مترجم کہتا ہی کہ فقیر سے حضرت جدی مرشدی قدس سرہ نے اپنی ذات کو مراد لیا ہی اور حضرت کو اجازت اخذ بیعت اونکے والد جناب مولانا مولوی

جمال الدین احمد نے بھی اپنے سلسلہ کی دی اور حضرت شاہ درویش احمد
صابری ردولوی اور حضرت شاہ امام احمد صابری ردولوی اور
حضرت شاہ محمد احمدی صابری ردولوی نے اپنے اپنے سلسلونکی
دی اور حضرت شاہ محمد نتھر مدراسی نے اور جناب مولوی عبدالوحید
صاحب نے اپنے سلسلہ کی اجازت دی جنکے شجرے آگے لکھے
جائینگے وهو مجاز بها من شيخه وجده قدس وره

السالکین زبدۃ العارفین العارف الکامل الفقیر
المولوی انوار الحق قدس اللہ سرہ اور میرے شیخ کو
اجازت اخذ بعیت ہوئی اونکے شیخ سے کہ اونکے نانا ہین عارفون کے پیشوا
کہ عارف اونکے زمانے کے اونھین کے پیرو رہے ہین خلاصہ میدان عرفان
کے چلنے والون کے عارف کامل فقیر فقیر کہتے ہین اوسکو جو اپنی خودی سے
گذر گیا ہو راہ عشق مین کیونکہ فقیر بروزن فعیل مشتق فقر سے ہی اور فقر کی فا
اشارہ فنا کا ہی اور قاف اشارہ قصد کا ہی کہ جو توسط اور طلب حق ہی
اور را اشارہ ریاضت کا ہی مولوی انوار الحق کہ میرے پر دادا ہین یعنی
والد مولوی علاء الدین احمد مغفور کے ہین پاک اور بزرگ کرے خدا تعالی

اونکے رازون کو مترجم کہتا ہی نیز حضرت مولانا عبد الوالی قدس سرہٗ کو
اجازت تھی اپنے والد حضرت مولانا ابو الکرم قدس سرہ سے اور حضرت
شاہ امام احمد ردولوی صابری اور حضرت شیخ محمد ردولوی صابری
قدس سرہم سے کذا افادنی شیخی ووالدی عم فیضہ واللہ اعلم وھو عن

ابیہ الشیخ الفانی فی اللہ الباقی باللہ قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین

المولوی عبد الحق اونھون نے بیعت کی اور اجازت
حاصل کی اپنے باپ شیخ فانی فی اللہ باقی باللہ پیشوائے عارفان
خلاصۂ سالکان مولوی احمد عبد الحق فرزند مولوی محمد سعید بن مولوی
شاہ قطب الدین شہید سہالوی انصاری چشتی سے رحمت کرے
اللہ اون سب پر مترجم کہتا ہی اور نیز حضرت مولانا انوار الحق
قدس سرہٗ کو اجازت اخذ بیعت تھی حضرت شاہ قدرت اللہ
صفی پوری نظامی سے اونکے سلسلہ مین وھو عن شیخہ العارف

الکامل السید عبد الرزاق البانسوی اور اونھون نے
یعنی حضرت مولوی احمد عبد الحق نے بیعت کی اور خلافت پائی
اپنے پیر عارف کامل سید عبد الرزاق باشندہ بانسہ سے جو ایک

گانون ہی ولایت ہندمین متعلقات صوبۂ اوده سے مترجم کہتا ہی
نیز حضرت مولانا احمد عبدالحق قدس سرہٗ کو اجازت اخذ بیعت
لےاپنے والد ملا محمد سعید صابری سے تھی اونکے سلسلہ مین وھو

عن السید عبد الصمد خدا نما احمد ابادے

اور وہ دست بیع ہوے سید عبد الصمد خدا نما سے مترجم کہتا ہی
اور نیز حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی کو بطریق اُویسیّت
اجازت حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی صابری اور حضرت
خواجہ نصیرالدین چراغ دھلی نظامی اور حضرت خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی قدس سرہم سے تھی خدا نما لقب حضرت سید عبد الصمد
کا ہی اسیوجہ سے استعمال اوسکا بلفظہ عبارت عربی مین اسجگہ آیا باشندے
احمد آباد کے مترجم کہتا ہی کہ مزار شریف حضرت سید عبدالصمد خدا نما
قدس سرہ کا احمد اباد گجرات مین قریب لال دروازہ زیر دیوار محبس ہی
اور مزار شریف پر درخت برگد کا ہی اور عرس شریف آپکا تسبگیارھوین

ربیع الثانی کو ہوتا ہی وھو عن شیخ الاسلام ھدایۃ اللہ خدا نما قادری

اور اوںھون نے بیعت کی شیخ الاسلام یعنی بزرگ اہل اسلام کی

شیخ ہدایت اللہ خدانما سے جو منسوب سلسلۂ قادریہ کی طرف ہین
اور یہ تخصیص نسبت اسوجہ سے ہی کہ اونکے معتقد بہت تھے احتمال
ہوا اونکو کہ شاید سلسلہ اونکے نام سے قرار دیتے تو اونھون نے اپنے کو
ملقب بقادری کیا اور نیز بعض گرویدہ اونکے اونکو چشتیہ سے
جانتے تھے تو یہ لقب ہونا سلسلہ کے اظہار کے لیے ہی واللہ اعلم
وھو عن الشیخ شاہ حسین خدانما البرھانپوری اور اونھون نے
اجازت حاصل کی اور بیعت کی شیخ حسین خدانما باشندۂ برہانپور
سے اس جگہہ بھی شاہ کی لفظ بوجہ کثرت استعمال کے مثل جزو نام کے
ہوگئی پس لانا اس مجموع کا بلفظہ ضرور ہی وھو عن الشیخ شاہ امان اللہ
امانی اور اونھون نے بیعت کی شاہ امان اللہ امانی[ل] سے یعنی
منسوب بامان خدای تعالی وھو عن الشیخ شاہ ابراھیم البھکری
اور اونھون نے بیعت کی شیخ شاہ ابراہیم سے جو منسوب شہر بھکر
کی طرف ہین مترجم کہتا ہی بھکر بفتح با و مزج ہا و تشدید کاف مفتوح
ایک شہر ہی وھو عن شاہ ابراھیم الملتانی اور اونھون نے بیعت کی
شاہ ابراہیم ملتانی سے وھو عن شیخ الاسلام میران سید بخش فرید البھکری

ل حضرت شاہ امان اللہ قدس سرہ کو بعض ملتانی بھی کہتے ہین ۱۲ منہ

اور اونھون نے بیعت کی شیخ الاسلام میران سید بخش فرید بھکری سے میان
اسم عرفی اونکا تھا اور سید بخش فرید اصلی نام اونکا بھکری نسبت ہی
اونکے وطن کی جانب وھو عن الشیخ شاہ جلال قادری اور
اونھون نے بیعت کی شیخ شاہ جلال قادری سے وھو عن الشیخ
محمد اور اونھون نے بیعت کی شیخ محمد سے مترجم کہتا ہی شاید یہ
وہی ہین جنکا مزار شریف بیدر متعلقہ ریاست نظام مین ہے وھو
عن الشیخ بہاء الدین اور اونھون نے بیعت کی شیخ بہاء الدین
سے مترجم کہتا ہی مزار شریف حضرت شاہ بہاء الدین قدس سرہ کا
مقام دولت آباد مین ہی اور لقب آپکا مجرد تھا اسی سے وہان کے
عوام آپکو لنگوٹ بند کہتے ہین آپ نصاری تھے مزار شریف آپکا
دولت آباد مین شرقی جانب مزار حضرت سید ابو العباس کے ہی
وھو عن شیخ الاسلام ابی العباس اور اونھون نے بیعت کی
ہاتھ پر شیخ الاسلام ابو العباس کے مترجم کہتا ہی نام آپکا احمد اور
ابو العباس کنیت ہی مزار آپکا دولت آباد مین ہی وھو عن شیخ الاسلام
السید حسن قادری اونھون نے بیعت کی شیخ اہل اسلام سید حسن

قادری سے اس جگہ لقب ساتھہ لفظ قادری کے پہچان اور تمیز کے
لئے ہی کیونکہ اوس زمانہ مین سید حسن چشتی بھی تھے وھو عن شیخ الاسلام
الشیخ موسی قادری اور اونھون نے بعیت کی شیخ اہل اسلام شیخ
موسیٰ قادری سے وجہ اس لقب رکھنے کی صرف اپنی نسبت اپنے
سلسلہ کی طرف کرکے برکت لینا ہی اور کچھ نہین وھو عن شیخ
الاسلام السید علی قادری اور اونھون نے بعیت کی بزرگ اہل اسلام
سید علی قادری سے اس جگہ بھی برکت لینا لفظ قادری سے ہی
مترجم کہتا ہی کہ بعض شجرات مین ہی کہ حضرت سید علی کو بعیت
حضرت سید محمد سے تھی اونکو حضرت سید حسن سے اونکو حضرت سید احمد
سے تھی مگر مناقب رزاقیہ مین یہ واسطے نہین لکھے ہین یا سہو سے
کاتب کی رہگئے یا اختلاف طرق ہی کذا افاد والدی و مرشدی وھو عن
شیخ الاسلام میر السید احمد اخی السید محمد البغدادی
اور اونھون نے بعیت کی شیخ الاسلام میر سید احمد برادر سید محمد
بغدادی سے لفظ میر کے اصل مین امیر تھے بمعنی رئیس کے ہمزہ
بوجہ تصرف فارسیون کے محذوف ہی پس لفظ میر بمنزلہٗ لفظ فارسی کے ہی

اسلیئے الف ولام اوسپر نہین لایا گیا اور لانا اوسکا عربی عبارت
مین اس وجہ سے ہی کہ شیخ مذکور اس لفظ سے معروف تھے یہ لفظ
بمنزلہ علم کے ہوگئی وھو عن شیخ الاسلام السید محمد بن ابی
صالح قادری اور اونھون نے بعیت کی ہاتھہ پر شیخ الاسلام سید محمد
فرزند سید ابو صالح قادری سے لفظ قادری اس جگہ پر تبرک کے
لیے ہی اور نہ لانا الف ولام کا اسپر بھی اسیوجہ سے ہی کہ ان شیوخ کے
نامون مین سب جگہ بسبب کثرت استعمال کے بمنزلہ لقب کے ہو گیا ہی
واللہ اعلم مترجم کہتا ہی وفات آپکی شب دوشنبہ دوازدہم شوال
سنہ ۶۵۶ ہجری ہی مزار شریف بغداد شریف مین کذا افاد الاستاد
وھو عن شیخ الاسلام السید عبد الرزاق اور اونھون نے
بعیت کی ہاتھہ پر بزرگ اہل اسلام سید عبد الرزاق کے مترجم
کہتا ہی حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ نے اس مقام پر باتباع
مناقب رزاقیہ حضرت ملا نظام الدین قدس سرہ درمیان سید محمد
اور سید عبد الرزاق کے واسطہ ذکر نہین کیا مگر بعض تواریخ و
نیز بعض شجرات سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت سید محمد کو بعیت اپنے والد

حضرت ابو صالح قدس سرہ سے ہی اور اونکو اپنے والد قاضی القضات
حضرت عبد الرزاق قدس سرہ سے کذا افاد الاستاذ وفات سید
ابو صالح کی شب یک شنبہ چھٹہ شوال ۶۲۳ھ سنہ ہجری کو ہوئی اور
مزار شریف بغداد مین ہی اور سید عبد الرزاق قدس سرہ کی وفات
بغداد مین چھٹی شوال شب دو شنبہ ۶۰۳ سنہ ھ مزار شریف بھی بغداد مین
ہی کذا قال الاستاذ وھو عن ابیہ الشیخ قطب الملۃ غوث الثقلین المحبوب
الربانی محی الدین عبد القادر الجیلانی اور اونھون نے
بیعت اور خلافت پائی اپنے والد سے جو شیخ ہین اور قطب طریقہ
حق کے ہین (قطب اوس عارف کو کہتے ہین جو درجے
بقا کے طی کر چکا ہو اور ظاہری انتظام عالم کا اوسکے سپرد ہو)
اور غوث ہین دونون فرقون کے یعنی جن وانس کے (اور
غوث مراد اوس سے ہی جو کہ قطب کا مرتبہ بھی طی کر چکا ہو اور جسم
اوسکا خاکیت سے تجاوز کرکے نورانیت کو پہونچ گیا ہو بعد اوسکے
مرتبہ ابدال کا ہی کہ مراد ہی بدل جانے سے اخلاق ذمیمۂ بشریہ کے
اخلاق حمیدۂ الٰہیہ کے ساتھ اور یہ مرتبہ بھی حضرت پیران پیر کو

حاصل تھا اور قطب کے آثار سے یہ ہی کہ جا بجا نہ پھرے جیسا کہ مثل مشہور ہی قطب از جانی جنبد یعنی قطب اپنی جگہ سے نہین ہلتا اور غوث کے لیے ایک فکر مخصوص ہی کہ اوسمین اعضا باہم جدا ہو جاتے این اور پھر باہم مل جاتے این اور ابدال ہوا کے اوپر اوڑتے ہین) اور محبوب ربانی ہین اور نام اونکا عبد القادر ہی جیلان کے رہنے والے این جیلان معرب گیلان کا ہی

دھو عن شیخ الاسلام ابی سعید المبارک المخزومی

اور اونھون نے بعیت کی اور خلافت پائی شیخ الاسلام ابی سعید سے یہ کنیت اونکی ہی اور مبارک اونکا نام ہی اور بعضون نے مبارک کے لفظ کو اونکا لقب قرار دیا ہی یعنی والا حضرت مظہر تھے برکات الٰہیہ کے منسوب طرف مخزوم زا معجمہ کے ساتھ واللہ اعلم فائدہ رسالہ فتح المبین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ بنی مخزوم قبیلہ ہی عرب کے قبائل سے اوسکی طرف حضرت منسوب تھے اور انساب سمعانی وغیرہ مین ہی کہ مخرم ایک مشہور محلہ ہی بغداد مین وہان کے حضرت رہنے والے تھے اسیوجہ سے مُخرمی کہلاتے ہین مخرمی بضم میم و فتح خاے معجمہ وکسر راے مشددہ

وھو عن شیخ الاسلام ابی الحسن علی الھنکاری

اوریا اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر شیخ الاسلام ابی الحسن کے کہ یہ کنیت اونکی
ہی اور نام اونکا علی ہی اور رہنے والے ہنکار کے ہین جو قریہ ہی مترجم
کہتا ہی ہنکاری ساتھہ فتح ہا و نون غنہ کے و فتح کاف کے اکثر شجرون مین
پایا گیا ہی لیکن قاموس مین ہی الهكارية مشدد ناحية فوق الموصل
یعنی ہکاریہ ساتھہ فتح ہا و تشدید کاف کے ایک ناحیہ ہی موصل کے
اوپر اور انساب سمعانی مین ہی ہکاریہ بہت سے قریہ ہین موصل کے
اوپر الجزائر مین کہ ابو الحسن ہکاری انھین قریون کے رہنے والے تھے
اور وفات حضرت کی غرۂ محرم سنہ ۴۸۶ھ مین ہوئی مزار شریف
ہکاریہ مین ہی وهو عن شيخ الاسلام ابی الفرج یوسف الطرطوسی
اور اونھون نے فیض پایا شیخ الاسلام ابی الفرح یوسف سے جو
رہنے والے طرطوس کے ہین کہ ولایت شام کے شہرون مین سے
ایک شہر ہی مترجم کہتا ہی طرطوس ساتھہ راے ساکنہ کے درمیان
دو طاے مہملہ کے پہلی مفتوحہ دوسری مضمومہ بعد اوسکے واو ہی
آخر مین سین ہی شہر ہی بلاد شام سے ایسہی انساب مین ہی اور بعض
شجرون مین طرسوس ہی اور یہ بھی شہر ہی بلاد شام سے وهو عن شيخ

الاسلام عبد الواحد الیمنی اور اونھون نے بعیت کی ہاتھہ پر
شیخ الاسلام عبدالواحد کے جو رہنے والے یمن کے ہین مترجم کہتا ہی
مؤلف کتاب حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ نے بہ تبعیت مناقب
رزاقیہ شیخ الاسلام عبدالواحد الیمنی اور ایسے ہی الشیخ عبدالعزیز یمنی تحریر
فرمایا ہی لیکن ابن حجر وغیرہ اپنی اثبات مین انکو عبدالواحد تمیمی اور ایسے ہی
عبدالعزیز تمیمی لکھتے ہین یہ نسبت ہی بنی تمیم کی جانب جو ایک مشہور قبیلہ ہی
عرب کے قبائل سے کذا افاد الاستاد وھو عن ابیہ الشیخ عبدالعزیز
الیمنی اور اونھون نے بعیت کی اپنے باپ شیخ عبدالعزیز یمنی کے
ہاتھہ پر مترجم کہتا ہی تحقیق یمنی کی شیخ عبدالواحد کے نام کے تحت ہین
ہو چکی کہ ابن حجر وغیرہ تمیمی لکھتے ہین وھو عن الشیخ ابی بکر الشبلی
اور اونھون نے بعیت کی شیخ ابی بکر شبلی سے مترجم کہتا ہی انساب
سمعانی مین ہی شبلی نسبت ہی طرف شبلہ کے کہ ایک قریہ ہی اسروشنہ سے
وہان کے رہنے والے حضرت ابو بکر شبلی ہین اور بعض شجرون مین واسطہ
شیخ عبدالعزیز کا ذکر نہین کیا اور بعض ہین شیخ عبدالواحد کا بھی لیکن ابن
حجر کے ثبت مین ان دونون کا ذکر ہو گیا عجب ہی کہ حضرت ابوالفرح کا

اور حضرت عبدالواحد کو بلا واسطہ حضرت شبلی سے بھی فیض ہو واللہ اعلم
بالصواب کذا افاد الاستاد وھو عن سید الطائفۃ جنید البغدادی اور
اونھون نے بیعت کی گروہ فقرا اور عرفا کے سردار حضرت جنید کے ہاتھہ پر
جو رہنے والے بغداد کے ہین کہ شہر ہی عراق عرب سے وھو عن خالہ
الشیخ سری السقطی اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر اپنے ماموں
شیخ سری سقطی کے سری لقب ہی اونکا منسوب بسر یعنی صاحب اسرار الٰہی
یہ لقب مشہور ہو گیا بجای اسم کے اور اسم ترک ہو گیا اسی وجہ سے الف لام
تعریف کا اوسپر داخل نہین کیا گیا مترجم کہتا ہی مشہور ہو گیا ہی کہ حضرت
کا لقب سِرِی سَقطی ہی یعنی بکسر سین مہملہ و تشدید راے مکسورہ
اور یہ ہی معروف ہی مشائخ ہند مین لیکن قاموس مین ہی سَرِیّ
کغنیّ سَرِیّ بفتح سین و تخفیف راے مہملہ و تشدید یاء بوزن
غَنِیّ کے ہی اور سَقطی بفتحتین منسوب ہی بیع سَقط کی طرف اور سقط
متاع ردی کو کہتے ہین ایسا ہی قاموس مین ہی وھو عن الشیخ
معروف الکرخی اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر حضرت
شیخ معروف کے جو باشندے کرخ کے ہین مترجم کہتا ہی

قاموس مین ہی کہ کرخ ایک محلہ ہی بغداد کا اور اوسکی طرف حضرت معروف
منسوب ہین واللہ اعلم وہو عن الشیخ داؤد الطائی اور
اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر حضرت داؤد کے کہ ایک شاگرد حضرت
امام اعظم علیہ الرحمہ کے تھے قبیلۂ طی کے مترجم کہتا ہی قاموس مین
ہی کہ طی بروزن حی یمن کا ایک قبیلہ ہی جسکی طرف نسبت طائی کے
لفظ سے ہوتی ہی وہو عن الشیخ حبیب الاعجمی اور اونھون نے
بیعت کی شیخ حبیب اعجمی کے ہاتھہ پر مترجم کہتا ہی اعجمی بعض شجرون
مین ساتھہ ہمزہ کے مکتوب پایا گیا اور شائد کہ الف زائد ہی جیسے اسکندر
مین اور بعض شجرون مین اس خاندان انواریہ کے عجمی بدون ہمزہ
کے پایا گیا ہی اور یہ ظاہر ہی اسواسطے انساب سمعانی مین ہی عَجَمِی وہ
شخص ہی جسکی زبان عربی نہو اور اسی سے حضرت حبیب عَجَمی کہلاتے
ہین وہو عن الامام حسن البصری اور اونھون نے بیعت کی
ہاتھہ پر امام حسن بصری کے نسبت ہی شہر بصرہ کی جانب کہ ایک شہر
مشہور ہی قدس اللہ اسرارہم پاک کیے ہین اللہ نے اسرار
اون سب شیوخ کے جو ذکر کیے گئے ہین یا کلمہ دعا کا ہی یعنی پاک کرے خدا

اونکے اسرار کو کہ قلبون پر مریدون کے جلوہ گر ہین نفس کی چوری سے
بر تقدیر دعا کی مراد یہ ہی کہ حق تعالی فیوض کو اونکے مریدون کے قلبون پر
مستقر رکھے کہ نفوس امارہ مریدون کے اسرار کو چرا نہ سکین اور بر تقدیر
صفت کے معنی یہ ہونگے کہ باطن اونکے پاک ہین تعلقات نفسانیہ

سے وھو عن امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ

اور اونھون نے بیعت کی عالم مثال مین ہاتھ پر مومنون کے سردار
خلیفۂ رسول بعد خلفاء ثلثہ علی بن ابی طالب کے کہ چچازاد بھائی
ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ کیا ہی اللہ نے اونکی ذات کو
دعا سے حضرت رسالت مآب کی اللھم ادر الحق مع علی
حیث دار ای بار خدایا کر دے تو حق کو علی کے ساتھ جدھر علی
رخ کرین مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت
حسن بصری کی ملاقات نزدیک محدثین کے ثابت نہین اور محققین کے
نزدیک لقا حضرت حسن بصری کی بلکہ روایت حضرت حسن بصری کی
حضرت علی رضؓ سے ثابت ہی جسکا جی چاہے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ
سیوطی کا اور دیگر رسائل دیکھکر تحقیق کر لے پس اس صورت مین اتصال

سند مین کوئی اشکال نہین ہی ہان بر تقدیر قول دیگر محدثین اتصال
سند مین اشکال ہی مگر مشائخ کے نزدیک استفاضہ حضرت حسن رضہ کا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کالمجمع علیہ ہی پس اگر لقاے ظاہری
نہین ثابت ہوئی تو واجب ہی کہ یہ اتصال بطریق اویسیت کے ہو
اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر بلقاے مثالی پس قول حضرت
قدس سرہ کا کہ بعیت کی حضرت حسن بصری نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے عالم مثال مین بر تقدیر تنزل کے ہی درصورتیکہ
تسلیم کر لی جاے عدم لقاے ظاہری فتامل فیہ کذا اقررہ الاستاد

وھو عن سید المرسلین امام الاولین والآخرین محبوب رب العالمین محمد خیر

البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

اور اونھون نے بعیت کی ہاتھہ پر رسولون کے سردار اگلے پچھلون کے
پیشوا محبوب پروردگار عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر تمام مخلوقات سے
کہ علت غائیہ پیدا کرنے اور پیدا ہونے کے آپ ہی ہین درود پہونچائے
خدا اونپر اور سلام اور اونکی آل پر اور اونکے اصحاب پر اور اونکی بیبیون پر
سب پر مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مختلف

امور پر اپنے صحابہ سے بیعت لیا کرتے تھے جیسے بیعت خلافت اور بیعت اسلام اور بیعت تمسک بتقوی اور بیعت ہجرت و جہاد وغیرہ بیعت اسلام اور ایسے ہی بیعت تمسک بتقوی زمانہ خلفای راشدین مین بوجہ بعض مصالح کے متروک تھی بعد اسکے لوگ بادشاہون کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرتے تھے صوفیہ کو خوف ہوا کہ اگر کسی قسم کی بھی بیعت جاری رکھینگے تو اوس سے فتنے پیدا ہونگے اسواسطے خرقہ کو اونھون نے قائم مقام بیعت کے قرار دیا لیکن جب رسم بیعت بادشاہون کے یہان سے موقوف ہوگئی صوفیون کو موقع اس سنت کے ادا کرنے کا ملا وہ بیعت متعارف لینے لگے پس حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز نے ہر پیر کے استفاضہ کو بیعت کر کے تعبیر کیا ہی تو یہ بطریق مجاز ہی اور مراد اس سے استفاضہ ہی کذا قررہ الاستاذ واللہ اعلم و اعلم ان معروفا

الکرخی رحمہ اللہ قد استفاض من الامام علی موسے الرضا

جاننا چاہیے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے نیز فیض حاصل کیا ہی امام علی موسی رضا سے علی آپکا نام ہی موسی آپ کے والد کا نام ہی اور معمولات سے عرب کے ہی کہ اکثر اضافت کرتے ہین باپ کے نام کیطرف

اور مرکب کو نام قرار دیتے ہین اور رضا اونکا لقب ہی یعنی راضی برضاے آلہی
تھے واللہ اعلم وھو عن ابیہ الامام موسی کاظم علیہ السلام
اور اونھون نے فیض حاصل کیا ہی اپنے والد حضرت امام موسی کاظم سے
موسی نام آپکا ہی اور کاظم لقب ہی مشتق ہی کظام بالکسر سے بمعنی درست
ہونے کے یعنی درست تھے اپنے اعمال و اخلاق مین قاموس مین ہی و
کظام ککتاب سداد الشئی یا مشتق ہی کظوم سے معنی مین خاموش رہنے کے یعنی کم
کلام کرتے تھے جیسا کہ قاموس مین ہی و کظم کعنی سکت وقوم کظم کرکع ساکتون
یہ سب اوصاف آپکی ذات بابرکات مین جمع تھے سلام ہو اونپر وھو عن
ابیہ الامام جعفر الصادق علیہ السلام اور
اونھون نے اپنے والد امام جعفرؑ سے کہ نام اونکا ہی اور صادق لقب ہی
یعنی سچے امور دین مین اور سچے عشق کے فیض پہونچانے مین طالبون کو
سلام ہو اونپر وھو عن ابیہ الامام محمد الباقر علیہ السلام اور
اونھون نے اپنے والد امام محمد سے کہ نام اونکا ہی باقر لقب اونکا ہی کہ مشتق
ہی بقر سے بمعنی چیرنے اور کشادہ کرنے کے اسلیے کہ علم اونکا وسیع تھا
قاموس مین ہی وبقرہ کمنعہ شقہ و وسعہ اور دوسری جگہ اسی لغت مین

مذکور ہی والباقر محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم لتبحرہ فی العلم یعنی آپکو باقر

بوجہ آپکی تبحر علمی کے کہتے ہین وھو عن ابیہ الامام علی زین العابدین

علیہ السلام اور اونھون نے بعیت کی اپنے والد علی سے کہ نام اونکا

ہی امام زین العابدین لقب ہی یعنی زینت دیتے تھے عابدون کی مجلس کو

اپنے زمانے مین اپنے تقوی کی وجہ سے سلام ہو اونپر وھو عن ابیہ

الامام سید الشہداء ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام

اور اونھون نے اپنے والد امام سے اکہ عبارت ہی فقرا کے نزدیک اوس

شخص سے جوکہ آداب سلوک مین یگانہ اپنے زمانے مین ہو اور جامع

شریعت اور طریقت اور حقیقت کا ہو اور عالم و فقیہ ہو اور محدثین کہتے

ہین اوس شخص کو کہ جسنے یاد کی ہون ایک لاکھ حدیثین تحقیق عبارت و

معانی و اسناد کے ساتھ اور احوال رواۃ جرح و تعدیل سے سردار

شہیدون کے اسلیے حضرت امام حسینؑ جزو اور صحابی اور متبنی اور محبوب

رسول تھے اور شہید کہتے ہین اوس شخص کو کہ جو ناحق مار ڈالا جائے

اور قتل کرنے سے اوسکے مال نہ واجب ہو اور زخم کھا لینے کے بعد

کوئی چیز صحت کی علامات سے جیسے کھانا پینا سونا دوا کرنا اوس سے

صادر نہوز خم لوہے کے کسی چیز باڑہ دار سے ہو یہ تفسیر ہی باعتبار حکم فقہ
کے لیکن باعتبار ثواب کے قتل ہو جانا ناحق جس نہج پر ہو کافی
ہی شہادت مین اور فقرا کہتے ہین شہید وہ لوگ ہین جنھون نے
جان دیدی ہو خدا کی راہ مین قتل ہونے سے یا ریاضت کرنے سے
واللہ اعلم یہ سب جو ذات بابرکات مین حضرت امام حسین علیہ السلام
کے مجتمع تھے ابی عبداللہ کنیت آنحضرت کی ہی اور عبداللہ نام ہی
آپکے چھوٹے صاحبزادے کا جو معرکہ کربلا مین حضرت کی گود مین شہید
ہوئے ایسا ہی لکھا ہی حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ نے
رسالہ سر الشہادتین مین شاید انھین کے سبب سے حضرت کی کنیت
اس نام کے ساتھہ رکھی گئی غلبہ محبت کے سبب سے اور حسین
نام آپکا ہی سلام ہوا و نیز جاننا چاہیے کہ سلام بھیجنا غائب پر جائز ہی
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین اوس شخص کے جو پیام سلام
کا آنحضرت کو پہونچاتا تھا فرماتے تھے عَلَیکَ وَ عَلَیہِ السَّلَامُ اور کبھی
فقط وَعَلَیہِ السَّلَام فرمایا ہی اور نیز قرآن مجید مین آیا ہی سَلَامٌ علیٰ ابراھیم
اور کوئی دلیل اوسکی ممانعت اور تخصیص پر ثابت نہین ہوئی لیکن

صلوٰۃ پس وہ خاص ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور دوسرون
پر بدون آنحضرتؐ کے ذکر کے روا نہین ہی لیکن ہمراہ آنحضرتؐ کے
دوسرون پر جائز ہی مثل الصلوۃ علیہ وعلی آلہ ایسا ہی فتاوی قاضیخان
مین ہی ویکرہ ان یصلی علی غیر النبی علیہ السلام وحدہ فیقول اللھم
صل علی فلان ولو جمع فی الصلوۃ بین النبی علیہ السلام وبین غیرہ فیقول
اللھم صل علی محمد واصحابہ جاز لان فیہ تعظیم النبی علیہ الصلوۃ والسلام
یعنی مکروہ ہی کہ درود بھیجا جائے غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا پس کہے اللھم صل علی فلان
اور اگر جمع کرے درود مین درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان آپ کے غیر کے
پس کہے اللھم صل علی محمد وآلہ واصحابہ تو یہ جائز ہی اسواسطے کہ اسمین تعظیم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی اور بھی ذکر اصحاب کا بدون کلمۂ تعظیم کے نہ کرنا چاہیئے اسواسطے
کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا
فلیس منا جسنے تعظیم نہ کی ہماری امت کے بزرگونکی اور رحم نہ کیا ہماری امت
کے چھوٹون پر وہ ہماری امت سے نہین ہی اور کون شخص بعد انبیا
کے بزرگ تر اصحاب سے ہو سکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکی شان مین فرماتے ہین فان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا

لم یبلغ مد احدھم و لا نصیفہ اگر تم مین کا کوئی اُحد کے برابر بھی
سونا دے تو اونکی ایک مُد کو نہ پہونچیگا اور نہ اوسکے آدھے کو اسیوجہ سے
ہمارے کبار مشائخ علیہم الرحمہ نے رضی اللہ عنہ صحابہ کے لیے خاص
کردیا ہی کہ دوسرون کے حق مین استعمال نہین کرتے ہین واللہ اعلم
فرمایا اللہ جل شانہ نے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار
والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ
سبقت کرنے والے اگلے کہ مہاجرین و انصار ہین اور وہ جنھون نے
پیروی کی اونکی نیکی کے ساتھ تو وہ اصحاب جو ایمان بعد اونکے لائے
اور اصحاب مین شمار کیے گئے ہین داخل ہین مژدہ رضاے الٰہی مین
راضی ہے اللہ اوسے اور وہ اللہ سے راضی ہین واللہ اعلم
بالحق والصواب وھو عن ابیہ الامام امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ اونھون نے یعنی امام حسین علیہ السلام
نے بیعت کی اور فیض حاصل کیا اپنے والد سے کہ پیشوا اور سردار سب اہل ایمان کے ہین اور اون
کے ہین بعد خلفاے ثلثہ کے علی فرزند ابی طالب راضی ہی اللہ اونسے
کہ اصحاب کبار اور خلفاے رسول اور اہل بیعت الرضوان مین تھے

اور خدای تعالی اہل بعیت الرضوان کو مژدہ رضامندی کا دیتا ہی

وهو عن سيد المرسلين محمد رسول الله شفيع الامة صلی الله علیه وسلم

اور اونھون نے فیض حاصل کیا رسولون کے سردار سے اکہ
خدای تعالی نے تمام انبیا سے عہد لیا ہی کہ وقت ظہور آنحضرتؐ
کے اگر حاضر و موجود ہون اتباع آنحضرتؐ کی بجالائین قول اللہ
تعالی کا ہے و اذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة
ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال
ءاقررتم واخذتم على ذلكم اصري قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا
معكم من الشاهدين فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون
یاد کیجیے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کو کہ جب لیا خدا نے پیغمبرون سے
عہد کہ یقینی دی مین نے تمکو کتاب اور حکمت اکہ کہتے ہین نبوت کو پھر
آوے تمھارے پاس رسول اگر زندہ رہو اوس وقت مین اسلیئے
کہ آنا کسی شخص کا پاس کسی کے بدون حیات کے ممکن نہین ہی اور نکرہ
لانا رسول کا اسجگہ تعظیمی ہی یعنی رسول معظم کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم
تصدیق کرنے والے اوسکے جو تمھارے ساتھ ہو کتاب و دین

ضرور ضرور ایمان لاؤ تم اوپر اوسکے اور مدد کرو اوسکی فرمایا اللہ نے اقرار کیا تمنے اور قرار پکڑا
تمنے اپنے عہد پر اور اختیار کیا تمنے اس امر پر میثاق میرا یعنی عہد واثق کیا
اونھون نے کہا ہان فرمایا اللہ تعالی نے یعنی بعد اونکے اقرار کرنے اور
عہد دینے کے تو گواہ رہو یعنی مستقل رہو اپنے عہد پر کیونکہ گواہ ہونا اپنے
عہد پر نہین ہوتا ہی مگر مستقل رہنا اوسپر اور مین تمھارے ساتھ شاہدون
مین سے ہون پھر جو شخص مُنہ پھیریگا بعد اوسکے تو وہی ہین گذر جانے
والے فسق مین یعنی کافر ہین پھر جاننا چاہیے کہ یاد دلانا باری تعالی کا
نہین ہی مگر آگاہ کرانا اوسکا آنحضرت کو اوسپر واللہ اعلم محمد رسول خدا کے
شفاعت کرنے والے اور بخشانے والے امت کے درود بھیجے خدا

اونپر اور سلام پہونچائے تم المولوی العظیم عبد الوحید محمد لما اراد السفر

الی پانی پت لزیارۃ ابیہ فحبہ وعنایتہ التی کانت لہ علی قال

پھر جاننا چاہیے کہ مولوی بزرگ عبد الوحید محمد بن مولوی محمد عبد الواحد بن
مولوی محمد عبد الاعلی بن مولانا عبد العلی بن مولانا نظام الدین احمد
قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ سامان سفر کا پانی پت کے لیے زیارت
کرنے کو اپنے والد کی درست کیا پس اوس محبت اور عنایت کی وجہ سے

جو فقیر کے حال پر مبذول رہتے تھے کہا انی اریدان تاخذ منی

شیئا یبقی عندک لتتذکرنی بہ ولا اجد شیئا سوی ان اجیزک بسلسلتی

کہ بہ تحقیق مین چاہتا ہون کہ کوئی چیز یادگار میری تمھارے پاس رہے

حالانکہ کوئی چیز نہین پاتا ہون مین بجز اسکے کہ اجازت دون مین تمکو

اپنے سلسلہ کی اور درحقیقت باعث اسکا یہ تھا کہ خواب مین مین نے

دیکھا تھا حضرت مولانا عبد العلی کو کہ فقیر سے فرماتے ہین مین چاہتا

ہون کہ میرا سلسلہ اگر تم سے رواج پائے تو اچھا ہی پھر قلب مین انکے

القا ہوا کہ مجکو اجازت دین اگرچہ مین نے اظہار اپنے خواب کا کسی سے

نہین کیا تھا فاجازنی عن ابیہ المولوی محمد عبد الواحد پس

اجازت دی مولوی صاحب موصوف نے جانب سے اپنے والد

مولوی عبد الواحد مرحوم کے وھو عن جدہ الشیخ مولانا بحر العلوم ملک

العلماء قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین المولوی عبد العلی قدس اللہ سرہ

اور او نھون نے اپنے دادا شیخ مولانا بحر العلوم سے کہ لقب اونکا تھا یعنی

جیسا کہ پانی دریا سے موج مارتا ہی اسیطرح علوم منقولہ و معقولہ حضرت

والا سے موج مارتے تھے بسبب کمال علم کے ملک العلما اونکا خطاب

رئیس مدراس سے تھا کہ شاگرد حضرت کے تھے مقتدا عارفون کے
خلاصہ سالکون کے حضرت مولوی عبد العلی کنیت اونکی ابو العیاش
تھی پاک کرے خدای تعالی راز اونکے وھو عن ابیہ العارف
الکامل قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین الشیخ المولوی
نظام الدین احمد اور اونھون نے اپنے والد عارف کامل
پیشوا عارفون کے خلاصہ سالکون کے شیخ مولوی نظام الدین احمد فرزند
مولوی قطب الدین احمد شہیدؒ کہ ذکر اونکا اوپر گذرا وھو عن الشیخ العارف
الواصل السید عبد الرزاق قدس اللہ اسرارھم بالسند السابق
اور اونھون نے شیخ عارف واصل کہ کہتے ہین باقی باللہ کو سید عبد الرزاق
سے پاک کیے ہوے ہین اللہ کی جانب سے راز اونکے اوسی
سند سے کہ پہلے گذرے حضرت رسالت مآب تک صلی اللہ علیہ
وسلم مترجم کہتا ہی اسیطرح سے حضرت جدی و مرشدی مولف کتاب
قدس سرہ کو اجازت سلسلۂ قادریہ رزاقیہ کے اور دیگر سلاسل چشتیہ
صابریہ نظامیہ کے اپنے والد سے بھی تھی اور اونکو اپنے دادا حضرت
مولانا انوار الحق قدس سرہ سے بلا واسطہ بھی اور بواسطہ اپنے والد

مولانا علاء الدین احمد قدس سرہ کے بھی اور نیز حضرت مولانا علاء الدین
قدس سرہ کو بحر العلوم سے بھی اجازت حاصل تھی یہ سب بیان تھا
سلسلۂ قادریہ کا اور سند حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ کی دوسری
سلاسل مین تفضیل ذیل ہی سلسلہ چشتیہ صابریہ مین حضرت جدی
قدس سرہ کو اجازت اخذ بعیت حاصل تھی حضرت قدوۃ الواصلین
زبدۃ السالکین مولانا عبد الوالی قدس اللہ سرہ العزیز سے اور حضرت
مولانا جمال الدین احمد اپنے پدر بزرگوار سے اور حضرت شاہ امام احمد
ردولوی قدس سرہ العزیز سے اور حضرت شاہ درویش احمد ردولوی
صاحب سجادہ حضرت مخدوم احمد عبد الحق ردولوی قدس سرہ العزیز
سے اور حضرت شیخ محمد احمدی ردولوی قدس سرہ العزیز سے بھی اور
حضرت مولانا عبد الوالی قدس سرہ العزیز کو اجازت اپنے والد
حضرت مولوی ابو الکرم قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد مفتی
مولوی محمد یعقوب قدس سرہ العزیز سے اور مولوی یعقوب قدس سرہ
العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا مولوی محمد سعید قدس سرہ العزیز

سے تھی اسیطرح پر مولانا عبدالوالی قدس سرہ العزیز کو اجازت تھی
اپنے نانا حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد انوار الحق قدس سرہ العزیز
سے اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو اپنے والد حضرت ملا سعید قدس سرہ العزیز سے تھی اسیطرح
حضرت مولانا جمال الدین احمد قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا
علاء الدین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا احمد
انوار الحق قدس سرہ العزیز سے تھی اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا
احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز سے تھی اور حضرت مولانا احمد عبدالحق
قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت ملا سعید قدس سرہ العزیز
اور حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین مولانا و مقتدانا حضرت سید
شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ العزیز دونوں سے تھی اور
ملا سعید قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا مولوی قطب الدین
محمد شہید سہالوی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مولانا شاہ
قاضی گھانسی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ محب اللہ
الہ آبادی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی

قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مولانا شاہ نظام الدین بلخی قدس سرہٗ العزیز سے
اور اونکو حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت شیخ المشایخ مولانا شاہ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہٗ
العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ محمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شیخ عارف احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد
حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد عبدالحق ردولوی قدس سرہ العزیز سے
تھی اور حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ العزیز کو بھی اجازت
بطریق اویسیت حضرت قطب الاقطاب شیخ احمد عبدالحق ردولوی
قدس سرہ العزیز سے تھی اور حضرت شاہ امام احمد قدس سرہ العزیز کو
اجازت اپنے والد حضرت شاہ ہدایت احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شاہ حسین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شاہ احمد زمان قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اسیطرح پر
حضرت شاہ درویش احمد سجادہ نشین قدس سرہ العزیز کو اجازت تھی
اپنے والد حضرت شاہ علی احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شاہ فقیر احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شاہ احمد زمان

قدس سرہ العزیز سے اور حضرت شاہ محمد احمدی قدس سرہ العزیز کو حضرت
حسین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شاہ احمد زمان
قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اور حضرت شاہ احمد زمان قدس
سرہ العزیز کو اجازت تھی اپنے والد حضرت شیخ محمد لبّاون قدس سرہ العزیز
سے اور اونکو اپنے والد حضرت محمد اشرف عرف پیر آچھی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
اپنے والد حضرت شیخ محمد عرف پیر شیخا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
اپنے والد شیخ سلیم قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شیخ حمید قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت حاجی
قطب الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شیخ پیر اولیا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ
بڑے اولیا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
محمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ عارف
احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق
ردولوی قدس اللہ سرہ العزیز سے اجازت تھی اور اونکو حضرت
جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو

حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ علاء الدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت بابا فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز سے اجازت
تھی یہ تفصیل ہوئی سلسلۂ علیہ صابریہ کی اور سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کی حضرت
جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز کو اپنے مامون حضرت مولانا شاہ
محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اور اونکو اپنے نانا
حضرت احمد انوار الحق قدس سرہ سے اور اونکو اپنے والد حضرت
احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت سید شاہ عبد الرزاق
بانسوی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو بطریق اویسیت حضرت نصیر الدین
چراغ دہلی سے اجازت حاصل تھی اسیطرح سے حضرت مولانا شاہ
احمد انوار الحق قدس سرہ العزیز کو شاہ قدرت اللہ صفی پوری قدس
سرہ العزیز سے اور اونکو شاہ یٰسین قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت امام الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو شاہ آتھلی
عرف رکن عالم قلندر قدس سرہ العزیز سے اونکو حضرت شاہ
معین الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ عبد اللہ بن شیخ

ابوالفتح قدس سره العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ ابوالفتح قدس
سره العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ اَلّٰہ دِیَہ قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت
مخدوم شاه صفی قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم شاه سعد قدس
سره العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم شاه مِینا قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم
شاه سارنگ قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم سید صدر الدین راجو قتال
قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت
میر سید جلال الدین بخاری قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ
نصیر الدین چراغ دہلی سے اور اونکو حضرت شیخ نظام الدین اولیا محبوب
الٰہی قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سره العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ
معین الدین چشتی قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس
سره العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سره العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سره العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سره العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سره العزیز سے اور اونکو حضرت

خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ
ابو اسحق شامی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ ممشاد علو
دینوری قدس سرہ العزیز سے اور اونکو خواجہ ہبیرہ بصری قدس سرہ
العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ و قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
حضرت امیر المومنین امام العالمین اسد اللہ الغالب علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے اور اونکو حضرت احمد مصطفی محمد
مجتبی سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل تھا
تمام ہو گیا سلسلۂ چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور فرمایا استاذی دام ظلہ
نے کہ حضرت جدی و مرشدی کو اجازت اخذ بیعت بطریق
اویسیت حضرت شاہ مینا قدس سرہ سے سلسلۂ سہروردیہ مین
حاصل تھی واللہ اعلم

ثم اعلم ان المولوی عبد العلی قدس الله سرہ کان مطالعا فی کتاب

ذات لیلة فی المکان العالی وتلامیذہ جالسون فی السافل

پھر جاننا چاہیے کہ تحقیق مولوی عبد العلی پاک کیا ہے اللہ نے اونکے راز کو

ایک شب کو مطالعہ کتاب کا فرماتے تھے کوٹھے پر اور شاگرد اونکے نیچے

کے درجہ مین مکان کے بیٹھے تھے فاذا جاء شیخ صالح من العرب

وعلاؤ وطلع علی علو المکان ناگاہ ایک بزرگ پارسا پرہیز گار اہل

عرب سے آئے اور چڑھ گئے کوٹھے پر فوصل عند المولوی سلم علیہ

فرد المولوی السلام فتوجہ الی الکتاب پھر پہونچے وہ حضرت مولوی صاحب

مغفور کے پاس اور اونکو سلام کیا سلام کا جواب مولوی صاحب مغفور

دیکر متوجہ کتاب ہو گئے اور نہ متوجہ ہونا مولوی صاحب کا نہ پہچاننے کے

باعث سے تھا فقال الرجل انت لا تکرم الضیف فالتفت المولوی

الی الرجل تو کہا اون بزرگ نے تم مہمان کی بزرگداشت نہین کرتے

ہو پس متوجہ ہوے مولوی صاحب اونکی طرف فقال الرجل قم ان رجلا

عظیما یدعوک پھر کہا اون صاحب نے اوٹھو تحقیق ایک بزرگ تمکو بلاتے ہین

یعنی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فذھب المولوی معہ حتی وصل الی مقام

پس اون بزرگ کے ہمراہ مولوی صاحب گئے یہانتک کہ پہونچے

ایک جگہ فشاهد النبی صلی الله علیه وسلم ولم یعرف لانه کان متقنعا بنقاب
پھر دیکھا مولوی صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پہچانا کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقاب ڈالے ہوے تھے چہرۂ اقدس پر

وکان صلی الله علیه وسلم واقفا علی فرس تحت شجرة اور کھڑے تھے آنحضرت
سواری پر گھوڑے کی ایک درخت کے نیچے اور کہتے ہین کہ وہ درخت

برگد کا تھا فقال صلی الله علیه وسلم یا عبد العلی انت سمعت ان الشیطان

لا یتمثل بالنبی صلی الله علیه وسلم پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای عبد العلی کیا تمنے سنا ہی کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت

نہین بن سکتا ہی فقال المولوی علی الراس والعین هذا حدیث صحیح

لا شك فیه کہا مولوی صاحب نے کہ یہ حدیث سر آنکھون پر ہم ایماندارون
کے ہی یعنی بسر وچشم قبول کیا ہمنے یہ حدیث صحیح ہی کوئی شک نہین

ہی اسمین بلکہ متواتر المعنی ہی فقال النبیؐ انت تعلم حلیة النبی صلی الله علیه

وسلم فقال نعم فسأله عن الحلیة فبین المولوی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا حلیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تمکو معلوم ہی عرض کیا مولوی صاحب نے

ہان جانتا ہون پھر پوچھا آنحضرت صلعم نے مولوی ممدوح سے احوال حلیہ کا پھر
بیان کیا مولوی صاحب نے فنزع صلی اللہ علیہ وسلم النقاب
وقال انا النبی وھذا الصدیق پس اوٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی نقاب کو اور فرمایا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہون اور یہ صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ ہین فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرداء ففرشھا
وامرہ بالبیعۃ علی یدہ فبایعہ فجاء المولوی پھر نکالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی چادر پھر بچھادیا اوسکو اور حکم کیا مولوی صاحب کو کہ آپکے ہاتھ پر بیعت
کرین پھر مشرف بہ بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوکر مولوی صاحب موصوف
خوش وخرم لوٹ آئے وقد رای تلامیذ المولوی مجی الرجل وذھاب
المولوی معہ ومجیئہ مسرورا اور دیکھا اون شاگردان مولوی صاحب نے
جو اوس مکان مین بیٹھے تھے آنا مرد موصوف کا اور جانا مولوی صاحب کا
اونکے ہمراہ پھر واپس آنا خوشحال اور کوئی پوچھ نہین سکتا تھا یہ احوال
اور بعد صبح کے خبر دی مولوی صاحب موصوف نے تمام دوستون اور
شاگردون کو وکان ذلک فی بلدۃ رام فود اور یہ سرفرازی ہوئی بلدۂ رامپور
مین وھکذا سمعت المولوی عبد الرب بن المولوی ینقل ھذہ القصۃ عن

جدی المولوی العارف علاء الدین احمد انه کان یقص ایسا ہی مین نے سُنا ہی
مولوی عبدالرب فرزند مولوی صاحب موصوف یعنی مولانا عبد العلی رحمہما اللہ کے
کہ نقل کرتے تھے اس قصے کو میرے دادا خدا شناس مولوی علاء الدین
احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بیان کرتے تھے اس قصے کو اور پہلے
جو ذکر کیا مین نے زبانی مولوی عبدالوحید صاحب کے تھا اور یہ جو مولوی
عبدالرب صاحب مغفور سے روایت لایا مین استشہاد ہی قول پر
مولوی عبدالوحید صاحب کے فقط وھو کان من حاضری الوقت من
تلامیذ المولوی قدس اللہ اسرارھم اجمعین اور وہ یعنی
مولوی علاء الدین احمد کہ اونکا ذکر گذر چکا ہی حاضران وقت اور شاگردون
مین سے مولوی صاحب ممدوح کے تھے پاک کرے اللہ رازون کو
ان سب کے ثم اجازنی المولوی عبدالوحید محمد بسلسلۃ اُخری عجیبۃ بالمصافحۃ
پھر اجازت دی مجکو مولوی عبدالوحید صاحب نے ایک دوسرے
نادر سلسلہ کی بطریق مصافحہ کے وھی انه صافح اباه المولوی عبدالواحد
وہ یہ ہی کہ تحقیق اونھون نے مصافحہ کیا اپنے باپ مولوی عبدالواحد سے
اور مصافحہ لغت مین باہم ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے کو کہتے ہین

ذکر مصافحہ

اور شرع مین عبارت ہی اوس سے کہ ایک شخص ہاتھ دوسرے کا پکڑے
اپنے دونون ہاتھون کے درمیان باین طور کہ انگوٹھا اوسکا درمیان
دونون سبابہ کے اور دونون انگوٹھے اپنے کے پکڑے اور
ایسا ہی دوسرا پکڑے اور تھوڑی جنبش دے ایسا ہی سنا ہی مین نے
اپنے شیوخ حدیث وسلوک سے اور نیز استفادہ کیا ہی مین نے اوسکو
اپنے استاذ استاذ الفقہا فقیہ عصری مفتی محمد اصغر علیہ الرحمہ سے اور مصافحہ کرنا باہم
دو مسلمانون کا بغیر تعیین وقت کے موجب اجر عظیم کا ہی اور سنت ہی
اور مصافحہ ایک ہاتھ سے خلاف سنت مشائخ ہی اور تعیین وقت
مصافحہ مین روا ہی فی الدر المختار کالمصافحۃ ای کما تجوز المصافحۃ لانہا سنۃ
قدیمۃ متوارثۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صافح اخاہ المسلم وحرک یدہ تناثرت
ذنوبہ واطلاق المصنف تبعا للدرر والکنز والوقایۃ والنقایۃ والمجمع والملتقی وغیرہا
یفید جوازہا مطلقا ولو بعد العصر وقولہ انہا بدعۃ ای مباحۃ حسنۃ کما افادہ
النووی فی اذکارہ وغیرہ فی غیرہ وعلیہ یحمل ما نقلہ عن شارح المجمع من
انہا بعد الفجر والعصر لیس بشئ توفیقا فتاملہ وفی القنیۃ السنۃ فی المصافحۃ
بکلتا یدیہ وتمامہ فیما علقتہ علی الملتقی انتہی کلامہ

یعنی در مختار مین ہی کہ مصافحہ جائز ہی اسلیئے کہ مصافحہ سنت قدیم سے چلی
آتی ہی کیونکہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جس شخص نے مصافحہ کیا
اپنے بھائی مسلمان سے اور ہلایا اوسکا ہاتھ تو جھڑ گئے گناہ اوسکے اور
مطلق ذکر کرنا مصنف کا بہ تبعیت درر و کنز و وقایہ و نقایہ و مجمع و ملتقی
وغیرہ کے فائدہ دیتا ہی جواز مصافحہ کا مطلقاً اگرچہ بعد عصر کے ہو اور
قول مصنف کا کہ مصافحہ بعد عصر کے بدعت ہی مراد اس سے بدعت
مباحہ حسنہ ہی جیسا کہ نووی نے اپنے اذکار مین اور اورون نے دوسری
کتابون مین افادہ فرمایا ہی اور اسی پر محمول ہی جو شارح نے مجمع سے نقل
کیا ہی کہ مصافحہ بعد فجر و عصر کے کوئی چیز نہین ہی تاکہ موافقت دونون
کلامون مین ہو پس غور کرلو اسکو اور قنیہ مین ہی سنت مصافحہ دونون
ہاتھون سے ہی اور پوری بحث مجمع کی تعلیق مین مین نے ذکر کی ہی پورا
ہوگیا کلام صاحب درمختار کا اور چومنا بعد مصافحہ کے اپنے پیر کے
ہاتھ کو بلکہ دوسرے عالم اور متقی کے ہاتھ کو بھی روا ہی فی الدر المختار ولا باس
بتقبیل ید الرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک درر و نقل المصنف عن الجامع انہ لا باس
بتقبیل ید الحاکم المتدین والسلطان العادل وقیل سنۃ مجتبی

یعنی در مختار مین ہی کچھ مضائقہ نہین ہی کہ مرد عالم اور بزرگ اور پرہیزگار
کے ہاتھ چومے بطریق تبرک کے جیساکہ درر مین لکھا ہی اور مصنف نے
جامع سے نقل کیا ہی کہ کچھ مضائقہ نہین ہی دیندار عالم اور بادشاہ
عادل کے ہاتھ چومنے کا بعض کہتے ہین یہ سنت ہی جیساکہ مجتبی مین
ہی اور سوالے انکے کسی کے ہاتھ کو نہ چومنا چاہیے فی الدر المختار
ولا رخصة فیه ای فی تقبیل الید لغیرهما ای لغیر عالم وعادل هو المختار
مجتبی وفی المحیط ان لتعظیم اسلامه واکرامه جاز وان لنیل الدنیا کره
یعنی در مختار مین ہی نہین اجازت ہی ہاتھ چومنے کی غیر عالم وغیر عادل
کے جیساکہ مجتبی مین ہی اور محیط مین ہی اگر اوس شخص کے اسلام کی تعظیم
اور اکرام کی وجہ سے چومتا ہی تو اجازت ہی اور جو طلب دنیا کے لیئے
چومتا ہی تو مکروہ ہی اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جو مصافحہ کرے بے طلب
دنیا کے اگر وہ ہاتھ بھی چومے تو کچھ مضائقہ نہین اور بھی جاننا چاہیے
کہ معانقہ آپسمین دو مسلمان مرد کا اگر شہوت سے اور برہنگی سے نہو تو
جائز ہی اور تعین وقت اوسمین بھی جائز ہی جیسے معانقہ عید کا کیونکہ
تنویر الابصار مین جو کہ متن در مختار کا ہی اول معانقہ کا ذکر کیا اور مصافحہ کو

حرف تشبیہ کے ساتھہ بعد اوسکے لایا ہی اور صاحب در مختار قائل جواز
تعین وقت مصافحہ کے ہین جیساکہ اوپر گذرا تو معلوم ہوا کہ معانقہ مثل مصافحے کے ہی حکم مین
جواز و عدم جواز کے لیکن ترک اولی ہی کیونکہ آنحضرت سے تخصیص وقت کی معانقہ و مصافحہ مین ثابت نہین
ہوئی واللہ اعلم وھو صافح جدہ المولوی مولانا عبد العلے اور اونھون نے
مصافحہ کیا اپنے دادا مولوی مولانا عبد العلی سے وھو صافح المولوے
امین الدین سیدن فوری اور اونھون نے مصافحہ کیا ہاتھہ سے مولوی
امین الدین سیدن پوری کے سیدن پور ایک گانون ہی ملک ہند مین وھو
صافح الحاج الموسوم حاجی صفت الخیرابادے اور اونھون نے مصافحہ
کیا ہاتھہ سے حاجی صاحب کے جو مشہور و معروف ساتھہ حاجی صفت
کے اور رہنے والے خیراباد کے ہین وہ ایک گانون ہی ہند کے
گانون مین سے مترجم کہتا ہی بعضی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ انکا
نام حاجی صفت اللہ ہی وھو صافح الشیخ عبد اللہ الجنی اور اونھون نے
مصافحہ کیا شیخ عبد اللہ جنّی سے جنّی قاموس مین لکھا ہی کہ نسبت جن کے طرف
ہی انکو جنی اسوجہ سے کہتے ہین کہ طویل العمر تھے اتنی عمر تھی جو انسانونکی
نہین ہوتی اور یہی قول صحیح ہی اور بعضے کہتے ہین یہ چونکہ کثرت سے

فائدہ

جنون کی قوم سے صحبت رکھتے تھے اسوجہ سے انکا لقب جنی ہو گیا واللہ اعلم بالصواب قدس اللہ اسرارھم پاک کیے ہین اللہ تعالی نے راز اونکے

وھو صافح الشیخ عبد اللہ صاحب علم النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ورضی اللہ عنہ اونھون نے مصافحہ کیا ہاتھ سے شیخ عبد اللہ علم بردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہی اللہ اوس سے رضی اللہ عنہ اسوجہ سے مین نے کہا کہ وہ صحابی تھے مترجم کہتا ہی مولانا بحر العلوم قدس سرہ العزیز شرح مسلم مین لکھتے ہین کہ اولیا قلندریہ عبد اللہ علم بردار کے صحابی ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنی قلندریت کی نسبت انھین کی طرف کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین سند متصل کا اور عجب حکایت بیان کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ چھہ سو برس کے قریب یہ زندہ رہے چونکہ یہ اولیا اللہ صاحب کرامت اللہ کی طرف سے محفوظ ہوتے ہین کذب وغیرہ سے تو اسلیئے کذب کی نسبت کرنے کی انکی طرف گنجایش نہین فتامل واللہ اعلم وھو صافح النبی سید المرسلین محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونھون نے مصافحہ کیا حضرت نبیون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے درود ہو

اور سلام ہوا اونپر مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ مجکو یاد پڑتا ہی کہ حضرت جدی
ومرشدی قدس سرہ العزیز سے مین نے سُنا ہی خود اور بعض ثقات بھی
مجھسے نقل کرتے ہین کہ اونھون نے حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ
العزیز سے سنا فرماتے تھے کہ جب یہ سلسلہ مجکو ملا مجکو فکر تھی کوئی شخص
معتقد علیہ صاحب سند عالی مجھے ملے تو اوس سے مین اس سلسلہ کی
اجازت دون تو جسوقت حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز بلدۂ
مدراس اپنے والد ماجد کی خدمت مین پہونچے حضرت سید محمد تھر قدس
سرہ العزیز سے کہ خلیفہ حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ کے تھے ملاقات
ہوئی وہ شجرے لیے ہوے آئے اور فرمایا صاحبزادے تمھارا
انتظار بہت کھینچنا پڑا اب اپنی امانت لو اور ہم رخصت ہوتے ہین
چنانچہ وہ پلٹ کر تشریف لے گئے تیسرے روز اونکا انتقال ہوا
اور اوسی نواح مین دفن ہوے اسی وجہ سے یہ سلسلہ مصافحہ
حضرت جدی ومرشدی بواسطۂ حضرت سید محمد تھر صاحب کے بھی
بحر العلوم قدس سرہ العزیز سے روایت کرتے ہین اور یہ سند عالی
اور جید ہی نیز مثل اور سلاسل کے اس سلسلہ کی بھی اجازت حضرت

جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز کو اپنے والد ماجد سے ہی اور اونکو اپنے
والد کے واسطے سے اور بلا واسطہ اپنے والد کے بھی بحر العلوم قدس
سرہ سے اجازت ہی چونکہ یہ سب اجازتین حضرت جدی قدس سرہ العزیز
کو بعد تصنیف اس رسالے و شرح کے حاصل ہوئین اسوجہ سے
درج کتاب نہین ہوئین فقیر نے مناسب جانا کہ اضافہ ان اجازتون کا
ترجمہ مین کیا جاوے اور ان کل سلاسل کی اجازت یعنی سلسلۂ قادریہ
و سلسلۂ چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور سلسلۂ مصافحہ اور سلسلۂ صدیقیہ
کی اجازت حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز نے حضرت قبلہ ام
والدی و مرشدی مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب
عم فیوضہم کو عنایت فرمائی اور خلیفہ و جانشین اپنا کیا اور حضرت جدی
و مرشدی قدس سرہ نے اس فقیر مترجم محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ
عنہ کو اور جناب بھائی صاحب مولوی حاجی محمد عبد الرؤف صاحب
دام ظلہ کو بھی جمیع سلاسل وغیرہ مین بعد بیعت کے مجاز فرمایا اس عبارت سے
مجھے جو کچھ اپنے اساتذہ اور شیوخ سے پہونچا ہی تم دونون کو اوس
کل کی اجازت دیتا ہون پھر بعد وفات حضرت جدی و مرشدی

قدس سرہ العزیز کے سنہ ۱۲۱۴ہجری مین حضرت ابی ومرشدی عم فیوضہم نے
ہم دونون کو بعد تکمیل بعیت کے مجاز فرمایا اس عبارت سے کہ تمھین کوئی
ضرورت نہین تاہم مین بھی جو کچھ مجکو اپنے والد ماجد قدس سرہ اور
حضرات مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا سے ملا ہی اوسکی اجازت اپنی طرف سے
دیتا ہون ذلک الفضل من اللہ واللہ ذو الفضل العظیم ثم اعلم
ان البیعۃ سنۃ پھر جانو تم اسکو جو بیان کیا مین نے خدا عشق
تمھین نصیب کرے بعیت کرنا سنت ہی کما قال الشیخ المحدث
الکامل استاذ استاذی مولوی ولی اللہ الدھلوی
رحمہ اللہ جیسا کہ شیخ محدث میرے استاذ استاذ
اوستاذ مولوی شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی جو والد
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کے تھے کہ بعیت کا سنت ہونا حدیث
صحیح سے ثابت ہوتا ہی مترجم کہتا ہی اسمین اشارہ ہی کہ بعیت مروجہ
فقرا کے وجوب کے جو قائل ہین اونکا قول بعید از صواب ہی جیسا کہ
آگے اسکے تفصیل آتی ہی اور حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز
نے حدیث مولوی حسین احمد صاحب محدث ملیح آبادی اور مولوی

مرزا حسن علی صاحب محدث سے پڑھی ہی اور ان دونون نے حدیث
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے پڑھی اور شاہ صاحب نے مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی سے پڑھی ہی اسیوجہ سے استاذ
استاذ استاذ اونکو کہا واللہ اعلم کما فی البخاری عن ابی ادریس عائذ
الله ابن عبد الله عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه و کان شهد بدرا
وهو احد النقباء لیلة العقبة ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال
وحوله عصابة من اصحابه علی ان لا تشرکوا بالله شیئا و لا تسرقوا
و لا تزنوا و لا تقتلوا او لادکم و لا تاتوا ببهتان تفترونه بین
ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب
من ذلك شیئا فعوقب فی الدنیا فهو کفارة له ومن اصاب من ذلك شیئا ثم ستره الله
فهو الی الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذلك
صحیح بخاری مین ابی ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہی کہ روایت
کرتے ہین عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ کبار صحابہ رضی اللہ
عنہم مین سے ہین اور بدر کی لڑائی مین حاضر ہونے والون مین ہین
اور اہل عقبہ مین سے تھے کہا عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب عقبہ مین (شب عقبہ کہتے ہین
اوس رات کو کہ نبوت کے ایک سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ طیبہ کے رہنے والون سے زمانہ حج مین ملاقات کی اور اسی طرح سے
تین بار ملاقات ہوئی پہلی بار کو عقبۂ اولی اور دوسری بار کو عقبۂ ثانیہ اور
تیسری بار کو عقبۂ ثالثہ کہتے ہین) اور گرد آپکے ایک عصابہ یعنی گروہ آپ کے
ساتھیون کا تھا (عصابہ دس آدمیون پر یا دس سے زائد پر بولتے ہین
اور رہط کہتے ہین تین یا سات سے دس آدمیون تک کو یا دس سے
کم پر بولتے ہین یہ سب قاموس مین ہی) فرمایا بعیت کرو میری اس بات پر
کہ نہ شریک کروگے خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کروگے اور زنا
نہ کروگے اور اولاد کو قتل نہ کروگے اور بہتان نہ باندھوگے کسی پر اور
گناہ نہ کروگے نیکی مین یعنی اوس کام مین جو خدا اور خدا کے رسول کی
طرف سے مقرر ہی پس جو شخص بجا لایا تم مین سے اس بعیت کو تو اجر
اوسکا اللہ پر لازم ہی یعنی اللہ تعالی اجر اوسکا یقینی دیگا (خدا پر لازم ہونا
اجر کا اس طرح نہین ہی جیسے کوئی دوسرا کسی پر لازم کر دیتا ہی کیونکہ خدا
دوسرے کے لازم کرنے یا واجب کرنے سے بری ہی اس لئے کہ

کسی کا لازم کرنا یا واجب کرنا کسی چیز کو مستلزم مغلوبیت کو ہی بلکہ لازم ہونا
خدا پر اسکے یہ معنی ہین کہ جیسے لازم چیز کا کرنا ضروری ہوتا ہی اسی طرح جسے
خدا ضرور بخشے گا اور جس شخص سے کوئی چیز خلاف اس بعیت کے سرزد
ہوئی اور اوس سے دُنیا مین بُری سزا سے پکڑ ہو گئی تو یہی پکڑ اوسکے گناہون کا
کفارہ ہوگی اور جس شخص سے کوئی چیز خلاف بعیت کے سرزد ہوئی اور اوسے
اللہ نے چھپایا تو وہ گناہ خدا کے حوالے ہی اگر چاہے درگذر کرے چاہے عذاب
کرے سوائے شرک کے کہ وہ اوسکو نہ بخشیگا جیسا فرماتا ہی ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء کہ تحقیق خدا نہ بخشیگا اوس شخص کو کہ جسنے
کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک کیا اور سوائے شرک کے جسے چاہے بخشیگا یعنی چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے اوس مدت تک کہ جو مدت اندازہ ہی اوسکے گناہونکا یعنی بقدر
اپنے گناہون کے سزا پائیگا لیکن بعد اوس مدت کے گذر جانے کے سب گناہگارون کو
خدا بخشدیگا سوائے کافرون کے کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین جلتے رہینگے واللہ اعلم
کہا عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے پھر بعیت کی ہمنے آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر
ان سب امور مذکورہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وفی المواہب اللدنیۃ فی العقبۃ الثانیۃ قال

فاسلموا و بایعوا علی ان لا نشرک باللہ شیئا و لا نسرق و لا نزنی و لا نقتل اولادنا

ولا ناتی ببهتان نفترے بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیه فی معروف

والسمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکره ولو اثرت

علینا وان لا ننازع الامر اهله وان نقول الحق حیث کنا لا نخاف فی

الله لومة لائم قال علیه السلام فان وفیتم فلکم الجنة ومن

عصانی من ذلك شیئا کان امره الی الله ان شاء عذبه وان شاء عفا عنه

مواہب لدنیہ مین جو تصنیف ہی علاء الدین قسطلانی کی عقبۂ ثانیہ کے

احوال مین ہی یعنی دوسرے سال دوبارہ تشریف لیگئے آپ عقبہ کی

طرف جو مشہور جگہ ہی منا مین اور آنحضرتؐ اہل مدینہ سے ملے تو اونمین

وہ لوگ بھی تھے جنھون نے عقبۂ اولی مین بیعت کی تھی کہا حضرتؐ نے

خاصکر اون سب سے کہ اسلام لاؤ اور بیعت کرو اس پر کہ شریک نہ کرینگے

ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرینگے کسی کے مال مین اور

زنا نہ کرینگے اور لواطت زنا سے بری ہی مگر ذکر نہ کرنا حدیث مین اوسکا

اس سبب سے ہی کہ اہل عرب کو اوسکی عادت نہ تھی بلکہ اوسکو جانتے

بھی نتھے اس سے آنحضرت نے اوسکو زبان پر لانا برا جانا فرمایا اور

نہ مارینگے اپنی اولاد کو اور بہتان نہ باندھینگے اپنی طرف سے کسی پر

اور نافرمانی نہ کرینگے امر معروف مین اور بعیت کرو اپنے کان رکھنے پر
نیک ۱۲
یعنی کلام خدا اور رسول پر اور تابعدار ہونے پر اوسکے جو حکم کیئے گئے ہو
یعنی قبول کرنا اور عمل اوسپر تنگی مین اور وسعت مین اور خوشی اور ناخوشی
مین اگرچہ گران ہو (حدیث مین لفظ لواثرت علینا فرمایا ہی قاموس مین ہی
کہ از جملہ اثر کے معانی کے یہہ معنی لکھے ہین الحال غیر المرضیۃ یعنی ناگوار
حال اسلیئے اسکے معنی یہ ہوے اگرچہ وہ حال ناگوار ہو ہم پر یعنی گران ہو)
فرمایا اور اس بات پر بعیت کرو کہ نہ چھین لینگے ہم کسی کام کو اوسکے اہل سے
اور کہینگے ہم سچی بات جس جگہ ہون یعنی کسی جگہ سچی بات کہنے سے
نہ رُکے رہینگے اور نہین ڈرینگے ہم خدا کے حکمون مین ملامت
کرنے سے کسی ملامت کرنے والے کی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
اگر بجالاؤگے عہد کو تو تمھارے لیے جنت ہی اور جس شخص نے مخالفت
کی میری کسی چیز مین ان باتون مین سے کام اوسکا خدا کے حوالہ ہے
چاہے عذاب کرے اوسکو چاہے چھوڑدے جاننا چاہیے کہ یہ دونون
حدیثین جو بعیت کے سنت ہونے پر پیش کیگئی ہین تو پہلی حدیث دلیل
بعیت اسلام پر ہی اور دوسری حدیث لفظ بایعوا سے فی معروف تک

دلیل ہی بعیت توبہ پر کیونکہ بعیت اسلام مین بعیت توبہ داخل نہین ہی اسلیئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسلموا پر واو کے ساتھہ عطف کیا ہی
اور عطف بالواو کی شان سے ہی کہ معطوف اور معطوف علیہ مین ذاتاً
تبائن ہو اور دونون کے حکم مین اتحاد ہو تو حکم بعیت اسلام اور بعیت توبہ
اور بعیت ملازمت کا ایک ہی ہی اور وہ عصیان ہی اور بھی بعضے اونکی
بعیت اسلام بجالائے تھے اور کوئی بات ایسی اونسے ظاہر نہین ہوئی
تھی جس سے بعیت ٹوٹ جاتی تو حاجت تکرار کی نہ تھی واللہ اعلم اور لفظ
والسمع سے ولواثرت علینا تک بعیت خلافت پر دلیل ہی اور بھی اسمین
اشارہ بعیت جہاد پر ہی کہ لاتخاف سے اشارہ ہوتا ہی استقلال طبیعت
کی جانب لیکن دلیل اسپر بعیت الرضوان تھی کہ اوسمین عہد لڑ مرنے کا
اور گھر چھوڑنے کا عہد تھا فتح مکہ تک پس دلیل ہوگئی بعیت ہجرت پر بھی
لیکن بایعوا امر ایجابی نہین مدینے کے لوگ آنحضرت صلعم کے مدینے مین
پہونچنے کے بعد ایمان لائے اور اونھون نے بعیت نہین کی اور حضرت صلعم نے
اونپر انکار نہین کیا اور احتمال نسخ کا بھی نہین کیونکہ بعد اسکے بھی اصحاب سے
بعیت کرنا آنحضرت صلعم کے ہاتھہ پر ثابت ہوتا ہی اور یہ امر عبادت تھا

عادت نہ تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے مین عہد کے
بیان اجر کا فرمایا ہی اور خلاف کرنے پر وعید اور ظاہر ہی کہ سنت
عادی کے ترک کرنے مین لزوم وعید کا ثابت نہین ہوتا ہی پس باقی رہا
سنت ہونا واللہ اعلم وبعض احکامہا فی القرآن کالاعتکاف ہو سنۃ

وبعض احکامہ فی الکتاب سنذکرہا قریبا ان شاء اللہ تعالی
اور بعض احکام بیعت کے قرآن مجید مین ہین جیسے اعتکاف کہ وہ بھی
سنت ہی اور بعضے احکام اوسکے قرآن مین مذکور ہین قریب ہی اون
احکام کو بیعت کے ذکر کرتا ہون مین اگر اللہ نے چاہا وہی علی عدۃ اقسام

احدہا بیعۃ الاسلام وہی ان یبایع علی ید احد سابق الاسلام متبرک

ومتبرک الاوصاف علی ان لا یکفر بعد ایمانہ قط اور وہی
یعنی بیعت کی چند قسمین ہین ایک اون اقسام مین سے بیعت الاسلام
ہی وہ یہ ہی کہ بیعت کرے اس بات پر ایک شخص کے ہاتھ پر اس جگہ
لفظ ایک اشارہ ہی اسکا کہ بیعت ایک شخص کی چاہیے نہ چند شخصونکی
جو پہلے سے اس بیعت کرنے والے کے اسلام لا چکا ہو کیونکہ وہ
شخص اگر اسلام پہلے سے نہ لایا ہوگا ایسی بیعت کا قبول کرنا اوس سے

غیر متصور ہی اور اوصاف بھی اوسکے متبرک ہون اسوجہ سے کہ اچھے
لوگون سے عہد کے توڑنے مین شرم ہوتی ہی اور نیک مردونکے سوا
برون کا اعتبار نہین ہی پس اونکی عہد شکنی مین بھی شرم نہین ہوتی
اس بات پر بیعت کرے کہ بعد ایمان کے کبھی کفر نہ کریگا مترجم کہتا ہی
حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ العزیز نے کتاب فتح الرحمان مین
فرمایا ہی بیعت کردن دو شیخ را جائز نمی دارند یعنی صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین بیعت کرنے کو دو پیرون کے ہاتھ پر جائز نہین رکھتے ہین
تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی وثانیتہا بیعۃ التوبۃ وھی

بیعت دو شیخ سے

بیعت توبہ

ان یبایع علی ید شیخہ علے انہ تاب من المعاصے و توجہ الی الحسنات

فلا یعمل شیئاً من الکبائر والصغائر ولا یترک حسنۃ علی ما فی وسعہ

اور اقسام بیعت مین سے دوسری قسم بیعت توبہ ہی وہ بیعت کرنا ہی
شیخ کے ہاتھ پر اس بات کی کہ اسنے گناہون سے اپنے توبہ کی اور
اچھائیونکی جانب متوجہ ہوا اور چھوٹے بڑے کوئی گناہ نکریگا اور
اچھائی کو نہ چھوڑیگا جہانتک اوسکی طاقت مین ہی گناہ کبیرہ یعنی
بڑے گناہ جسکے کرنے پر قرآن مین یا احادیث صحیحہ مین وعید آگ مین

گناہ کبیرہ

جلنے کے عذاب مین پڑنے کے یا کرنے والے پر کفر یا فسق کا اطلاق کیا
گیا ہو یا کرنے والے پر اوسکے حد قرار پائی ہو یا ایسے گناہون کے برابر
ہو جنکے یہ احوال ہین یا بُرائی اوسکی اونسے باعتبار بداہت عقل کے
زائد ہو تو شریک کرنا کسی چیز کا خدا کے ساتھہ اور کاہن کو اوسکی کہانت
مین اوسکو سچا کہنا اور رسولون کو اور قرآن کو اور فرشتون کو بُرا کہنا اور
ان تینون مین سے کسی کا انکار کرنا اور اونسے دل لگی مسخراپن کرنا اور
اونکو ہلکا جاننا اور ایسی ہی انکار دوسری ضروریات دین کا گناہ کبیرہ ہی
بلکہ یہ سب اکبر کبائر مین سے ہین کہ کفر ہی کیونکہ ان امور مذکور پر وعید آگ
وعذاب کے قرآن وحدیث مین وارد ہوئی ہی جیسا اللہ تعالی ارشاد
فرماتا ہی والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئك اصحب النار هم فیها خالدون
جن لوگون نے انکار کیا ہدایت کا اور جھٹلایا آیتون کو میری وہی ناری
ہین کہ ہمیشہ اوسی آگ مین رہینگے اور فرمایا اللہ جلشانہ نے ومن
الذین اشرکوا یود احدهم لو یعمر الف سنة وما هو بمزحزحه من
العذاب ان یعمر والله بصیر بما یعملون اور اون لوگون مین سے جنھون نے
خدا کے ساتھہ کسی چیز کو شریک کیا وہ ہی کہ جو اپنی عمر ایک ہزار برس تک

بڑھنا پسند کرتا ہو اور اوسکو عذاب سے دور رکھنے والی اوسکی عمر نہین
ہو اور خدا تیعالی اونکے کردار کو دیکھتا ہو اس سے معلوم ہوا کہ شریک
کرنے والا اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو آگ مین جلے گا اور انکار کرنیوالا
آیتون کا آگ مین جلے گا اور رہائی کبھی آگ سے نہ پائے گا اور تصدیق
کاہن کی داخل ہو رسول کے جھٹلانے مین کیونکہ رسول نے اوسے
جھوٹا فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کذب المنجمون
برب الکعبۃ جھوٹے ہین نجومی قسم ہو رب کعبہ کی اور ایسا ہی برا کہنا
رسول کو اور قرآن کو اور فرشتون کو مستلزم ہو انکار کو اور مضحکہ کرنا بھی
انکے ساتھ بے انکار کے غیر ممکن ہو تو یہ سب باتین اکبر کبائر سے
ہین کہ جو کفر ہو اسلیے کہ قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہو ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالی نہ بخشیگا کسی کافر کو
اور اوسکے سوا گناہ کرنیوالے کو چاہے بخشدے یعنی غیر کافرون کو
امید مغفرت کی ہو اگر حق تعالی چاہے بے عذاب کے بخشدے اور اگر
آگ مین پڑینگے تو بقدر گناہ کے اور بعد اوسکی شفاعت کے سبب سے
بخشے جائینگے اور انکے لیے ہمیشہ آگ مین جلنے کا حکم ہو پس یہ لوگ

تصدیق کاہن کی تکذیب رسول ہے

یعنی کاہن کی تصدیق کرنے والے اور رسول اور قرآن اور فرشتون کا انکار کرنیوالے اور انکے ساتھ مضحکہ کرنیوالے ۱۲ منہ

کافرہین واللہ اعلم اور گناہ کبیرہ ہی نماز کو چھوڑنا اور زکوۃ کا نہ دینا اور
روزے رمضان کے نہ رکھنا اور حج نہ کرنا اور کسی آدمی کو مار ڈالنا
اور خود اپنی اولاد کو قتل کرنا اور خودکشی کرنا اور خیانت کرنا اور جھوٹی
گواہی دینا اور یمین غموس یعنی جھوٹ پر قسم کھانا اور یتیم بچے کا مال کھاجانا
اور والدین کی نافرمانی کرنا اور اونکو تکالیف دینا اسواسطے کہ اطاعت
والدین کی واجب ہی کیونکہ خدا کا فرمودہ ہی والذی قال لوالدیہ اف
لکما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلی وھما یستغیثان اللہ ویلك
امن ان وعد اللہ حق فیقول ماھذا الا اساطیر الاولین اولئك الذین حق علیھم
القول فی امم قد خلت من قبلھم من الجن والانس انھم کانوا خاسرین
اور جس شخص نے کہا اپنے مان باپ سے مین بیزار ہون تم سے کیا
مجکو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہین اتنی
سنگتین مجھ سے پہلے اور وہ دونون فریاد کرتے ہین اللہ سے کہ
آئی برائی تیری تو ایمان لا بیشک اللہ کا ٹھیک ہی وعدہ پھر کہتا ہی
یہ سب نقلین ہین پہلونکی وہ لوگ ہین جنپر ثابت ہوئی بات شامل
اور فرقون ہین جو گذرے انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے

بیشک وہ تھی خسارہ مین آئے لیکن والدین اگر کبیرہ گناہ کرنے کو
کہین تو واجب ہی کہ اوسکو نہ کرے اور یہ نہ کرنا گناہ نہین ہی خدا فرماتا ہی
وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا
معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون
اگر لڑین ماں باپ تجھسے اس بات پر کہ شریک کر تو میرے ساتھ کسی
ایسی چیز کو جسکو تو نہین جانتا ہی تو اطاعت اونکی اس امر شرک مین
نہ کر اور رہ ساتھ اونکے دنیا مین صحبت معروف کے ساتھ یعنی ایسی
طرح رہنا کہ راضی ہو اوس طرح رہنے سے شرع یعنی خلاف شرع کے
نہ ہو اور پیروی کر راہ کی اوسکی جسنے رجوع کیا میری طرف اور مستعد
ہو گیا میری طاعت کرنے کو پھر میری طرف لوٹکے آنا ہی تمکو
پس بتادونگا مین تمکو جو تمنے کیا ہی یعنی جزا ہر ایک کو اوسکے عمل کے
موافق دیجائیگی اس سے معلوم ہوا کہ اتباع ماں باپ کی واجب ہی
اوس امر مین جو خلاف شرع نہ ہو اور دین کی باتون مین اتباع
دینداروں کی واجب ہی اور خلاف واجب حرام ہی تو جو والدین ایسا امر
کرین جسمین خلاف اتباع دینداروں کے ہوتا ہی اتباع والدین کی حرام ہی

دین کی باتون مین اتباع دیندارونکی واجب ہی

کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہو کہ اگر شرک کرنے کا حکم دین تو اطاعت اونکی نہ کرو
مراد اسجگہ شرک سے وہ کام ہی جو خلاف شرع کے ہو دلیل اوسکی سوق
کلام ہی کہ خدا نے فرمایا وصاحبہما فی الدنیا معروفا صحبت معروفہ کا حکم دیا
اور حکم اتباع کرنے کا اہل دین کی امور آخرت مین فرمایا اور لفظ شرک کو
ذکر کرنا اسوجہ سے ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی سعد ابن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب سعد رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی تعلیم وفہمایش سے اسلام لائے تھے اور حمنہ
رضی اللہ عنہا والدہ حضرت سعد نے اس خبر کو سنکر قسم کھائی تھی کہ
جبتک سعد ایمان سے نہ پھر جاوینگے نہ کھانا کھاونگی نہ پانی پیونگی
اسی حال مین تین دن گذر گئے اور بعد تین روز کے وہ بھی مسلمان
ہو کر صحابہ مین داخل ہوئین اور بیضاوی نے سورہ عنکبوت مین فلا تطعہما
کی تفسیر مین لکھا ہی فانہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق نہین جائز ہی پیروی
کرنا مخلوق کی خالق کی معصیت مین بیضاوی لفظ معصیت لائے
جو عام ہی کفر وفسق سے واللہ اعلم بالصواب اور بھی کبائر مین سے ہی قطع
رحم یعنی اقربا سے عداوت رکھنا اور دغا کرنا ناپ مین اور تول مین اور سود کھانا

اور جہاد سے بھاگ جانا اور فساد کرنا اور میان بی بی کے بیچ جدائی ڈلوا
دینا اور جو عورتین حرام ہین اونسے نکاح کرنا اور نبی پر جھوٹ باندھنا او
حاکم کے سامنے کسی کی چغلی کھانا تاکہ وہ مارا جاوے یا غارت کیا جاے
اور غیبت کرنا اور ہجرت کا ترک کرنا دار الحرب سے اور کفار کے ساتھ
دوستی رکھنا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا اور کسی جاندار کا آگ مین جلانا کیونکہ
بعض ان امور سے وہ ہین جنپر اطلاق کفر کا آیا ہی قرآن و حدیث مین
اور بعضے وہ ہین جن پر وعید عذاب کی ہوئی ہی اور بعض وہ ہین جو عقل کے
نزدیک بدتر ہین اونسے جنکے واسطے نص وارد ہوئی ہی تفصیل اسکی
کتب فقہ و عقائد مین مذکور ہی اور کبائر سے ہی زنا اور لواطت کرنا اور
نشے کی چیز کھانا پینا اور چوری کرنا کسی کے مال مین اور رہزنی کرنا
تو ان سب امور پر شرع مین حد معین ہی اور صغیرہ گناہ وہ ہی جس سے
شارع نے ممانعت کی یا جسکے کرنے کا حکم دیا اوسکی یہ ضد ہی یا اوسکے
کرنے سے طریقہ مقررہ دین کا جاتا رہتا ہی جو شخص اسکی تفصیل چاہے
کتب فقہ و کلام مین دیکھلے اور حسنہ وہ ہی کہ جو اجر و ثواب کا باعث
ہو فرائض ہون یا واجبات یا سنتین یا نفلین وغیرہ وثالثہا بیعۃ

الملازمة وهی ان یبایع علی ان یلازم لنفسه ما یامره الشیخ

تیسری قسم بعیت کی بعیت ملازمت ہو وہ یہ ہو کہ بعیت اس بات کی

ہاتھہ پر اپنے شیخ کے کرے کہ جو حکم اوسکا شیخ اوسکو دیگا اوسکو اپنے اوپر

یہ مرید لازم کرلیگا اس جگہ سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے لئے بعیت

اس طور پر کہ مین بعیت کرتا ہون کہ فلان شخص کام تمھارا لازمی کرلیگا

جائز نہین ہی اور کوئی اعتبار نہین رکھتی ہی لیکن بعیت بالوکالت یعنی

کسی دوسرے شخص کیطرف سے یہ شخص اسطور پر بعیت کرے کہ فلان

شخص نے مجکو بھیجا ہی کہ مین آپکے ہاتھہ پر اوسکی طرف سے بعیت

کرون جائز ہی کیونکہ وکالت سب عقود مین جائز ہی واللہ اعلم وهی نوعان

الاول بیعة الالتزام وهی ان یلتزم اخلاق الشیخ لنفسه اور وہی

یعنی بعیت ملازمت کی دو قسمین ہین پہلی قسم اوسکی بعیت التزام ہی وہ یہ

ہی کہ بعیت کرے اس بات کی اپنے شیخ کے ہاتھہ پر کہ اپنے اوپر اپنے

پیر کے اخلاق لازم کرلیگا اپنے نفس کی صفائی کے واسطے نہ واسطے

اپنی تعلی اور نہ شیخ کی برابری کے والثانی بیعة ترک الوجود وهی ان

یبایع علی ان لا یری الوجود الا وجود الرب المنان اور دوسری قسم

بیعت ملازمت کی بیعت ترک وجود ہی وہ یہ ہی کہ بیعت کرے کہ کسی
چیز کے وجود کو نہ دیکھیگا چشم باطن سے بجز وجود پروردگار احسان
کرنے والے کے جیسا کہ مولانا علاء الدین اودہی فرماتے ہین شعر
گر بچشمان دل مبین جز دوست   ہر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست
یعنی آنکھون سے دل کے نہ دیکھ کسی چیز کو سوائے دوست کے اور
جو کچھ تو دیکھے جان لے کہ وہ مظہر دوست کا ہی وکذا بیعۃ الجہاد
والہجرۃ وبیعۃ الخلافۃ اما الاولی ان یبایع علی ید الخلیفۃ علی ان یہجر
بیتہ التی فی دار الکفر ویذہب معہ الی دار الاسلام ویجاہد والثانیۃ
ان یبایع علی ید رجل علی انہ جعلہ امامہ فلا یخرج عن دائرۃ اطاعتہ
اور ایسی ہی بیعت جہاد کی اور ہجرت کی اور بیعت الخلافۃ منجملہ اقسام بیعت
مسنونہ کے ہین لیکن پہلی قسم بیعت کی یعنی بیعت جہاد اور ہجرت وہ یہ ہی
کہ بیعت کرے خلیفہ یعنی بادشاہ اسلام کے ہاتھ پر کہ جو گھر اوسکے
کافرون کے ملک مین ہین اونکو چھوڑ کر خلیفہ کے ہمراہ مسلمانون کے
ملک مین چلا جائیگا اور خلیفہ کے ساتھ کافرون پر جہاد کریگا اور دوسری
بیعت یعنی بیعت خلافت کی یہ ہی کہ کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرے

اس بات کی کہ اوسکو امام اور پیشوا اپنا بنائیگا اور اوسکی اطاعت اور
فرمانبرداری سے باہر نہ ہوگا اگر خلاف اوس شخص کے حکم کے سرزد ہوگا
اس بیعت کرنے والے سے تو یہ بیعت کرنیوالا باغیون مین شمار کیا
جائیگا بشرطیکہ حکم اوس شخص کا خلاف شرع کے نہ ہو اگر خلاف دین کے
ہوگا تو اطاعت اوسکی واجب نہین ہی جیسے والدین کی اطاعت فائدہ
مشائخ کرام مین ایک بیعت ماسوا ان اقسام بیعت کے جو مذکور ہوئین
رائج ہی اور اس بیعت کو بیعت تبرک کہتے ہین اور بیعت کرتے ہین
فقط سلسلہ مین داخل ہونے کے لیئے اور عہود مذکورہ مین سے کوئی
عہد پیش نہین ہوتا ہی تو اسکے لیے صرف اجازت شیخ کی کافی ہی دوسرے
شرطون کے پائے جانے کی حاجت نہین اور متن مین مین نے اس
بیعت کا ذکر نہین کیا اسوجہ سے کہ یہ بیعت مسنونہ سے نہین ہی اور
فائدہ اس بیعت کا یہ ہی کہ شیوخ کبار کی ہمت بیعت کرنے والے کے
واسطے شامل حال ہوجاتی ہی جیسا مشہور ہی کہ حضرت شیخ العارفین
مولانا احمد انوار الحق قدس سرہ کے دست مبارک پر ایک بی بی سادات
مین سے مرید ہوئین تھین اوسنے کبار مشائخ کی شان مین کوئی کلمہ بے ادبی

مشائخ کرام مین بیعت تبرک رائج ہے

وگستاخی کا نکل گیا تھا اور پھر توبہ کی نوبت نہین آئی تھی جب نزع کا وقت
پہونچا تو زبان اون بی بی کی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیی اور چہرہ سیاہ ہونے لگا
اور زبان سے کلمۂ توحید نہین نکلتا تھا کسی نے حضرت کے متعلقین مین سے
حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ سے آکر حال اون بی بی کا عرض کیا
آپ جوش مین آکر کھڑے ہو گئے اور کوٹھے پر مکان کے ٹہلنے لگے خدا کے
فضل سے اونکی زبان سے کلمۂ لا الٰہ الا اللہ جاری ہوا اور منہ بھی اونکا
روشن اور نورانی ہوگیا اسی حال مین اونھون نے انتقال کیا حضرت
مولانا قدس سرہ نے فرمایا الحمد للہ کہ بیگمہ نے ایمان کے ساتھہ وفات
پائی باوجودیکہ حضرت اپنے دولتخانے مین تشریف فرماتھے اور وہ بی بی
اپنے گھر مین تھین واللہ اعلم مترجم کہتا ہے اور ایسی ہی حکایت متعلق
ہمت کے حضرت امام الاولیا قبلۂ عالم مولانا مولوی عبد الوالی قدس
سرہ کے بھی ذکر شریف مین مذکور ہے کہ آپ اپنے ایک مرید کی عیادت کو
گئے اور اونکو حالت نزع مین پایا اور تعلق اونکا امور دنیا کی طرف
تھا الفاظ اونکی زبان سے خلاف جاری تھے اور کلمۂ طیبہ زبان پر اونکی
نہین آتا تھا اوسوقت حضرت قدس سرہ اپنے دولتخانہ پر واپس تشریف لائے

اور اپنے مصلے پر مراقب بیٹھگئے حضرت کا توجہ کرنا تھا کہ اونکا تعلق
دنیا سے علیحدہ ہوا اور کلمۂ طیبہ زبان سے جاری ہولنے لگا یہانتک
کہ بعد کلمۂ طیبہ کے لفظ اللہ پر خاتمہ ہوا اودھر انکا خاتمہ بخیر ہوا ادھر حضرت
قدس سرہ نے اپنے مصلے پر شکر خدا ادا کیا اور اون مرید کا نام لیکر فرمایا
کہ اچھے جہان سے گئے یعنی اللہ نے اونکا خاتمہ بہت نیک اور احسن
کیا اور یہی قول جمیل مین ہی کہ بیعت تبرک جو بزرگون کے سلسلے مین
داخل ہونے کے لیے کی جاتی ہی بمنزلۂ سند حدیث کے ہی کہ ان دونون
مین بڑی برکت ہی دوسرا احکام اور بیعت کے لیے احکام ہین منہا
وجوب الایفاء وحرمة النکث اونمین سے ایک واجب ہونا
عہدون کے بجالانے اور حرام ہونا عہدون کے توڑنے کا ہی
لقوله تعالی ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق
ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد
علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما اللہ کے اس ارشاد کے باعث
کہ جو لوگ تمھاری بیعت کرتے ہین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
کرتے ہین بیعت مگر خدا کی یعنی بیعت تمھاری بعینہ اللہ کی بیعت ہی

کیونکہ تم اوسکے نائب ہوا ور حکم نائب کا مثل حکم منیب کے ہی خدا کا ہاتھ
اونکے ہاتھ پر ہی یعنی آپکا ہاتھ بمنزلہٗ خدا کے ہاتھ کے ہی نہ یہ کہ خدا کے
لیے جسم ہی معاذ اللہ کیونکہ وہ جسمیت سے بری ہی تو جس شخص نے عہد
توڑا تو عہد کا توڑنا اوسی پر ہی یعنی عہد شکنی کی سزا پاویگا اور جو شخص بجا لایا
عہد کو جو خدا سے کیا تھا تو قریب ہی کہ خدا دیگا اوسکو بڑا اجر جاننا چاہیے
کہ بیعت توڑنے پر وعید وارد ہی اور وعید بجز ترک واجب یا فرض کے
نہین ہوتی تو ثابت ہوا کہ پورا کرنا بیعت کا واجب ہی اور توڑنا بیعت کا
حرام ہی واللہ اعلم فایفاء بیعۃ الاسلام ان یداوم علی الاسلام
والایمان ویحبہ کما یحب العاشق المعشوق تو بجالانا بیعت
الاسلام کا یہ ہی کہ ہمیشگی اسلام پر کرے یعنی مرتے دم تک مسلمان رہے
کبھی وہ حرکت جو مستلزم کفر ہو اوس سے سرزد نہو اور اسلام کو اسطرح
دوست رکھے جیسے عاشق معشوق کو دوست رکھتا ہی والایمان
ھوان یحب اللہ و رسولہ و یعتقد بالقلب بما جاء بہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و بوحدۃ اللہ تعالی و یقر باللسان اور ایمان اسکو کہتے
ہین کہ خدا اور خدا کے رسول کو دوست رکھے اور دل سے اعتقاد کرے

اون چیزون کا جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین اور اعتقاد کرے دل سے
خدا کے ایک ہونے کا اور زبان سے اقرار کرے یعنی اظہار اس اعتقاد
کا زبان سے بھی کرتا رہے مترجم کہتا ہی یہ تعریف ایمان کامل کی ہی کما

فی دلائل الخیرات وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ
وولدہ ووالدہ والناس اجمعین جیسا کہ دلائل الخیرات مین ہی کہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین سے مومن
نہوگا جبتک مین نزدیک اوسکے زیادہ پیارا نہ ہون اوسکی ذات سے
اور اوسکے مال سے اور اوسکی اولاد سے اور اوسکے باپ سے اور
تمام لوگون سے یعنی ایمان کسی کا پورا نہ ہوگا بدون میری محبت کے

وفی حدیث عمر رضی اللہ عنہ انت احب الی یا رسول اللہ من کل شئ
الا نفسی التی بین جنبی فقال لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تکون مومنا حتی
اکون احب الیک من نفسک فقال عمر والذی انزل علیک الکتاب لانت
احب الی من نفسی التی بین جنبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الآن یا عمر تم ایمانک اور بھی دلائل الخیرات مین مرقوم ہی حدیث
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ سب چیزون سے زیادہ مجکو محبوب ہین بجز میرے
جی کے جو درمیان میرے دونون پہلوؤن کے ہی آپ نے فرمایا کہ
عمر رض مومن نہوگے جبتک مین تمکو تمھارے جی سے بھی زائد پیارا نہوجاؤن
تو کہا حضرت عمر رض نے قسم ہی اوس ذات کی جس نے قرآن آپ پر اوتارا
یعنی خدا البتہ یقینی آپ مجکو میرے جی سے جو درمیان میرے دونون
پہلوون کے ہی زائد پیارے ہوگئے یعنی آنحضرت صلعم کے فرمانے کے
ساتھ ہی حضرت عمر رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنی جان پر
بھی غالب ہوگئی جس پر آنحضرت صلعم کا جواب دلیل قوی ہی فرمایا آپ نے
اب ای عمر رض تمھارا ایمان پورا ہوگیا یعنی بسبب غالب ہونے تمھاری
محبت کے میرے ساتھ وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی

اکون مؤمنا وفی لفظ اخر مؤمنا صادقا قال اذا احببت اللہ فقیل ومتی احب اللہ
قال اذا احببت رسولہ فقیل ومتی احبہ قال اذا اتبعت طریقتہ واستعملت سنتہ
واحببت بحبہ وابغضت ببغضہ وو الیت بولایتہ وعادیت بعداوتہ

ویتفاوت الناس فی الایمان علی قدر تفاوتهم فی محبتی ویتفاوتون فی

الکفر علی قدر تفاوتهم فی بغضی الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان

لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له

اور بھی دلائل الخیرات مین ہی عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یعنی کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کب مین مومن ہونگا
دوسری روایت مین ہی مؤمنا صادقا یعنی کب سچا مومن ہونگا دونون
تقدیرون پر کمال ایمان سے سوال ہی فرمایا آپ نے جب خدا کو دوست
رکھے تو عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونھین
صحابی نے دریافت کیا کہ مین خدا کو دوست رکھنے والا کب ہونگا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوسکے رسول کو تو دوست رکھے عرض کیا گیا
کب مین رسول کو دوست رکھنے والا ہونگا ارشاد فرمایا اوس وقت کہ
پیروی کرے اونکے طریقہ یعنی دین کی اور اونکی سنت پر عمل کرے
یعنی جو آنحضرت صلعم نے کیا ہو اور آپکے ساتھ مخصوص نہو اور دوست رکھے
رسول کی دوستی سے اور دشمنی کرے رسول کی دشمنی سے یعنی رسول کے دوستونکو
دوست رکھے اور رسول کے دشمنون کو دشمن سمجھے اور ولایت کرے ولایت رسول کے

سبب سے اور عداوت کرے رسول کی عداوت کی وجہ سے یعنی میل جول رکھے
اوسکے ساتھ جسنے اخلاق وافعال رسول کے اپنے اوپر لازم کرلیے ہین
اور میل اوس سے چھوڑ دے جسنے اخلاق وافعال رسول کے چھوڑ دیے
ہین اسواسطے کہ ولایت کہتے ہین آپس مین بیٹھنے اوٹھنے کو اور دوستی
کرنے کو اور عداوت کہتے ہین چھوڑدینے کو اور ترک کرنے کو یہ سب جو کہا گیا
محبت کی علامتین ہین کہ محبت کا ہونا ظاہر انھین سے ہوتا ہی اجزاء
محبت کے نہین ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ انھین سے بعض علامتین کسی
غرض سے ظاہر ہوتی ہین اور محبت نہین ہوتی ہی فرمایا کہ لوگ متفاوت ہوتے
ہین ایمان مین بقدر متفاوت ہونے کے میری محبت مین اور متفاوت
ہوتے ہین کفر مین بقدر متفاوت ہونے کے میرے ساتھ بغض
مین یعنی جو شخص مجھسے محبت کم رکھتا ہی اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہی اور
جسکو غلبہ محبت میرے ساتھ ہی ایمان اوسکا کامل ہوتا ہی اور ایسے ہی
جو کہ بغض مجھسے کم رکھتا ہی کفر اوسکا ناقص ہوتا ہی اور جسکو غلبہ بغض ہی
میرے ساتھ کفر اوسکا کامل ہی لیکن بسبب کمی محبت کے ایمان سے
خارج نہین ہوتا ہی کفر کا اطلاق اوسپر نادرست ہی اور کمی بغض کیوجہ سے

کفر سے نہین نکلتا ہو مومن نہین ہوتا ہو آگاہ ہو کہ ایمان نہین ہو اوسکو
کہ جو محبت خدا و خدا کے رسول کی نہین رکہتا ہو اور اس عبارت کو تین مرتبہ
ارشاد فرمایا بار بار فرمانا آپکا تاکید و تنبیہ کی غرض سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عادت یہ تھی کہ عام لوگون کے سمجھانے کی وجہ سے بات کو تین بار
زبان سے فرماتے تھے ولما ھو المشھور بین اھل العلم الایمان اقرار
باللسان وتصدیق بالقلب اور چونکہ مشہور ہو اہل علم مین کہ ایمان ہے
زبان سے اقرار کرنا اور سچ جاننا دل سے خدا کے ایک ہونے کو
اور رسالت کو رسول کی اور وہ احکام جو رسول لائے ہین ونکثھا
الانکار باللسان وبالقلب او باحدھما اور توڑنا بیعت اسلام کا
انکار کرنا ہو زبان سے اور دل سے دونون سے یا ایک سے واما
باللسان فبالعذر معفو بان اکرھہ کافر علی اجراء کلمۃ الکفر وخاف ان یقتل
ان لم یقل باللسان بما قالہ فاجری علی لسانہ کلمۃ الکفر وقلبہ مطمئن
بالایمان فھو مغفور لیکن صرف زبان سے انکار کرنا اگر بعذر ہو تو
معاف ہو تقدیم ظرف کی اس جگہ اس وجہ سے ہو کہ معاف ہونا اجراء
کلمہ کفر کا زبان پر مخصوص عذر کے ساتھ ہو بے عذر ہرگز معاف نہین

اور عذر اس طور پر ہی کہ اس شخص پر کسی کافر نے زبردستی کی ہو زبان پر
کلمۂ کفر جاری کرنے کے لیے اور یہ ڈرتا ہو کہ اگر اوسکا حکم نہ مانیگا تو قتل
کیا جاویگا یا کوئی عضو کاٹا جائیگا پس جاری کیا اوسنے کلمۂ کفر اپنی زبان سے
درحالیکہ اوسکا دل ایمان پر جما ہی تو بخشا جائیگا انشاء اللہ تعالی جیسا کہ
کتب اصول فقہ سے ظاہر ہوتا ہی نور الانوار مین ہی حرمته لا تحتمل
السقوط لکنها تحتمل الرخصة کاجراء کلمة الکفر فانه قبیح لذاته
وحرمته غیر ساقطة لکنه یترخص فی حالة الاکراه باجرائها فهو داخل فی
قسم الرخصة یعنی حرمت اوسکی ساقط ہونے کا احتمال نہین رکھتی ہی
لیکن اجازت کا احتمال رکھتی ہی جیسے جاری کرنا کلمۂ کفر کا فی نفسہٖ قبیح ہی
اور حرمت اوسکی کسی وقت مین ساقط نہین ہوتی لیکن زبردستی کی حالت
مین اجازت ہی کلمۂ کفر جاری کرنیکی تو داخل ہی رخصت واجازت کی قسم
مین اور بھی اسی کتاب مین ہی وفی بعضه العمل به رخصة کاجراء
کلمة الکفر علی لسانه اذا اکره علیه یرخص له ذلک بشرط کون
القلب مطمئنا بالتصدیق والاکراه ملجئا اور بعض صورتون مین عمل
بطور رخصت کے اور اجازت کے ہی جیسے کلمۂ کفر جاری کرنا اوسکا جسپر

زبردستی کیجاوے اجازت ہی بشرطیکہ قلب اوسکا جما ہو تصدیق پر اور
اکراہ زبردستی سے ہو اور بھی اسی کتاب مین ہی وھو الاکراہ اما ان یعدم
الرضاء و یفسد الاختیار و ھو الملجئ ای الاکراہ الملجئ بما یخاف علی نفسہ
او عضو من اعضائہ بان یقال ان لم تفعل کذا
لاقتلنک او لاقطعن یدک فحینئذ ینعدم رضائہ
و یفسد اختیارہ البتۃ انتھی اور اکراہ رضا کو معدوم
کرے گا اور اختیار توڑ دے گا اسی کا نام زبردستی کا
اختیار ہی اور وہ ہوتا ہی باین طور کہ اپنی جان پر خوف کرے یا کسی اپنے
عضو پر کہ اُس سے کہا جاوے اگر تو ایسا نکریگا تو قتل کرونگا مین تجکو یا
ہاتھ کاٹ لونگا تیرا پس اسوقت مین جاتی رہیگی رضا اور ٹوٹ
جاوے گا اختیار و من اجری علی لسانہ کلمۃ الکفر
استھزاء و ان کان قلبہ مطمئنا بالایمان فھو کافر اور
جس شخص نے اپنی زبان سے کلمہ کفر نکالا مسخرہ پن سے اگرچہ دل اوسکا
ایمان پر جما ہوا ہی تو وہ کافر ہی یعنی بمجرد زبان سے کلمہ کفر جاری کرنیکے
کافر ہو جائیگا لان الاستھزاء بالکفر کفر کما فی العقائد النسفیہ

اسواسطے کہ مسخرہ پن کرنا کلمۂ کفر کے ساتھہ کفر ہی یعنی کلمۂ کفر کو زبان سے
کہنا تمسخر ہی سے کیون نہو گو دل سے نہ کہے کفر ہی اور اگر دل سے بھی
پسند ہی تو بطریق اولی کافر ہی جیساکہ عقائد نسفی مین ہی اور بھی نور الانوار
شرح منار مین ہی والھزل فی الردۃ کفر ای اذا تلفظ بالفاظ الکفر
ھزلا یصیر کافرا ویرد علیہ انہ کیف یکون کافرا مع انہ لم یعتقد بہ
فاجاب بقولہ لابما ھزل ای لیس کفرہ بلفظ ھزل بہ من غیر اعتقاد لکن بعین
الھزل لکونہ استخفافا بالدین وھو کفر لقولہ تعالی قل اباللہ وایاتہ ورسولہ
کنتم تستھزؤن لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم
یعنی اور دل لگی سے کلمۂ کفر کہنا کفر ہی یعنی جسوقت الفاظ کفر بولا دل لگی
سے کافر ہوجائیگا اور اسپر یہ شبہہ ہوتا ہی کہ اوسنے کفر کا تو اعتقاد کیا نہین
کیسے کافر ہوگا تو جواب دیا مصنف نے اپنے قول لابما ھزل سے یعنی کفر اوسکا اوس
لفظ کی وجہ سے نہین ہی جسکو دل لگی سے بے اعتقاد کے اوسنے کہا
لیکن خود دل لگی کرنا دین کو سبک سمجھنا ہی اور یہ کفر ہی ارشاد سے اللہ جلشانہ کے
قل اباللہ الخ کہیے آپ اے رسول اللہ کیا اللہ کے اور اوسکی آیتون کے
اور اوسکے رسولون کے ساتھہ تم ہنسی کرتے ہو کچھہ عذر نہ کرو تم کافر ہوچکے

بعد ایمان لانے کے اس جگہ سے معلوم ہوا کہ لفظ کفر دل لگی سے زبان پر
جاری کرنا کفر کا باعث نہین ہی بلکہ ایسی دل لگی کرنا خود کفر ہی تو جو عمل اعمال
کفر سے دل لگی سے کیے جائین تو وہ موجب تکفیر کے ہونگے قول
ہون یا فعل ہون واللہ اعلم بالصواب فان اقر باللسان وانکر بالقلب
فھو کافر ومنافق اور اگر اقرار کیا کسی نے زبان سے اور دل سے انکار
کیا تو وہ کافر ہی اور منافق لقولہ تعالی ومن الناس من یقول امنا
باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین یعنی کفر انکا ثابت ہی خدا کے اس
فرمانے سے ومن الناس الآیۃ یعنی بعض لوگون مین سے وہ شخص
ہی کہ کہتا ہی مین ایمان لایا خدا کے ساتھ اور پچھلے دن کے ساتھ یعنی
روز حشر ونشر کے ساتھ یعنی زبان سے اقرار کرتے ہین حالانکہ وہ مومنین
سے نہین ہین یعنی دل مین انکار رکھتے ہین اور جواب مین اس آیت کے
فرمایا یُخَادِعُوْنَ اللہَ دغابازی کرتے ہین خدا سے اور دغابازی
کرنا خدا سے مسلمانون کا کام نہین ولقولہ عزوجل واذا لقوا الذین
امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون
اور بھی کفر ثابت ہوتا ہی خدا ے عزوجل کے فرمانے سے واذا لقوا الآیۃ

یعنی جب ملتے ہین ایمان دارون سے کہتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھ ہین یعنی
مثل تمہارے ہم بھی ایمان لائے ہین اور جب تنہا اپنے شیطانون کے
ساتھ (کہ جمع شیطان کی ہی مشتق شیط سے یعنی ہلاک ہونے والا مثل
فرحان وغضبان کے فرح وغضب سے ہی) خلوت مین ہوتے ہین
کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ ہین کفر مین سوائے اسکے نہین ہی کہ مسلمانونکے
ساتھ ہم مسخرہ پن کرتے ہین پس اونھون نے خود اقرار استہزاء کا کرلیا اور
استہزا خدا اور رسول کے ساتھ کفر ہی لقولہ تعالی قل اباللہ وایاتہ
ورسولہ کنتم تستھزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم
کہدے بجیے کیا اللہ اور اوسکے کلام سے اور رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے
بہانے مت بناؤ تم کافر ہوگئے ایمان لاکر اور بھی خدای تعالی نے اونکے
ہمراہیون کو شیطان فرمایا ہی اور ابلیس کا نام بھی شیطان ہی اور وہ
کافرون مین سے ہی تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی کافرون مین سے ہین
کہ دعوی ان کافرون کے ساتھ ہونے کا کرتے ہین ولقولہ

عزوجل اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ واللہ یعلم
انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون

اور بھی نفاق انکا اللہ جل شانہ کے فرمانے سے ثابت ہوتا ہی اذا جاءك المنافقون الآیۃ سے یعنی جب آتے ہین منافق لوگ آپکے پاس کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ آپ یقینی اللہ کے بھیجے ہوے ہین اور خدا جانتا ہی کہ آپ رسول اللہ کے ہین یہ مقولہ خدا کا ہی اپنی طرف سے اور آیۂ سابقہ منافقون کے اقوال کا بیان ہی مثل آیۂ لاحقہ کے یعنی یہ بات ٹھیک ہی کہ آپ خدا کے رسول ہین اور خدا گواہی دیتا ہی کہ منافق جھوٹ بولتے ہین اپنی گواہی دینے مین آپکی رسالت کی کیونکہ وہ لوگ آپکی رسالت کا اعتقاد نہین رکھتے ہین پس گواہی دینا اونکا اونکے عقیدہ کے خلاف ہی اور گواہی دینا خلاف عقیدہ جھوٹ کی قسمون مین سے ہی تو اگرچہ قول ٹھیک ہی مگر وہ اپنی گواہی دینے مین جھوٹ بولتے ہین

وھو اشد کفرا یعنی نفاق سخت کفر ہی لقولہ تعالی ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار یعنی نفاق کی سختی اللہ جل شانہ کے اس فرمانے سے ان المنافقین الآیۃ سے ثابت ہوتی ہی فرماتا ہی بہ تحقیق منافق لوگ نیچے کے طبقے مین جہنم کے رہینگے سب طبقون سے جو جہنم کا طبقہ نیچے کا ہی اوسمین عذاب سخت زیادہ ہی اور عذاب کی سختی

نہین ہوتی ہی مگر کفر کی سخت ہونے سے اور یہ بھی ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ
خدا کے رسول اور ایمان دارون کو فریب دیتے ہین اور فریب دینا یہ
بہت شاق اور سخت عداوت ہی ومن تذبذب فی القلب فھو ایضا
منافق لتوصیف اللہ تعالی ایاھم بقولہ ان المنافقین یخادعون
اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی یراؤن الناس
ولا یذکرون اللہ الا قلیلا مذبذبین بین ذلک لا الی
ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا
اور جو ڈانواڈول ہو ایمان مین وہ بھی منافق ہی اسواسطے کہ اللہ جل شانہٗ
نے وصف منافقون مین فرمایا کہ منافق فریب دیتے ہین خدا کو یعنی
رسول کو اوسکے کیونکہ خدا تو احوال باطن کا جانتا ہی تو پھر کیونکر اوسکو
کوئی فریب دے سکتا ہی مگر چونکہ رسول اوسکے نائب ہین اور حکم نائب کا
حکم منیب کا ہی اور رسول کو یہ لوگ فریب دیتے ہین تو اوس فریب
دینے کو اللہ نے اپنے اوپر اطلاق کیا تو قبول کرنا اور اتباع کرنا
رسول کے حکم کی مانند خدا کے حکم قبول کرنے کے ہی اور ایسے ہی ادا
کرنا رسول کے حکم کا وہی خدا کے حکم کا ادا کرنا ہی پس دھوکا دینا رسول کو

خداکو دھوکا دینا ہی فرمایا اور وہ یعنی خدا اونکو فریب دینے والا ہی یعنے
اونکے فریب کی جزا اونکو دیگا اور فرماتا ہی جب نماز کو اوٹھتے ہین
تو کاہلی اور سستی کے ساتھہ اوٹھتے ہین لوگون کو دکھانے کے لیے
نماز پڑھتے ہین اور خداکو یاد نہین کرتے ہین مگر تھوڑا یعنی کبھی کبھی کیونکہ
دکھانے والا ذکر خداکا نہین کرتا ہی مگر سامنے لوگون کے وہ تھوڑا ہی
باعتبار ذکر دائمی کے یا مراد ذکر کے کم ہونے سے اجر کا اونکے کم ہونا
ہی باعتبار اون لوگون کے جو خلوص سے ذکر کرتے ہین کیونکہ اجر اوس
عمل کا جو دکھانے کے لیے ہوتا ہی فقط دنیا مین ہی دنیا کے لوگ اونکو
ذکر کرنے والون مین شمار کر لیتے ہین اور آخرت مین ایسا دکھاوا
موجب عذاب کا ہی اور ایسے ہی دنیا مین یہ لوگ بسبب اظہار ایمان کے
قتل ہونے سے بچتے ہین اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین رہینگے
اور حال اونکا یہ ہی کہ ڈگمگاتے ہین یعنی دل اونکا ایک حال مین
قرار نہین پکڑتا ہی نہ ادھر کے ہوتے ہین نہ اودھر کے ہوتے ہین
یعنی نہ مومن ہوتے ہین نہ کافر کیونکہ کبھی ایمان لاتے ہین کبھی منکر
ہو جاتے ہین فرماتا ہی جس شخص کو اللہ گمراہ کرتا ہی ہرگز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نہ پاویگا اوسکے لیے کوئی راہ جس سے وہ نور ایمان پائے اس جگہ

تنکیر واسطے تخصیص کے ہوئی قولہ تعالی ان الذین امنوا ثم کفروا ثم

امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لھم و لا لیھدیھم

سبیلا بشر المنافقین بان لھم عذابا الیماً ۵

اور بھی نفاق اونکا اللہ جل شانہ کے فرمانے سے ان الذین امنوا الایۃ

کے ثابت ہوتا ہی کہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے پھر بعد ایمان لانے

کے کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے اور کفر کو بڑھا دیا خدا

اونکو بخشنے کا نہین اور راہ اونکو دکھانے کا نہین مژدہ سنا دیجیے

منافقون کو اسکا کہ اونکے لیے دردناک عذاب ہی خداوند عالم ڈگمگانیکی

جزا مین منافقون کو مژدہ عذاب کا فرماتا ہی پس معلوم ہوا کہ تذبذب

کرنے والے زمرۂ منافقون مین سے ہین واللہ اعلم واما ایفاء بیعۃ

التوبہ فان لم یرتکب کبیرۃ و لا صغیرۃ عمدا اور لیکن بجالانا

بیعت توبہ کا یہ ہی کہ ہرگز کسی گناہ چھوٹے یا بڑے کو قصداً نکرے یعنی

اگر بھول چوک سے کوئی گناہ ہو گیا تو اوسکا کچھ اعتبار نہین ہی جیسا

کہ آویگا انشاء اللہ تعالی وان ابتلی بشئ من ذلک بسبب البشریۃ فلیتب

ایفاء بیعت توبہ

فائدہ تجدید بیعت وقت صدور گناہ

اگر مبتلا ہوان دونون مین سے کسی چیز مین بشریت کے سبب سے
یعنی گناہ کو گناہ جانتا ہو اور بسبب بشریت کے غلبہ نفس و شیطان سے
کرے نہ یہ کہ اوسکو عبادت اور مباح جان کے مرتکب ہو کیونکہ حرام
چیز کا حلال سمجھنا کفر ہی فائدہ اس صورت مین تجدید بیعت کرنا مستحب ہی
اسلیے کہ بعض اصحاب سے ثابت ہی لقولہ تعالی انما التوبۃ علی اللہ
للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک
یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما اور یہ جو مین نے کہا
اللہ جل شانہ کے اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہی انما التوبۃ الایۃ نہین ہی قبول
کرنا توبہ کا خدا پر مگر اوس شخص کے لیے توبہ قبول کریگا جو بسبب
جہالت کے گناہ کرے (لغت مین جہالت کے معنی نادانستن نہ جاننے
کے ہین) یعنی بسبب بشریت کے اور اس جگہ اطلاق کرنا جہالت کا
اس وجہ سے ہی کہ ارتکاب گناہ کا حماقت سے ہوتا ہی اور دانائی سے
دور ہوتا ہی کیونکہ کوئی عاقل برائی کو قبول نہین کرتا ہی پھر توبہ کرے جلدی سے
(توبہ کہتے ہین ندامت گناہ پر ہو اور ترک کرے گناہ کو اس ارادے
سے کہ پھر دوسری بار مرتکب گناہ کا نہوگا) تو وہ لوگ ہین کہ قبول کریگا

خدا توبہ اونکی اور خدا جانتا ہی اونکے دل کے احوال اور حکمت والا ہی
کہ اونسے مواخذہ بعد اوس گناہ سے توبہ کرنے کے نہین کرتا ہی وقولہ
تعالی ان الحسنات یذہبن السیئات اور بھی گناہ کے بعد توبہ کرنے کی
وجہ سے نکث بعیت نہ ہونا ثابت ہوتا ہی بسبب اللہ جل شانہ کے
فرمانے کے ان الحسنات الایۃ یعنی بہ تحقیق نیکیان بدیون کو دور
کرتی ہین شان نزول مین آیت کے لکھتے ہین کہ ایک شخص سامنے
آنحضرت صلعم کے آیا اور عرض کیا اوسنے کہ مین نے ایک عورت کے ساتھ
زنا کرنے کا قصد کیا یہان تک کہ اوسکی رانون کی بیچ مین بیٹھ چکا تھا
پھر رک رہا تو یہ آیت اونکے حق مین نازل ہوئی باوجود اسکے کہ نظر
غیر منکوحہ کی شرمگاہ پر کرنا حرام ہی لیکن خدا کے خوف سے ایسے سخت
گناہ سے توبہ کرنے مین وہ بھی معاف ہو گیا ایسا ہی گناہ بعیت کا
ٹوٹنا ہی تو وہ بھی بسبب توبہ کرنے کے نہ رہیگا وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام
من تاب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور بھی بعیت نہ ٹوٹنے پر
دلیل آنحضرت کا فرمانا ہی کہ من تاب الحدیث جس شخص نے توبہ کی گناہ سے
مانند اوس شخص کے ہی جسنے گناہ کیا ہی نہین تو وہ گناہ جسکے سبب سے

بیعت ٹوٹتی ہی توبہ سے زائل ہوجاتا ہی لیکن توبہ کرنے کے بعد تجدید
بیعت اولی ہی جیسا کہ اوپر گذرا مترجم کہتا ہی تجدید بیعت اپنے
شیخ سے کرے اگر وہ زندہ ہون یا خلیفۂ شیخ سے اگر انتقال فرما چکے ہون

واما من صدرت منه صغيرة او كبيرة خطأ
فلا نكث عليه اور لیکن جس سے سرزد ہوا گناہ صغیرہ
یا کبیرہ دھوکے سے تو بیعت نہین ٹوٹے گی لقوله عليه الصلوة
والسلام رفع عن امتی الخطاء والنسيان والله اعلم نہ ٹوٹنا بیعت کا
آنحضرتؐ کے ارشاد رفع عن امتی الحدیث سے ثابت ہوتا ہی یعنی اوٹھائی گئی میری
امت سے خطا اور نسیان یعنی بھول چوک خطا کہتے ہین اون امور کو
جو بغیر قصد کے ہون یعنی اضطراری ہون بے بھولے اور نسیان جو
بھول سے ہو مطلب یہ ہی کہ خطا اور نسیان کا مواخذہ میری امت سے
نہوگا اور اللہ زیادہ جانتا ہی حقیقت حال کو والارتكاب عمدا بغير
التوبة نكث اور بالقصد گناہ کرنا اور گناہ سے توبہ نکرنا نکث بیعت ہی
فان مات على ذلك فهو ماخوذ بالامرين النكث والارتكاب
اگر مر گیا بے توبہ کے تو پکڑا جائیگا دو امرون کے سبب سے ایک

نکث بیعت دوسرے ارتکاب گناہ یعنی اوسکو عذاب دونا اوس

گناہ کا ہوگا اما ایفاء بیعۃ الالتزام فان یختار ما وجد من افعال شیخہ

فا قوالہ مالا یخالف ظاہرہ الشرع اور لیکن پورا کرنا بیعت التزام کا

یہ ہی کہ اختیار کرے اوس چیز کو کہ جانے یہ فعل پیر کا ہی یا قول

اوسکا ہی جسکا ظاہر مخالف شرع نہ ہو پس التزام گانا سننے کا ہر مرید

پر ضروری نہین ہی کیونکہ ہر ایک لیاقت اوسکی نہین رکھتا ہی اور

حلال ہونا گانے کا مشروط ہی چند شرطون کے ساتھ جنکا پایا جانا ہر

شخص مین غیر ممکن ہی اور شرطین یہ ہین کہ اوسمین رغبت دنیا کی طرف

اور ذکر بُری باتون کا اور طریقہ لہو ولعب کا اور محفل فاسقون کی اور

مجمع عورتون کا نہ ہو اور سُننے والے مین خواہش نفسانی نہو اور سننا

اوسکا فقر کے اظہار کرنے کے لیے اور ریا یعنی دکھاوے کے لیے نہو

اور جھوٹا حال و وجد نہ لاتا ہو اور اپنی قدرت تک ضبط کرتا ہو اور

قلب اوسکا خدا کے عشق سے بھرا ہوا ہو کہ گانا تسکین دینے والا اوسکے

قلب کو ہی کیونکہ گانے کے لیے بہت سی تاثیرین ہین تو اگر یہ شرطین

اپنی ذات مین جمع رکھتا ہو تو اوسکو مباح ہی اور جسکے پیر التزام گانا سُننے کا

ایفاء بیعت التزام

گانا سننا ضروری نہین

رکھتے ہون اور یہ شخص بھی جامع شروط ہو التزام سماع کا اوسکے لیے بہتر ہی اور
بغیر ان شرطون کے جمع ہوے گانا سُنا حرام ہی لیکن اس زمانے مین جامع
ان شرطون کا نادر الوجود ہی اسی وجہ سے فقہا نے حکم حرمت سماع کا مطلقا
دیا ہی بقاعدہ تمرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود اور حقیقت مین ایسا نہین ہی
بلکہ اوسکے اہل کے لیے حلال اور نا اہل کے لیے حرام ہی جیسا کہ شیخ
عبدالحق محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ مین تفصیل اور
تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہی مترجم کہتا ہی جاننا چاہیے کہ حضرات
صوفیہ کرام کثرہم اللہ تعالی حلت سماع کے قائل ہین یہانتک کہ شیخ
ابو طالب مکی کا قول ہی کہ اگر سماع والون پر ہم طعن کرین تو ستر صدیق پر
ہمنے طعن کیا یعنی صدیقین سماع سنتے رہے کہتے ہین کہ حضرت خضر
علیہ السلام سے بعض مشائخ سے ملاقات ہوئی اونھون نے حضرت
خضر سے پوچھا کہ اس سماع مین جسمین ہمارے اصحاب کو اختلاف ہی
آپ کیا فرماتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ ستھرا اور صاف ہی مگر سوا ے
علما کے قدم کے اور کسی کا اسپر قدم نہین جمتا ہی ظاہر امراد علما سے
عرفا ہین طاہر وراق کہ ایک عالم ہین روایت کرتے ہین کہ مین جامع مسجد مین

جدہ کی معتکف تھا مین نے دیکھا کچھ لوگون کو کنارہ مسجد کے قول کہتے
ہین اور سماع کرتے ہین پس مین نے اپنے جی مین برا جانا اور کہا مین نے
خدا کے گھر مین شعر پڑھا جاوے پس دیکھا مین نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ آپ اوسی کنارہ پر تشریف فرما ہین اور پہلو مین آپ کے
حضرت ابوبکر صدیق ہین اور کچھ قول کہتے ہین اور آپ سماع فرماتے
ہین اور اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہین جیسے کسی کو وجد ہوتا ہی مین نے
اپنے دل مین کہا کہ مجھے کیا ہی کہ مجھکو ان سماع والون پر انکار ہی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماع فرماتے ہین اور حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ پہلو مین قول کہتے ہین پس متوجہ ہوے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ھذا حق بحق یا فرمایا حق من حق
پس کیسے ہوسکتا ہی کہ سماع حرام ہو اور ایسے واقعات پیش
آوین اور بڑے بڑے اولیاے کرام اور تابعین اور صحابہ
فعل حرام کے مرتکب ہون حاشا وکلا حضرت جنید فرماتے ہین
رحمت فقیرون پر تین مقامون مین نازل ہوتی ہی اون مین سے
ایک مقام سماع کا ہی کیونکہ سماع اونکا سماع حق ہوتا ہی اور قیام اونکا

محض وجد وحال سے ہوتا ہی حضرت خواص سے پوچھا گیا کیا وجہ
ہی کہ قرآن کے وقت انسان کو وہ کیفیت نہین ہوتی جو سماع کے
وقت ہوتی ہی فرمایا کہ قرآن کا صدمہ ایسا ہی کہ جس سے جنبش کرنیکی
طاقت نہین ہوتی اور سماع قول سے قلب کو راحت ہی اسوجہ سے
اوسمین جنبش ہوتی ہی حضرت شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین
سماع کا منکر یا تو سنت نبوی اور آثار صحابہ سے واقف نہین ہے
یا طبیعت مین اوسکی بالکل ذوق نہین ہی سماع ایک گروہ سے
صحابہ کے اور گروہ سے تابعین کے مروی ہوا ہی حضرت عمر رضی اللہ
عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدۃ ابن الجراح رضی اللہ
عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ ابن عمر انصاری
حضرت بلال حضرت عبداللہ بن ارقم حضرت اسامہ بن زید حضرت
عبدالرحمن بن عوف حضرت حمزہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت
براء بن مالک حضرت قرظہ بن کعب حضرت معاویہ حضرت خوات
بن جبیر حضرت رباح بن معترف حضرت نعمان بن بشیر حضرت حسان
حضرت مغیرہ بن شعبہ یہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین ان سے

سماع ثابت ہوتا ہی اور تابعین مین حضرت سعید ابن المسیب حضرت
عبدالرحمن بن حسّان حضرت قاضی شُریح حضرت عامر شعبی حضرت
عبداللہ بن محمد بن عتیق حضرت عطا ابن ابی رباح حضرت عمر
بن عبدالعزیز رحمہم اللہ اور غیر تابعین مین حضرت عبدالملک بن محمد حضرت
محمد بن علی حضرت ابراہیم بن سعد زہری سے سماع ثابت ہی اور
لوگون نے نقل کیا ہی سماع امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام
شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ اور سفیان بن عینیہ محدث اور
ابوبکر بن مجاہد اور حاکم بن ربیع رحمہم اللہ تعالی سے تفصیل اسکی
رسالۂ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی مین موجود ہی یہ بھی لکھا ہی کہ سماع کی
تین قسمین ہین ایک تو حرام محض اکثر لوگون کے واسطے حرام ہی جیسے
جوان لوگ جنپر اونکے شہوات ولذات غالب ہین حب دُنیا اونکی
بادشاہت ہی باطن اونکے کدورت سے مملو ہین مقاصد اونکے
فساد والے ہین دل مین اونکے سماع سے اوسی صفت مذمومہ کا
جوش ہوگا جسکا غلبہ اونپر اور اونکے قلبون پر ہی دوسری قسم مباح
یہ اون لوگون کے واسطے ہی کہ جنکو سماع سے کوئی حظ نہین ملتا

بجز اسکے کہ اچھی آواز سے تلذذ ہوا ور سرور اور فرحت کی خواہش
یا کوئی شخص غائب یا وفات یافتہ یاد ہوا اور اونکا حزن زیادہ ہو تو
سماع کی وجہ سے اونکو اوس سے راحت ہوگی تیسری قسم مستحب یہ
اون لوگون کے واسطے ہی کہ جن پر محبت الٰہی اور شوق باری غالب ہی
تو سماع کی وجہ سے صرف اوصاف محمودہ جوش مین آتے ہین شوق
اللہ کی طرف بڑھتا ہی اور بزرگ حالات اور عالی مقامات اور روشن
کرامات اور عنایات ایزدی کو ترقی ہوتی ہی جسکے لیے سماع سے
یہ چیزین نمود ہون تو اوسکے واسطے سماع مباح و مستحب ہی یہ
تیسری قسم سماع صوفیہ ہی جو صدق و اخلاص والے ہین ہر زمانہ مین
ہوتے ہین قیام قیامت تک رہینگے اور اگر کوئی کذاب (جھوٹھا) اون کے
لباس اونکی ہیئت کو اختیار کرکے اونکی سی صورت بنائے تو یہ اون کے
فرقہ کے واسطے عیب نہین بلکہ انھین مکارون اور دغابازون کے
لیے عیب ہوگا جیسا کہ کوئی کسی فقیہ کامل عالم باعمل کی صورت
بناوے اور جاہل بے عمل ہو تو ان لوگون کا کچھ نہین بگڑتا بلکہ
اسی کے لیے برائی ہی پس انکے فعل سے صوفیہ کے سماع مین

کوئی طعن کی جگہ نہین ہی اوسی رسالہ مین ہی کہ جو شخص سماع کو مطلقا
حرام کہے لازم آئیگا اوسکو قائل ہونا اس بات کا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارتکاب حرام کیا اور حکم کیا حرام کا اور راضی
ہوے حرام سے اور جس نے اپنے نبی کی نسبت یہ گمان کیا وہ
یقینی کافر ہوا نصوص سے غنا کا آپکے گھر مین ہونا اور دف کا
آپ کے روبرو بجنا اور شعر اچھی آواز سے آپکے سامنے پڑھا جانا
ثابت ہی پس نہین جائز ہی کہ ہم غنا کو مطلقاً حرام کہین اور ایسے ہی
نہین جائز ہی کہ اوسکو مطلقا مباح کہین بلکہ حالت اوسکی باختلاف
احوال اور باختلاف اشخاص باعتبار اہل ریا و اہل اخلاص کے
مختلف ہی یہانتک منقول اوس رسالہ سے تھا مین چند حدیثین
لکھتا ہون جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل اور رضا نسبت
سماع کے ثابت ہوتی ہی بخاری شریف مین ہی عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت دخل علی ابوبکر وعندی جاریتان
من جواری الانصار تغنیان ما تقاولت بہ الانصار یوم
بعاث ولیستا بمغنیتین فقال ابوبکر مزامیر الشیطان فی بیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر ان لکل قوم
عیدا وھذا عیدنا حضرت عایشہ رض فرماتی ہین کہ میرے
یہان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو چھوکریان
تھین انصار کی چھوکریون مین سے گاتی تھین جو انصار نے بعاث کے
دن کہا تھا اور مغنیہ نہ تھین یعنی پیشہ اونکا غنا کا نہ تھا پس حضرت
ابوبکر رض نے کہا عید کے دن گھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مزامیر شیطان کیسے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
ابوبکر رض ہر قوم کے لیے عید ہی اور ہماری یہ عید ہی ایک روایت مین ہی
دعھما یعنی آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رض سے کہ انکو انکی حالت پر
چھوڑدو ظاہر ہی کہ حضرت صلعم کے سامنے اونھون نے گایا اور حضرت صلعم نے
حضرت ابوبکر رض کو اونکے روکنے سے منع کیا اور سماع سے ممانعت
نہین کی دوسری حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہی عن انس
ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر ببعض ازقۃ
المدینۃ فاذا ھو بجواری یضربن بدفھن ویغنین ویقلن

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار فقال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یعلم انی لاحبکن مروی ہی حضرت انس رضی اللہ

عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعضے راستون مین مدینہ کے

گذر ہوا تو کچھ چھوکریان دف بجاتی تھین اور گاتی تھین اور کہتی تھین

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا علیم ہی مجھے تم سے محبت ہی تیسری

حدیث بخاری نے حضرت رُبیّع بنت عفرا سے روایت کی ہی

قالت جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی

فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل

من اٰبائی یوم بدر اذ قالت احدٰھن وفینا نبی یعلم ما فی

غد فقال علیہ السلام دعی ھذا وقولے الذی کنت تقولین

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جس روز میری

شب زفاف تھی میرے بچھونے پر بیٹھے جیسے تم بیٹھے ہو میرے

پاس پس چھوکریان دف بجانے لگین اور خوبیان بیان کرتی

تھین میرے آبا و اجداد کی جو بدر کے دن شہید ہوئے ناگاہ ایک نے کہا

وفینا نبی یعلم مافی غد یعنی ہم مین ایسے نبی ہین جو کل کی بات جانتے
ہین آپنے فرمایا اس بات کو چھوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تھی ابن عباس رض
نے روایت کیا ہی کہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک
اپنے قرابت دار کا نکاح انصار کے ساتھہ کر دیا پس آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آپنے کیا لڑکی کو رخصت کر دیا عرض کیا ہان
فرمایا اوسکے ساتھہ ایسے کسی کو بھیجا ہی جو کچھ گاوے کہا بی بی
عایشہ نے نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار
وہ قوم ہین جنکو غزل پسند ہی اگر تم لڑکی کے ساتھہ اوسے بھیجدیتین
جو کہتی اتینا کم اتیناکم فحیانا وحیاکم اسی حدیث کی دوسری
روایت مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ بھیجا
تم نے اوسکے ساتھہ کسی چھوکری کو کہ دف بجاتی اور گاتی بی بی
عائشہ نے پوچھا آخر کیا کہتی فرمایا کہتی اتینا کم اتینا کم الخ نسائی
نے روایت کیا ہی حضرت عمار بن سعد سے کہ وہ اور ابو مسعود حضرت
قرظہ بن کعب اور حضرت ثابت بن زید کے پاس آئے تو اونکے پاس گانا
ہو رہا تھا ان لوگون سے کہا کہ تم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو

یہ کیا ہی فرمایا اونھون نے کہ چاہو تم ٹھہرو چاہے جاؤ ہمین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی مین گانے کی اجازت دی ہی
ان حدیثون سے گانا باعفت لڑکیون کا جنکا پیشہ غنا کا نہ تھا ایام
سرور مین ثابت ہوتا ہی پس ہرگز جواز ثابت نہین غناے زنان
فاسقہ کے لیے جنکا پیشہ غنا کا ہو بلکہ دوسری احادیث سے حرمت
اوسکی ثابت ہی الحاصل جو حدیثین مذکور ہوئین ماخذ ہین امام شافعی
وغیرہ کی جو حلت نفس غنا کے قائل ہین اور بعض احناف کے
جیسا حضرت جدی استاد الہند عمدۃ الواصلین قدوۃ السالکین
حضرت ملا نظام الملۃ والدین قدس اللہ سرہ العزیز نے مناقب
رزاقیہ مین تحریر فرمایا ہی بدانکہ در استماع سرود اختلاف فقہا ست
بلکہ امام شافعی و شمس الائمہ سرخسی از فقہاء حنفیہ
و شیخ ابویزید بسطامی و شیخ ابن عربی رضوان اللہ
تعالی علیہم اجمعین قائل بحل اند تفصیلش در موضع
ویست وگاہ باشد کہ مباح بعارضی ممنوع مے شود
چنانچہ نکاح آنکس را کہ حاجب از ذکر الہی باشد چنانچہ از نفقہ و کسوہ

غناء زنان فاسقہ حرام ہے

و شگفتے عاجز باشد پس بعد نکاح در کسب آنہا مشغول شد پس آن
خلوات از دست رفت ہمچنین سرود ست کہ ہر چند مباح ست چنانچہ
اکثرے از علما بوی رفتہ چون اشعار سرود علی الخصوص اشعار ہندیہ
مشتمل بر مضامین عشق مجازی کہ متعلق بہ نساء وا مارد ست و آہنگہا
کہ فسقہ را مبعد از جناب الٰہی باشد مہیا باشد پس اینچنین سرود امثال
این چنین مردم را مباح نباشد انتہی چنانچہ کشف حضرت قدوۃ العرفاء
اسحاق خان صاحب کہ اجلہ خلفاء حضرت قدوۃ العرفاء حضرت سید
شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی قدس اسرارہم سے تھے دلیل
اسی پر ہی جیسا حضرت ملا قدس سرہ اسی عبارت کے قبل تحریر
فرماتے ہین روزی پیش حضرت قدس سرہ الاصفی مطربان بیتی بغنا
می گفتند حضرت قدس سرہ الاصفی در حال حسن بود بندۂ درگاہ
از محمد اسحق گفت میل بسرود داری وی در مسجد نشستہ گفت خبر رسیدہ
کہ حضرت را میر سد وی کامل الوجود ست ترا نمی رسد تو ناقص ہستی انتہی
اور آخر مین عبارت سابق کے حضرت ملا قدس سرہ فرماتے ہین
ازین راہ محمد اسحق بخطاب لایلیق مخاطب شد انتہی واللہ اعلم

وماخالف فی نظرہ الشرع فلا یعمل بہ ولکن یحملہ علی الخیر

اور جو افعال شیخ کے اوسکی نظر مین شرع کے مخالف ہون اون پر عمل نکرے مگر نیک صورت پر محمول کرے یعنی اپنے پیر مین سوء ظن سے نظر نہ کرے اسلیے کہ اولیا اللہ اپنی کرامت سے اوسکو مشروع چیز سے بدل سکتے ہین کان یشرب شیخہ شیئا اشتراہ

خمرا او لم یخرج افعالہ من تاثیرات الولایۃ فیحمل ذلک علی انہ کان جعلہ

خلا او عسلا بکرامتہ وکلاھما الیسا بحرامین جیسا ہین اوسکی پیر ایسی چیز کو جو خریدنے کے وقت شراب تھی اور افعال اونکے تاثیرات ولایت سے خارج نہین ہوے ہون یعنی اوسکے پیر سے قوت تعلیم باطنی کی جاتی نہ رہے تو اوسکا پینا محمول کیا جاے اسپر کہ اونھون نے اپنی کرامت سے اوس شراب کو سرکہ یا شہد کرلیا ہی اور وہ دونون حرام نہین ہین کیونکہ اگر اونھون نے شراب کو سرکہ یا شہد سے مبدل نہین کیا شراب ہونیکی حالت مین پیا تو ارتکاب کیا حرام کا اور جسنے ارتکاب کیا حرام کا

ولایت اوسکی باقی نہین رہتی ہی قال المولوی المعنوی شعر

کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

فرمایا مولوی معنوی نے یعنی اہل دل حضرت مولانا جلال الدین رومی
نے پاک لوگون کے کام اپنے کامون کے مانند نہ جان اگرچہ کھلی
خطا کیون نہو بلکہ اوسمین بھی کوئی حکمت ہی جاننا چاہیے ولکن
لا یفعلہ لانہ لا یقدر علی ذلک لیکن ایسے کام خود نہ کرے
اسواسطے کہ بغیر کشش کرامت کے مشروع ہو جانا اوسکا غیر ممکن
ہے اسواسطے کہ مرید طاقت نہین رکھتا اس کشش کی قال المولوی
المعنوی فی المثنوی مولوی معنوی یعنی جلال الدین رومی اپنی مثنوی
مین فرماتے ہین شعر ہرچہ گیرد علتی علت شود ✤ ہرچہ گیرد کاملی
ملت شود ✤ یعنی جو کچھ فساق سے سرزد ہوتا ہے اگرچہ ظاہر مین
خیر ہو خالی فسق سے نہین ہوتا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ ریا ہو اور جو کچھ
کامل سے ظاہر ہوتا ہے اگرچہ ظاہر مین شر ہوتا ہے مگر خالی حکمت سے
نہین ہوتا ہے تو کاملون کے فعل پر طعن نہ کرنا چاہیے وفی نسخۃ
اور بعضی نسخون مین مثنوی کے یہ ہے ع کفر گیرد کاملی ملت شود ✤
یعنی لو ارتکب کامل بشئ مما یخالف ظاہرہ الشرع فھو فی الاصل
لا یخالف الشرع بل حکمۃ کما مر یعنی اگر کامل مرتکب کسی ایسی چیز کا ہوتا ہے

کہ ظاہر اوسکا مخالف شرع کے ہی اس مصرعہ مین لفظ کفر سے عین کفر کہ جو
ایمان کا ضد ہی مراد نہین ہی بلکہ لفظ کفر فقط ضرورت شعری کے لئے ہے
پس وہ فعل اصل مین مخالف شرع کے نہوگا بلکہ عین حکمت ہی جیسا کہ
شراب کے ذکر مین گذرا ویمکن ان یراد ان الکامل لو ارتکب بشئ مثل
هذا فالعوام لا یعرفون حقیقة الحال و یستندون علیه فیرتکبون
الکبائر فلا ینبغی له ان یفعل فان فعل فمعذور لان العاشق لا یتمیز
بمثل هذا الامر والله اعلم اور ممکن ہی کہ مراد لیجاے کہ کامل
اگر مرتکب ہو ایسی چیز کا جو مثل اس ناجائز فعل کے ہی تو عوام حقیقت
حال کو نہین جانتے ہین اوس فعل حرام پر سند لاتے ہین کہ فلان
کامل نے ایسا کیا ہی اگر درست اور جائز نہوتا کیون کرتے پس مرتکب
کبیرہ کے ہوتے ہین اور ایسا عمل نہ کرنا چاہیئے کہ جو خلق کی
ضلالت و گمراہی کا باعث ہو اور یہ لوگ خلق کی ہدایت کے لئے
ہین جیسا کہ مثنوی مولانا روم مین قصہ چرواہا و موسیٰ علیہ السلام مین کو رہی شعر

تو برای وصل کردن آمدی نی برای فصل کردن آمدی

یعنی ای موسی تم ملانے کے لیے لوگون کے آئے ہو جدا کرنے کے لیے

نہین آئے ہو لیکن جن کاملون سے ایسے افعال ظاہر ہوتے ہین
وہ بھی معذور ہین کیونکہ عاشق ایسے امور کی تمیز نہین رکھتا ہو اور غرض
انکی اسمین یہ ہوتی ہو کہ خلق اونسے دور رہے اور یہ اونکی اہم اغراض
سے ہو اسواسطے کہ خلق کا جمع ہونا اونکے پاس غفلت کا باعث ہو
اور خدا کی جدائی کا سبب ہو اور خلق کو اپنے پاس سے دفع کرنا اونکو
بغیر اونکے روبرو فسق کے ممکن نہین ہوتا ہو اور وہ اپنے اس
غرض کیطرف متوجہ ہونے کے سبب سے اور کل اغراض سے
غافل ہوجاتے ہین اور معذور ہوتے ہین تو طعن کرنا اونپر نہ چاہیے
اور خدا زیادہ جانتا ہو حقیقت حال کو ونکثها خلاف ماذکر اور
نکث بیعت التزام کا خلاف کرنا ہو اون چیزون کا جو ایفاء بیعت
التزام مین مذکور ہوئین واما ایفاء بیعة ترک الوجود ان یری الله تعالی
ظاهرا و باطنا و یفنی ذاته فی الله تعالے اور لیکن بجالانا بیعت
ترک الوجود کا یہ ہو کہ دیکھے خدا برتر کو ظاہر اور باطن مین یعنی جانے
مثل دیکھنے کے کہ وہ خدای تعالی موجود اور باقی ہو سب جگہ
مکان و لامکان مین اور سب وقت زمانہ ماضی اور حال اور استقبال مین

ایفاء بیعت الالتزام

اور نیست کر دے اپنی ذات کو ہستی خدا مین یعنی سامنے اوسکے اپنے کو بلکہ سب چیزون کو نیست و فانی جانے شعر

کہ بچشمان دل مبین جز دوست	هر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست

لوجود الامر موتوا قبل ان تموتوا اسواسطے کہ یہ امر سمجھا جاتا ہی شارع کے ارشاد سے موتوا قبل ان تموتوا یعنی مرو قبل اپنی موت کے یہ حدیث صحیح ہی کہ اکثر اہل کشف نے اسکی تصحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے واسطہ راویون کے کی ہی ای تکونوا کالموتی لاتوذون احدا ولا تعصون اللہ فیما تومرون یعنی مُردون کے مانند ہو جاؤ کہ ایذا نہ پہونچاؤ کسی کو اور خدا کا گناہ نہ کرو اون چیزون مین جنکے کرنے کا تمکو یا بچنے کا تمکو حکم دیا گیا ہی قال الشیخ علاء الدین الاودی شیخ علاء الدین اودی فرماتے ہین ؎

کہ بچشمان دل مبین جز دوست	هر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست

غیر خدا کے وجود کو دل سے نہ دیکھنا چاہیئے بلکہ سب موجودات کو مظاہر اوسکے جاننا چاہیئے ذلک مرتبہ الکوامل لاتحصل الا بعد الارتیاض والاشتغال سانذکرہا ان شاء اللہ تعالی جو کچھ کہ احوال بیعت ترک لوجود کا مذکور ہوا یہ مرتبہ کامل لوگون کا ہی

کہ حاصل نہین ہوتا ہی ہرکسی کو مگر کوشش کرنے اور اشغال مین مشغول
ہونے کے بعد کہ اوسکا ذکر عنقریب کرونگا اگر چاہا اللہ برتر نے
ونکثہا خلاف المذکور اور نکث بیعت ترک الوجود کا خلاف کرنا
ہی اون چیزون کا جو بیان کی گئین وکذلک ایفاء کل بیعۃ ایفاء
ما عاہد علیہ والنکث نقضہ اور ایسا ہی ہر بیعت کا بجالانا
(بیعت جہاد ہو یا بیعت خلافت) بجالانا ہی اون چیزون کا کہ عہد
کیا اوسپر اور نکث بیعت کا خلاف کرنا ہی واما شروطہا فمنہا
للشیخ ومنہا للمرید اور لیکن شرطین بیعت کے صحیح ہونے کی تو کچھ
اون مین سے پیر کے لیے ہین اور کچھ مرید کے لیے ہین وکلہا
فی القول الجمیل فی سواء السبیل للشیخ ولی اللہ الدہلوی
اور سب وہ شرطین قول جمیل فی سواء السبیل مین ہین کہ نام ایک
رسالہ کا ہی تصانیف سے شیخ ولی اللہ محدث صوفی دہلوی کے
اون مین سے بعض شرطون کو ذکر کرتا ہون جنکا ذکر کرنا ضرور ہی
فاما للشیخ اور جو شرطین پیر کے لیے ہین وہ یہ ہین فینبغی ان یکون
عالما بعلوم الدین کالفقہ والحدیث والتفسیر یعنی لازم ہی پیر کو

فائدہ شروط صحت بیعت

فائدہ شروط شیخ

کہ بیعت نہ لے جبتک یہ امور اوسکو حاصل نہو جائین کیونکہ ان کا جاننا شرطون سے ہے اور وہ یہ امور ہین کہ جانتا ہو علوم دین جیسے فقہ (اور فقہ وہ مسائل ہین جو اصول اربعہ یعنی قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس سے استنباط کئے گئے ہین تو جاننا علم اصول فقہ کا بھی ضرور ہی مگر بیعت کی شرطون سے نہین ہی بلکہ علم مسائل جزئیہ کا کافی ہی) اور علوم دین مین سے جاننے علم حدیث کو (وہ علم ہی کہ بیان کیا جاوے اوسمین قول آنحضرت صلعم اور افعال آنحضرت صلعم اور تقریر آنحضرت صلعم اور خلفاء کی راویونکی سند کے ساتھ تقریر وہ ہی کہ آنحضرت کے سامنے کوئی کام کیا جاوے آپ وسپر سکوت فرمائین اور مقرر رکھین) اور بھی جاننا ضرور ہی علم تفسیر کا کہ وہ قرآن کے معانی کا تحقیق کرنا ہی مع حل مشکلات کے اور تاویل صحیح مأولات کی اور دریافت کرنا تاریخ اور سبب نزول کا تو چاہیئے کہ نظر کتب تفاسیر پر رکھتا ہو یا مفسرونکی صحبت مین بیٹھتا ہو کیونکہ علم مین مہارت بے مذاکرہ کے حاصل نہین ہوتی ہی اما بدرس

الکتب او بالکشف او بالصحبة مع العلماء یہ علم مذاکرہ سے

یا کتاب کے پڑھنے پڑھانے سے یا کشف سے حاصل ہون
اور کشف وہ نور ہی کہ عارفون اور سالکون کو حاصل ہوتا ہی اشغال
کی کثرت اور کسر نفس کی وجہ سے یا وہ علوم حاصل ہون علماء
کے ساتھ رہنے سے کہ اونسے سُنا ہو دعاملا بعلمه اور بھی
شروط اخذ بیعت سے یہ ہی کہ عمل کرتا ہو اپنے علم کے ساتھ یعنی جو
مسائل کہ وہ جانتا ہی اونپر عمل بھی کرتا ہی لانه اذا کان لا یعلم کیف
یعلم ما امر الله به و نهی عنه اسلیے کہ اگر علم نہین رکھتا ہی تو کیونکر
تعلیم کریگا دوسرون کو اون چیزونکی جنکے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہی
اور جنکو منع کیا ہی اور بیعت صرف اصلاح دین اور تصفیہ نفس کے
لیے ہی اور اصلاح دین اور تصفیہ نفس بغیر اون چیزون کے عمل
کیے جنکے کرنے کا خدا نے حکم دیا ہی اور بدون بچنے کے اون
چیزون سے جنسے منع کیا ہی غیر ممکن ہی وان کان لا یعمل بما یعلم
فهو کالجاهل اور اگر پیر اپنے علم کے موافق عمل نہین کرتا ہی تو وہ
مثل جاہل کے ہی یعنی علم اوسکا سود مند نہین کوئی اثر نہین رکھتا
ہی اور آخرت مین اوسکے لیے تعلیم وبال ہی بسبب ارشاد اللہ جلشانہ کے

لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون
کیون کہتے ہو اون چیزون کو کہ خود نہین کرتے ہو اللہ کے نزدیک
بڑا گناہ ہی کہنا اون چیزون کا جو خود نہین کرتے ہو مگر علم کی تعظیم نہ
چھوڑنا چاہیے اور حال ایسے عالم بے عمل کا خدا کے حوالے
کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو نصیحت سے درگذر نہ کرے بسبب
آنحضرتؐ کے ارشاد کے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم
بزرگی عالم کی اوس عابد پر جو عالم نہین ہی ایسی ہی جیسے بزرگی میری
تم مین کے ادنی شخص پر یعنی بزرگی علم کی بہت ہی اور بسبب اللہ
جلشانہ کے ارشاد کے تعمیل کے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
باہم نصیحت کرتے ہین امر حق کی اور باہم نصیحت کرتے ہین
صبر کرنے کی یہ ارشاد فرمایا خدا نے سورۂ عصر مین مومنون کی
صفت مین جو صالح ہین مستثنی انسان اہل خسران سے

لقوله علیه السلام العالم من یعمل بعمله مثلیت عالم کی جاہل کے
ساتھ حکم مین باعتبار مرتبہ کے ثابت ہی بسبب آنحضرت کے
فرمان کے العالم من یعمل بعمله عالم وہی ہی جو عمل کرتا ہی اپنے علم پر الف لام عالم کا

بیان حقوق عالم و متعلم

اس حدیث مین عہد کے لیے ہی اور مراد اس سے وہ عالم ہی
کہ جو آخرت مین درجات عالیہ اور اجر عظیم کا مستحق ہو اور دنیا مین
اوسکے قول کی اتباع ہو اور حدیث مذکور الصدر مین الف لام
واسطے جنس کے ہی عام اس سے کہ عمل کرنے والا اپنے علم پر ہو
یا نہو کیونکہ اوس جگہ علم کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہی اور وہ غیر
عامل مین بھی موجود ہی اور اس جگہ غرض استحقاق اجر کے بیانکی ہی
تو یہ عالم بے عمل مین نا متصور ہی پس معارضہ دونون حدیثون مین نہین ہی

قال المولوی المعنوی کہا حضرت مولوی نے کہ اکمل اہل ولایت سے ہین
یعنی حضرت مولانا جلال الدین رومی رح نے اپنی مثنوی مین **شعر**

ای بسا ابلیس آدم روی ہست	پس بہر دستی نباید داد دست

بہت سے آدم صورت ابلیس سیرت ہین تو ہر ہاتھ مین ہاتھ نہ دینا چاہیے
یعنی بدون دریافت احوال کما ینبغی کے ہر کسی شخص کے ہاتھ مین جسکو
پارسا دیکھے ہاتھ بیعت کے واسطے نہ دینا چاہیے تا وقتیکہ اوسمین
ثبوت شروط بیعت کے حاصل ہونیکا کما حقہ نہ پہونچے کیونکہ اچھے
لوگون کے لباس مین بہت سے نالایق پوشیدہ ہوتے ہین لیکن

بدگمان ہوکر حیطۂ تعظیم سے اونکے باہر نہونا چاہیئے کہ سعدی کہتے ہین علیہ الرحمہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی	پارسا دان و نیکمرد انگار

یعنی جس کسی کو لباس مین پارسا کے دیکھو تو اوسکو پارسا سمجھو اور نیکمرد

جانو وان یکون ماہرا فی طرق السلوک و منکسر النفس لانہ اذا لم تکن

نفسہ منکسرۃ کیف یطلع علی زورہا و یدفع فسادہا و یرفع شرہا

اور بھی بیعت لینے کی شرطون مین سے یہ ہی کہ واقف کار ہو سلوک کے
طریقون سے اور اپنے نفس کو مار چکا ہو کیونکہ اگر وہ خود نفس کو مار
نہ چکا ہوگا کیونکر آگاہ ہوگا اوسکے مکرون پر اور اوسکے فساد پر کہ
وہ اتباع نفس کی وجہ سے خودبینی مین مبتلا ہی مثل او خویشتن گم ست
کرا رہبری کند ہوگا کیونکر شر نفس کو دفع کریگا کہ مغلوب طاقت دفع غالب
کی نہین رکھتا ہی اور کام بجز آزمودہ کار کے نہین نکل سکتا و ینبغی

ان یکون مصاحبا للسادات الصوفیۃ اور ضروری ہی پیر کو کہ لازم لیا ہو

اوسنے صحبت سرداران اہل تصوف کے و خادما للشیخ و مجازا

منہ باخذ البیعۃ اور ضروری ہی پیر کو کہ اوسنے خدمت کی ہو اپنے پیر کی

یعنی تا امکان خدمت کرنے سے اپنے پیر کی باہر نہوا ہو اور پیر سے
بیعت لینے کی اجازت پائی ہو یعنی پیر نے اوسکو بے اوسکی طلب کے
اجازت بیعت لینے کی دی ہو کہ طلب کرنا دلیل ہی ادعای لیاقت پر
اپنے اور پیر کا اجازت دیدینا محض طلب پر یا تو زجر کے واسطے ہی
یا بخیال کمائی کے بوجہ اسکے کہ جانتا ہی کہ مرید بار توکل اور بار کسب کو
اوٹھا نہین سکتا ہی تو ایسی اجازت کا اعتبار نہین ہی واللہ اعلم لانہ

اذا لم یصحب الکوامل کیف یحصل لہ الکمال اسواسطے کہ اوسنے
اگر کاملونکی صحبت نہین پائی ہی کیونکر اوسکو کمال حاصل ہوگا اس جگہ
استعمال کیف استفہامی کا انکار کے لیے ہی لان العادۃ قد جرت

بان احدا اذا اراد ان یتعلم فنا لا یحصل لہ الا بصحبۃ صاحب ذلک الفن
اسواسطے کہ عادت سبکی جاری ہی اس پر کہ اگر کوئی شخص کسی فن کو
حاصل کرنا چاہتا ہی تو وہ فن حاصل اور میسر نہین ہوتا ہی اوس
شخص کو اہل فن کی صحبت اوٹھائے سے فکذلک ھذا ایسی ہی
اس جگہ کہ یہ فن ہی فنون عالیہ سے تو تحصیل اسکی بغیر صحبت کے
بدون غیر ممکن ہی یہ دلیل ہی اس بات کی کہ اخذ بیعت کے صحیح ہونے کے لیے

جس نے اجازت بیعت لینے کی طمع سے مانگی اور وہ اجازت دیدے تو اس اجازت کا اعتبار نہیں ہے

صحبت شرط ہی وان لم یخدم الشیخ لم یرض عنہ فکیف یعطیہ کمالہ اور اگر خدمت
اپنے پیر کی نہ کریگا تو پیر اوس سے راضی نہوگا اور جس صورت مین راضی نہوگا کیونکر اپنا
کمال اوسے دیدیگا یعنی تعلیم کرنا اپنے کمال کا بغیر خوشنودی کے غیر متصور ہی تو یہ بھی
کمال بدون شیخ کی خوشنودی کے حاصل نہین ہوگا یہ دلیل ہی خدمت کے شرط ہونیکی واذا اجازہ
الشیخ فعلم انہ صار علی مرتبۃ اخذ البیعۃ کما ھو عادۃ الاساتذۃ اذا
د او اتلمیذ اعلی مرتبۃ یستطیع بہا تعلیم الغیر یأمرونہ بالتعلیم
فان لم یجزہ فعلم انہ لم یبلغ تلک المرتبۃ واللہ اعلم اور جب شیخ نے
اجازت دی اوسکو بیعت لینے کی تو معلوم ہوا کہ وہ شخص اس مرتبہ تک
پہونچ گیا کہ بیعت لینا اوسکو درست ہی جیسا اوستادونکی عادت ہی کہ
جب کسی شاگرد کو دیکھتے ہین ایسے مرتبہ پر کہ طاقت دوسرے کو
تعلیم کرنے کی رکھتا ہی تو اون شاگردون کو دوسرے کی تعلیم کرنے کا
حکم دیتے ہین تو اجازت نہ دینا پیر کا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس مرتبہ تک
نہین پہونچا ہی کیونکہ اوستاد اور پیر اپنے شاگرد اور مرید کا حال خوب
جانتے ہین واللہ اعلم لیکن اگر اپنے پیر کی حیات مین وہ شخص مرتبۂ
اخذ بیعت تک نہ پہونچا ہو اور بعد پیر کی وفات کے اوس مرتبہ پر پہونچا

تو اخذ بیعت کے جائز ہونے کے لیے پیر کے خلیفہ کی اجازت کافی ہی
کیونکہ حکم نائب کا وہی ہی جو حکم منیب کا ہو واللہ اعلم واما للمرید
فینبغی ان یکون عاقلا بالغا لیکن بیعت کرنیکی
شرط مرید کے لیے تو لازم ہی کہ مرید ہونے والا عاقل ہو اور بالغ ہو
یعنی مجنون یا لڑکا نہو اور خفیف العقل مجنون کی مثل ہی تو جائز نہین ہی
دیوانے کی بیعت اور نہ طفل نابالغ کی اسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے
کسی مجنون سے بیعت نہین لی ہی اور جو لڑکا خواہش بیعت کی
کرتا تھا تو آنحضرت صلعم اوسکے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے اور بیعت
نہین لیتے تھے اور بھی انکے کسی عقد کا جیسے خرید فروخت ہی کوئی
اعتبار نہین بلکہ اون کا نکاح بھی ولی کی اجازت پر موقوف اور بیعت
کرنا بھی عقدونکی قسمون سے ہی کیونکہ اسمین بھی ایجاب و قبول کو دخل
ہی کہ جیسا طریقے مین بیعت کے آئیگا انشاء اللہ تعالی پس کیسے
اونکی بیعت معتبر اور مقبول ہو گی اور یہی صحیح قول ہی لیکن بعض مشایخ
نے بیعت لڑکے کی تبرکا جائز رکھی ہی اور اگر کسی نے طفلی مین بیعت
کی ہو چاہیے اوسکو کہ اوسے اپنے پیر کے ہاتھ پر تجدید کرے

یا اوسکے خلیفہ کے ہاتھہ پر اگر پیر انتقال کر چکا ہو اسواسطے کہ اس
بیعت کی صحت پر کوئی دلیل نہین قائم ہی مترجم کہتا ہی حضرت
جدی و مرشدی قدس اللہ سرہ العزیز آخر عمر مین فرماتے تھے کہ لڑکے
نے اگر بیعت کی ہو اور بیعت کرنا اوسکو یاد ہو اور بعد بلوغ اوس
بیعت کو اوسنے جائز رکھا ہو تو یہ بیعت درست ہی اور اسی پر
حضرت قدس سرہ العزیز کا عمل تھا اور یہی قول مشائخ کا ہی چنانچہ
حضرت شیخ علی متقی نے اپنی وصیت مین مشائخ سے ایسا ہی
نقل کیا ہی اور جو قول کہ شرح و متن مین ہی یہ ظاہرا حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کا اور اونکے متبعین کا ہی
نہ عامہ مشائخ کا دلیل اسپر صرف یہ حدیث ہی عرض علی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم صبی یبایعہ فمسح براسہ ودعالہ بالبرکۃ
حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے اس
مقام پر تحریر فرمایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ
بن زبیر سے اوسوقت مین بیعت لی جبکہ ان کا سن سات برس کا تھا

اور اسی روایت کو اصابہ فی احوال الصحابہ مین ابن حجر نے بھی نقل کیا ہی
اور اسی طرح ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جعفر بن زبیر رضؓ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضؓ اور حضرت امام حسن رضؓ اور
حضرت امام حسین رضؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
بچپنے مین بیعت لی اسوجہ سے مشائخ بیعت صبی کو معتبر سمجھتے ہین
جبکہ وہ وقت بلوغ اپنی بیعت پر قائم رہے اور شاید یہی وجہ حضرت
قدس اللہ سرہ کو اس قول سے رجوع کرنیکی پیش آئی کما حققہ الاستاذ
فی رسالتہ اظہار الحق وان یکون سالم العقائد اور بھی بیعت کرنے کی
شرطون مین سے یہ ہی کہ مرید ہونے والے کے عقائد ٹھیک ہون
فلا تفید لفاسد العقیدۃ شیئا تو کوئی فائدہ نہین بیعت کرنے کا اوس
شخص کی جو بری عقائد رکھتا ہی اہل سُنت کے مثل عقائد نہین
رکھتا یا کسی ایک صحابہ سے بھی منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سوءِ ظن رکھتا ہے کیونکہ ایمان مین اوسکے خلل ہی اور جسکے ایمان
مین خلل ہی اوسکا کوئی عمل اوسکو فائدہ نہین بخشتا ہی اما طریقہا فانی
رایت شیخی انہ یامر من اراد البیعۃ ان یصلی رکعتین فی الاولی الفاتحۃ

وآیة الکرسی وفی الثانیة الفاتحة ومن الرسول الی اخر السورة

اور لیکن بیعت کرنے کا طریقہ جو مین نے (یعنی حضرت جدی و مرشدی

مولانا شاہ عبد الرزاق قدس سرہ العزیز نے) دیکھا اپنے پیر کو

یعنی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز کو

کہ جو شخص بیعت کرنا چاہتا اوس سے فرماتے کہ دو رکعت نماز

نفل پڑھے اول رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی یعنی

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے ھو العلی العظیم تک پڑھے اور

دوسری رکعت مین بعد الحمد کے امن الرسول آخر سورہ بقر یعنی

فانصرنا علی القوم الکافرین تک پڑھے وان لم یحفظ فیقرأ فی

کلا الرکعتین بسورۃ الاخلاص اگر یہ دونون آیتین اوسکو یاد نہون

تو دونون رکعتون مین سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ ایک ایک بار

پڑھے مترجم کہتا ہی حضرت ابی و مرشدی مولانا حافظ حاجی شاہ

محمد عبد الوہاب صاحب مد اللہ ظلہ العالی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قبلہ

عالم مولانا حافظ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز کی عادت یہی تھی جو مذکور

ہوئی اور حضرت قبلہ مولانا حافظ شاہ عبد الرزاق قدس سرہ العزیز کا طریقہ

یہ تھا کہ اگر آیتین مذکور یاد نہو تین تو قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد
پڑھنے کو ارشاد فرماتے اور اگر قل یاایھا الکافرون نہ یاد ہوتی تو سورہ
اخلاص دونون رکعتون مین پڑھواتے اور نیت نفل توبہ کرنے کا
حکم فرماتے ثم جلسہ مستقبل القبلۃ جلسۃ الصلوٰۃ پھر مرید کو
رو بقبلہ بٹھاتے جیسے نماز کی نشست ہی جلسہ بکسر جیم بمعنی ہیئت
نشست کے ہی اور ہا واسطے نوع کے ہی مترجم کہتا ہی
مین نے حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز کو دیکھا ہی کہ رو بقبلہ
بٹھانے مین چندان اہتمام نہ فرماتے تھے بلکہ بے قبلہ رو بیٹھے بھی
بیعت لیتے تھے ثم یاخذ بیدہ کالمصافحۃ فیقرئہ پھر مرید کا ہاتھ پکڑتے
جیسے مصافحہ مین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہی مترجم کہتا ہی حضرت
جدی و مرشدی قدس سرہ جب کسی سے بیعت لیتے تو اپنا ایک ہاتھ
درمیان مین اوسکے دونون ہاتھون کے دیتے اور دونون انگوٹھے
مرید کے موافق قینچی کے رکھوا کر درمیان اون دونون کے اپنا
انگوٹھا رکھتے ایسا ہی دیکھا ہی اور سنا ہی مین نے حضرت ابی و مرشدی
مدظلہ سے پھر پڑھاتے مرید ہونے والے کو یہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ

لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ بخشش چاهتا هون مین
اپنے پروردگار سے هر گناه کی که اوسکو مین نے قصد اکیا یا خطا
پوشیده یا ظاهر اور توبه کرتا هون مین اون گناهون سے جنکو مین
جانتا هون اور اون گناهون سے جنکو مین نهین جانتا هون اور تو
زیاده جانتا هی پوشیدگیون کو چونکه استغفار کے سبب سے توجه خدا کی
اس استغفار کرنے والے کیطرف حاصل هوتی هی بدلیل قول خداوند
عالم کے فاذکرونی اذکرکم یعنی ذکر کرو تم میرا ذکر کرون مین تمهارا
اسواسطے غیبت سے طرف خطاب کے رجوع کرکے کها تو هی
زیاده جاننے والا هی پوشیدگیون کو پھر یفهمه معناها پھر سمجھاتے مرید کو
یعنی اس استغفار کے پھر یقرئ پھر پڑھاتے مرید کو اِنَّ الَّذِیْنَ

یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ

فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ

اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی تحقیق جو لوگ بیعت کرتے هین تمهاری ای محمد صلی اللّٰه علیه وسلم

یون ہی ہی کہ بیعت کرتے ہین وہ خدا سے خدا کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر
ہی یعنی رسول کے ہاتھہ کا حکم خدا کے ہاتھہ کا ایسا ہی نہ یہ کہ خدا کے
کے لیے جسم ہی معاذ اللہ تو جب بیعت خدا سے اون لوگون نے
حاصل کر لی تو جس نے توڑ ڈالا اوس بیعت کو وبال اوس بیعت
توڑنے کا نہوگا مگر اوسکی ذات پر اور بیعت لینے والون کا کوئی ضرر
نہوگا اور جس شخص نے اپنے عہد کو پورا کیا جو خدا سے اوسنے کیا تھا
تو قریب ہی کہ خدا دیگا اوسکو بڑا اجر اگرچہ شان نزول اس آیت کا اہل
بیعت الرضوان کے حق مین ہی مگر حکم اس کا اوسی بیعت الرضوان
پر منحصر نہوگا مثل تمام احکام کے کہ منحصر شان نزول پر نہین ہوتے
ہین بدلیل قول اللہ تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار مگر یہ کہ کوئی دلیل
اوسکے خصوص پر وارد ہوا اور اس جگہ ایسا نہین ہی اور بھی دلالت
کرتا ہی مخصوص نہونے پر اس آیت کے بیان فرمانا آنحضرت صلعم کا
اس حکم کو بیعت عقبہ مین جیسا کہ اوپر گذرا واللہ اعلم ثم یفہم
معناھا پھر بعد پڑھوانے اس آیت کے سمجھاتے تھے معنی اس آیت
کے ثم یقول للمرید انی ادخلتک فی السلسلۃ القادریۃ بواسطۃ

الشیخ المولوی انوار الحق فقبلت فیقول المرید قبلت ھکذا یقوله

ثلثا ویجیب المرید پھر فرماتے مرید سے کہ مین نے تمکو داخل کیا سلسلۂ

قادریہ مین بواسطے اپنے پیر مولوی انوار الحق قدس سرہ کے تو آیا

تم نے قبول کیا (کہتے اوسکو ساتھ کلمۂ خطاب کے مرید سے اسجگہ سے

حرف استفہام محذوف ہی اسواسطے کہ قرینہ سوال کا دلیل ہی

اسپر احتیاج ذکر کرنے کی نہین ہی) پھر مرید کہتا قبول کیا مین نے

(یعنی اپنا سلسلہ مین اس طریقے سے داخل ہونا) ایسے ہی تین بار مرید سے

فرماتے اور مرید اوسی طرحسے تین بار جواب دیتا وہی جواب ثم یدعو له

بالبرکة والتوفیق للخیر پھر دعا فرماتے مرید کے لیے واسطے برکت

اور توفیق خیر کے اور توفیق کہتے ہین مہیا ہونا اون اسباب کا جو مطلوب

تک پہونچائین مترجم کہتا ہی چونکہ ہر شخص کو استغفار مذکور کے معنی تفصیلی

سمجھانے مین پراگندگی خاطر کا خیال ہوتا ہی اور مقصود توبہ مین حضور ہی

اور ہر شخص حافظ قران نہین ہوتا ہی اسوجہ سے آیت پڑھنے سے معذور

رہتا ہی اور شیخ مرید کے لیے حکیم ہوتا ہی اسواسطے بجاے معنی تفصیلی

استغفار کے اجمالی طور پر حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز

فرماتے اس طور پر کہ تم نے سب گناہون سے توبہ کی مرید کہتا مین نے
سب گناہون سے توبہ کی ساتھہ اظہار ضمیر متکلم کے اور آیت کو خود
پڑھتے اور معنی اوسکے ساتھہ تفصیل کے ذہن نشین مرید کے کراتے
اور بعد اوسکے فرماتے تم کو حضرت غوث الثقلین غوث الاعظم میر
سید محی الدین شیخ عبدالقادر ابو محمد جیلانی کے سلسلہ مین داخل کیا تم نے
قبول کیا مرید کہتا مین نے قبول کیا ساتھہ اظہار ضمیر متکلم کے اور مجکو
حضرت جدی و مرشدی نے بوجہ صغر سنی کے توبہ گناہون سے نہین
کرائی تھی بلکہ وقت عقد بعیت کے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنی شرابون سے
توبہ کی یہ ایک جامع لفظ ہی جو تمام اسنان انسانی کے متعلق ہی اور حضرت
ابی و مرشدی مد اللہ ظلہ کا بھی یہی طریقہ رہا ہی جیسا کہ اوپر گذرا مگر بعد لفظ
شیخ عبدالقادر ابو محمد جیلانی کے سلسلہ مین اتنا اور بڑھا دیتے ہین اپنے
پیرونکی ہمت و قوت پر تمکو داخل کیا یہ کمال کسر نفس اور غایت تواضع کا
باعث ہی بعد اوسکے دعا مانگتے اور اپنے عصیان سے استغفار کرتے
اوسکے بعد اوس مرید کے واسطے اور دیگر مریدون کے لیے اور اپنے
پیر بھائیون کے لیے اور بعد اوسکے عام اس سلسلہ علیہ قادریہ کے

متوسلین کے واسطے دعا کرتے بعد اوسکے کل سلاسل جو حضرت سالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتے ہین اونکے متوسلین کے واسطے دعا مغفرت
کی کرتے پھر اپنے واسطے یہ طلب کرتے کہ مجھے انسے شرمندہ نکرنا وقت
نزع کے قبر مین وقت سوال منکر نکیر کے حشر مین نشر مین میدان قیامت
مین وقت حساب کے میزان پر پل صراط پر جنت مین کسی مقام پر انسے
شرمندہ نکیجیو اوسکے بعد کچھ شیرینی اور تھوڑے پانی پر فاتحہ پیران
سلسلۂ علیہ قادریہ کا دیتے بعد فاتحہ کے تین گھونٹ پانی خود پیتے
اور مرید سے فرماتے کہ تم بھی پیو اور رونکو بھی پلاؤ اور شیرینی نیاز کی
مرید کے دونون ہاتھون مین تین مرتبہ کرکے دیتے اور اوسی وقت مرید کا نام
پوچھتے اور اوسکے بعد اپنا دستخط شدہ شجرہ عنایت فرماتے اور
دوسرے سلاسل مین جو بعیت لیتے تو اسی طریقہ سے مگر سلسلہ مصافحہ
کی بعیت مین بعد بیان کرنے کیفیت مصافحہ حضرت مولانا
بحر العلوم قدس سرہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
آیت کو پڑھتے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ
جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور اسکے معنی مرید کو سمجھاتے یعنے

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو اوسکی طرف تم وسیلہ اور کوشش کرو خدا کی راہ مین یقینی تم فلاح پاؤگے اور جب شجرہ شیتے تو اوسکے پڑہنے کا حکم فرماتے اور فرماتے کہ میان دنیادار کے یہان اگر تم روز سلام کرنے جاتے ہو تو اوسکو تمھارا خیال ہو جاتا ہے تو اگر تم پیرون کو روز یاد کروگے تو کیونکر اونکو تمھارا خیال نہوگا اور طریقہ شجرہ پڑھنے کا خود تعلیم نہین کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ میان عبدالوہاب سے جاکر پوچھ لو اور علت اسکی یہ تھی کہ ہر مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر کے نام کو اول سب پیرون کے نام کے بعد عبارت شجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء کے پڑھے پیرون کا ادب اپنے پیرون کے ساتھ نہین چاہتا ہے کہ اپنا نام خود سے اپنے پیرون کے نام کے اوپر داخل کرین یہی وجہ تھی کہ شجرہ کی تعلیم خود نہین فرماتے تھے اور شجرہ پڑھنے والیکو چاہیے پڑھتے وقت دستخط اپنے پیر کا اور عبارت بدانکہ حضرت معروف کرخی را الخ کو نہ پڑھے ایسا ہی سنا ہے مین نے حضرت ابی و مرشدی مولانا حافظ حاجی شاہ عبدالوہاب صاحب مد اللہ ظلہ العالی سے واللہ اعلم

وکتب الشیخ ولی اللہ فی رسالتہ الموسومۃ بالقول الجمیل فی سواء السبیل

اور شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے رسالہ مین جو مشہور قول جمیل
فی سواء السبیل ہی لکھا ہی اما المسئلة السابعة فاعلم ان اللفظ
الماثور عن السلف عند البیعة ان یخطب الشیخ الخطبة المسنونة
لیکن مسئلہ ساتوان (مولوی صاحب موصوف نے اپنے ایک سوال
مین چند مسئلہ جمع کیے ہین اور جواب مین تفصیل ہر ہر مسئلہ کی علیحدہ علیحدہ
کی ہی تو جو ساتوان مسئلہ تھا اوسکا یہ جواب ہی تو جاننا چاہیے کہ لفظ جو
نقل کیگئی ہی اگلے بزرگون سے بیعت لینے کے وقت وہ یہ ہی کہ پیر
بیعت لینے کے وقت خطبہ مسنونہ پڑھے اور وہ خطبہ یہ ہی الحمد
للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم
تمام افراد حامدیت اور محمودیت کے خدا ہی کے لیے ہین ہم مسلمان
لوگ اوسی کی تعریف کرتے ہین اور اوسی سے مدد چاہتے ہین اور اوسی سے
بخشش طلب کرتے ہین اور خدا کے ساتھ پناہ ڈھونڈتے ہین ہم برائیون سے

اپنے نفسونکی اور اپنی بدکرداری سے کہ وبال اوس بدکرداری کا ہم پر نہ پڑے
اور خدا اونکو معاف کرڈے اور کرنے سے اونکے ہم کو محفوظ رکھے جسکو
خدا راہ پر لاتا ہی تو کوئی نہین ہی اوسکو گمراہ کرنے والا جسکو خدا نے گمراہ
کیا تو کوئی نہین ہی اوسکو راہ پر لانے والا یعنی راہ لگانا اور گمراہ کرنا سب
اللہ ہی کے ہاتھ مین ہی بے اوسکی مشیت کے کوئی کسیکو نہ گمراہ کرسکتا ہی
نہ راہ پر لاسکتا ہی جیسا کہ خداوند عالم خود فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویھدی
بہ کثیرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی قل لا املک لنفسی نفعا
ولا ضرا الا ما شاء اللہ فرما دیجیے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
قدرت رکھتا ہون مین اپنی جان کے لیے نہ نفع کی نہ ضرر کی مگر جو اللہ چاہے
اور گواہی ڈیتے ہین ہم کہ نہین ہی کوئی معبود سواے اللہ کے اور گواہی
دیتے ہین ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے بندہ ہین اور پیغمبر اوسکے ہین
درود پہونچاوے اونپر اور اونکی آل پر اور اونکے اصحاب پر خدا اور برکت کرے
اونکی امت مین اور اولاد مین اونکی اور اعمال مین اونکی امت کے اور
سلام پہونچاوے سب پر تمت بلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل

امنت باللہ وبما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ وامنت برسول اللہ

علی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبرأت من جمیع الادیان

ای سوی دین الاسلام وجمیع الاسلام واسلمت واشہد ان لا

الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

پھر مرید کو ایمان اجمالی سکھائے تو کہے مرید سے کہ کہو ایمان لایا مین خدا پر
اور ایمان لایا مین اوسپر جو خدا کی جانب سے آیا خدا کی مراد پر یعنی جو خدا نے
بھیجا احکام یا قصص یا متشابہات لیکن علم اونکا حوالہ خدا کے ہی جو اوسنے
اونسے مراد رکھی ہی وہ برحق ہی اور ایمان لایا مین رسول خدا پر اور جو اونکی
جانب سے آیا اونکی مراد پر جو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی اور جو مراد اوسمین آنحضرت صلعم
کی ہی وہ برحق ہی درود وسلام خدا کا اونپر ہو اور بیزار ہوا مین سب دینون سے
یعنی اون دینون سے جو سوائے اسلام کے ہین کہ دین محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم ہی اور لفظ ای سوی دین الاسلام عبارت شیخ ولی اللہ محدث
کی نہین بلکہ واسطے تفسیر کے زائد کی گئی ہی اور بیزار ہوا مین سب
گناہون سے اور دین حق کا تابع ہوا مین اور گواہی دیتا ہون مین کہ
کوئی معبود نہین سوائے خدا کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم اوسکے بندہ اور اوسکے رسول ہین تمّ یقول قل بایعت

علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم

رمضان وحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا

پھر مرید سے کہے کہو بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بواسطے اونکے خلفا کے یعنی خلیفہ اونکے خلیفہ کے بھی خلیفہ اونھین کے
ہوے کہ نائب کا حکم منیب کا ہی پانچ چیزون پر ایک یہ کہ گواہی دیتا
ہون مین کہ نہین ہی کوئی معبود بجز خدا کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اوسکے ہین دوسرے درستی نماز کی تیسرے ادا کرنا زکوۃ کا چوتھے
روزے رمضان کے رکھنا پانچوین کعبہ کا حج کرنا اگر قوت پاؤن اوسکی
یعنے فرضیت حج کی مشروط ہی قدرت رکھنے پر راہ طی کرسکی
اور مہیا ہونا اسباب اور سواری کا اور حاصل ہونا راہ کی امن
کا اور اعضا کا درست ہونا یہ تقریر بیعت اسلام کی ہے

فائدہ جاننا چاہیے یہ پانچ فرض علمی اور عملی
ہین اگر ایک کا بھی ان پانچون سے منکر ہوگا تو کافر ہوجائیگا
اور لانا لفظ شہادت کا اقرار الوہیت باری تعالی اور رسالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اشارہ ہی اسکا کہ کہنا کلمۂ توحید کا
اور اقرار رسالت کا اور عمل کرنا چارون اخیر رکنون کا گو علماً و عملاً فرض ہی
لیکن اول اصول ایمان سے ہی اور باقی ارکان اوسکے فروع سے ہین
پس تارک اوسکا اور منکر اوسکا دونون کافر ہونگے بسبب اسکے موکد ہونیکے
اور منکر ارکان باقیہ کا کافر ہوگا نہ تارک اوسکا بلکہ تارک ارکان چارگانہ کا فاسق
ہی اور کافر نہین ہی اگر انکار نہین رکھتا ہی پھر تمام عمر مین ایک ہی بار کلمۂ شہادت
زبان پر لایا ہو تو مومنون کے زمرہ مین ہی تا وقتیکہ کوئی بات ایسی جو علامت
ہو اوس کلمہ کے انکار کی اوس سے سرزد نہو نثر یقول قل بایعت

رسول اللہ بواسطۃ خلفائہ علی ان لا اشرک باللہ شیئا و لا اسرق

و لا ازنی و لا اقتل اولادی و لا اتی ببھتان افتریہ بین یدی و رجلی و لا اعصیہ فی معروف

پھر کہے کہ کہو بیعت کی مین نے رسول خدا کی بواسطۂ خلفاے آنحضرت صلعم کے
اس بات پر کہ شریک نہ کرونگا مین خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا
اور زنا نہ کرونگا اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالونگا اور بہتان کسی پر نہ باندھونگا
اور گناہ کسی چیز مشروع مین نہ کرونگا یہ تقریر ہی بیعت توبہ کی مولوی صاحب
موصوف نے دو بیعت کی تقریر پر اکتفا کی اسوجہ سے کہ کثیر الوقوع ہی یعنی بیعتین ہین

فائدہ تقریر بیعت التزام

اور باقی بیعت التزام اور بیعت ترک الوجود کاملون کا کام ہی ہر شخص کو اوس سے
بہرہ نہین تقریر بیعت التزام کی یہ ہی کہ کہے بیعت کرتا ہون مین رسول خدا کی
بواسطہ اونکے خلفا کے اس بات پر کہ لازم کرتا ہون مین اپنے اوپر اتباع
رسول کی اور اونکے خلفا کی اور اتباع اپنے پیر کی کہ تا بمقدور اپنے خلاف
اونکے اقوال و افعال کے نہ کرونگا اور حیطہ اطاعت سے اونکے باہر
نہونگا اور بیعت ترک الوجود کی یہ ہی کہ کہے بیعت کرتا ہون مین کہ کوئی
چیز کو موجود و مستقل نہ جانونگا اور اپنے کو نیست محض سمجھونگا اور ہر چیز کو
حوالہ ذات خدا کے کرونگا اور مستحسن یہ ہی کہ ہر بیعت مین تقریر اوس بیعت کی
زبان سے ادا کرے اور جمع کرنا سب بیعتون کا ایک عقد مین بھی جائز
ہی لیکن تقریر سب بعیتونکی کرنا چاہیے ہوگی ثم یتلو الشیخ هاتین الآیتین

پھر پیران دونون آیتون کو پڑھے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵

ای ایمان والو ڈرو تم اللہ سے اور ڈھونڈو اوسکی طرف کے لیے
وسیلہ کہ تم کو اوس شاہ تک پہونچاوے کیونکہ اول رفیق ڈھونڈھنا چاہیے
بعد اوسکے راہ اختیار کرنا چاہیے اور اوسکی راہ مین کوشش کرو

عمل کرنا ماموراتپر اور بچنا منہیات سے نہ چھوڑو تاکہ چھوٹ جاؤ عتاب و
عقاب سے ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم
فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد الله فسیؤتیه
اجرا عظیما آیت کی تفسیر پہلے ہو چکی ہی تقریر کی حاجت نہین ہی
ثم یدعوا الله لنفسه وللتلمیذ وللحاضرین پھر دعا کرے اللہ سے پیر اپنی
ذات کے لیے اور مرید کے لیے اور حاضرین مجلس کے لیے فیقول
بارك الله لنا ولکم ونفعنا وایاکم تو کہے خدا برکت دے ہمکو اور تمکو اور نفع
بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اس امر مسنون سے کہ جو اس مجلس مین انعقاد پایا ہی
اور چاہیے کہ ضمیر جمع متکلم سے اپنی ذات کو اور مرید کو اور اپنے سب
اہل سلسلہ کو مراد لے اور ضمیر خطاب مین اہل مجلس کو مراد لے اور یہی
معمول ہر دعا مین ہی جو بیعت کے بعد مانگی جاتی ہو ولا باس ان یلقنه
فیقول قل اخترت الطریقة النقشبندیة او القادریة
او الچشتیة المنسوبة الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم
خواجه نقشبند او الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
او الشیخ معین الدین السجزی سے اور کوئی حرج نہین ہی

کہ پیر مرید کو تعیین سلسلہ کی تعلیم کرے تو کہے کہو اختیار کیا مین نے
طریقہ نقشبندیہ یا قادریہ یا چشتیہ یعنی وہ طریقہ جو منسوب ہی شیخ بزرگ
اور قطب سترگ خواجہ نقشبند یا شیخ عبد القادر جیلانی یا شیخ معین الدین
چشتی سجزی کی طرف اور شیخ ولی اللہ نے اس عبارت مین نام سلسلہ
نقشبندیہ کا مقدم کیا ہی اور الفاظ تعظیم شان مین خواجہ نقشبند رحمہ اللہ
کے لائے ہین اسوجہ سے کہ وہ خود نقشبندی تھے اور عقد بعیت اوس
سلسلہ مین رکھتے تھے اگرچہ اور دوسرے سلسلون سے بھی اجازت
اونھون نے حاصل کی ہی اور داب فقر کا یہ ہی کہ بجہت شدت محبت
اور غلبہ عقیدت کے اپنے اہل سلسلہ کو دوسرون پر معظم رکھتے ہین
ورنہ حقیقت مین افضل اور اولی سب اہل طریقت سے حضرت شیخ الشیوخ
قطب الاقطاب غوث الاعظم مولانا مولی العالم عبد القادر محی الدین
جیلانی ہین کہ مراتب عاشقیت اور معشوقیت پورے پورے رکھتے تھے
بخلاف دوسرون کے واللہ اعلم اللھم ارزقنا فتوحھا واحشرنا
فی زمرۃ اولیائھا برحمتک یا ارحم الراحمین ای خداوند روزی کر
مجکو فتوح کی اس سلسلہ کے اور اوٹھا قیامت کے روز ہمکو گروہ مین

اس سلسلہ کے اولیا کے طفیل سے اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے
تمام رحم کرنے والون سے ضمیر کو اس دعا کی راجع کرنا چاہیے اوس سلسلہ کی
جانب جسمین بیعت ہو فائدہ جو کچھ مذکور ہوا مردونکی بیعت کا طریقہ تھا
اب احوال عورتونکی بیعت کا بیان کیا جاتا ہی د اما بیعۃ النساء فطریقہا
مختلف بین المشائخ اور لیکن عورتونکی بیعت تو طریقہ اوسکا مختلف ہی
مشائخ فقر مین بعضے بیعت اونکی مصافحہ کے ساتھہ مثل مردون کے
بیعت کے لیتے ہین لیکن اس صورت مین غیر محرم کا ہاتھہ چھونا لازم آتا ہی
اور بعضے عورت کو علحدہ بٹھاتے ہین اور خود علحدہ بیٹھتے ہین اور کلمات
بیعت کے زبان سے کہتے ہین فقط تو اس صورت مین ہاتھہ پکڑنا پایا
نہین جاتا ہی اور بعضے کپڑا لیتے ہین اس طرحپر کہ ایک کونہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتے ہین اور دوسرا کونہ اوس عورت کو جو بیعت کرتی ہی دیتے
ہین و الاحب ماقال الشیخ ولی اللہ فی القول الجمیل اما بیعۃ النساء
فبان لا یکون مساسا للاجنبیۃ فانہ محرم یاخذ الشیخ طرف ثوبہ
و التی تبایع طرفہ الاخر واللہ اعلم اور خوشتر ین طریقہ عورتون کی بیعت کا
یہ ہی جو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے رسالہ قول جمیل مین فرمایا ہی

لیکن عورتونکی بعیت تو اسطرح چاہیے بعیت لینا کہ نہ لازم آئے چھونا اجنبی غیر محرم کا کیونکہ چھونا غیر محرم کا حرام ہی پکڑے پیر کونہ کپڑے کا اور عورت بعیت کرنیوالی دوسرا کونہ اس صورت مین چھونا غیر محرم کا اور چھوڑنا ہاتھ پکڑنے کا دونون نہین لازم آئے اسوجہ سے کہ اگرچہ حقیقت مین اوسکا ہاتھ نہین پکڑا ہی لیکن اوس چیز کو پکڑا ہی کہ جو اوسکے ہاتھ مین ہی ایسی گرفت ان جگہون مین کافی ہی واللہ اعلم بعض نسخون مین قول جمیل کے لایکون مساسا للاجنبیۃ فانہ حرام سے عبارت متروک ہی اور بعضے نسخون مین لکھی ہی زیادتی اوسکی عبارت فقیر یعنی حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز کی نہین ہی فقط انتہی تمام ہوا کلام شیخ محدث کا

ویقرئ ایضا یَاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَہُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُہْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْہِنَّ وَاَرْجُلِہِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْہُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَہُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور بھی پڑھو لے پیر یعنی ہمراہ اون دونون آیتون کے کہ جو مذکور ہوئین مردونکی بعیت مین بعیت کرنیوالی عورتنکو یاایہا النبی اذا جاءک المومنات پوری آیت نزول اس آیت کا فتح مکہ کے دن ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مردونکی بعیت

لینے سے فارغ ہوے متوجہ ہوے عورتون سے بعیت لینے کی طرف تو
اللہ تعالی نے اونکی بعیت کا طریقہ اپنے کلام سے بیان فرمایا ای نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب آئین آپ کے پاس مسلمان عورتین کہ بعیت کرین آپ کے ہاتھ پر
اس بات کی کہ شریک نہ کرینگی خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور کسی کے مال مین
چوری نہ کرینگی اور زنا نہ کرینگی اور اولاد کو اپنی نہ مار ڈالینگی (تو حفظ جان
اولاد کا حسب وسعت واجب ہو تو اگر شوہر دایہ رکھنے کی طاقت نہین رکھتا
ہو تو عورت پر اولاد کو دودھ دینا واجب ہو جیسا کہ کتب فقہ مین ہے) اور بہتان
کسی پر اپنے جی سے نہ باندھینگی اور ناحق تہمت کسی پر نہ کرینگے اور تجاوز
نکرینگی آپ کے حکم سے مشروع کامون مین اس جگہ لفظ معروف تنبیہ ہو
اس بات پر کہ اطاعت مخلوق کی خلاف شرع امور مین جائز نہین ہو کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہین ہو کہ وہ نامشروع کام کا حکم
فرمائین بدلیل قول خدای تعالی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
نہین بولتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جی کی خواہش سے
نہین ہو وہ قول آنحضرتؐ کا مگر وحی کہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی آنحضرتؐ
کی طرف تو جائز نہین ہو اتباع پیر کی ان فعلون مین جو بظاہر شرع کے

خلاف ہین جبتک کہ اونکی حکمت تک نہ پہونچے اور قدرت اوسکو اون
چیزون کے ارتکاب کی ساتھہ موافقت شرع کے حاصل نہووے تو
ای حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعیت لیجیے اونکی یعنی ضامن ہوجیے اونکے
ثواب پانے پر بوجہ پورا کرنے ان چیزون کے جیسا کہ بیضاوی مین ہی اور
بخشش مانگیے اونکے لیے خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا ہی گنہگارون کو
اور رحم کرنے والا ہی ضعیفون پر مترجم کہتا ہی حضرت جدی مرشدی
قدس سرہ العزیز کا طریقہ عورت سے بعیت لینے کا یہ تھا کہ کپڑے کا ایک کنارہ
اوس عورت کے ہاتھہ مین دیتے تھے اور دوسرے کنارے کو اپنے ہاتہ
مین لیتے تھے اور استغفار جو مذکور ہوا پڑھواتے تھے اور توبہ کرا نیکے
بعد آیت یاایھا النبی اذا جاءک المؤمنات اور ان الذین یبایعونک
خود پڑھتے تھے اور اوسکی تفسیر اونکو سمجھاتے تھے اور باقی وہی طریقہ
برتتی جو مردونکی بعیت مین گذرا اور بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہر طالب خدا
تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلے اسواسطے کہ یہ سنت موکدہ ہی اور یہی
باعث کشود کار کا ہوتا ہی خصوصا سلسلہ عالیہ رزاقیہ نوازیہ مین اسکی
پابندی بہت ہی چنانچہ حضرت قبلہ عالم حضرت جدنا و مرشدنا مولانا

مولوی حافظ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز بعد اخذ بیعت کے نماز تہجد
اور چند اشغال بحسب استعداد مرید کے تعلیم فرماتے تھے اور نیاز گیارھوین
شریف کی تاکید فرماتے تھے یہان تک ارشاد ہوتا تھا کہ کچھ ممکن نہو تو
اپنے کھانے پر نیاز دے کے اور جو اوسمین بھی عاجز ہو تو تھوڑا پانی رکھ
نیاز کر لیا کرے اور طریقہ نیاز حضرت سیدنا سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ [illegible]
عنہ کا مخصوص تعلیم فرماتے تھے وہ یہ کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور
گیارہ مرتبہ سورۂ اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور گیارہ مرتبہ
سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکے روح پُرفتوح حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل و اصحاب خصوصاً حضرت سیّدنا
عبد القادر جیلانی اور آپ کے والدین اور اولاد اور بہنون اور آپکے
پیر و مرشد کو ثواب بخشے جیسا کہ نام انکے اس رباعی مین کسی نے نظم کیے ہین

رُباعی

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم غریب
میر صالح فاطمہ ثانی اسامی والدین
زینب و بی بی نصیبہ خواہران حضرت اند

بادشاہ و شیخ و درویش و ولی مولانہ
بو سعید پیر ایشان مرد حق مردانہ
بعد ازان فرزند ایشان جملگی جانانہ

اور بھی ارشاد کردیا کردیتے تھے میان توکل بہت مشکل ہو بڑے لوگون کا
کام ہو اگر ہوسکے اس سے عمدہ کوئی چیز نہین ورنہ محنت مزدوری کرکے اکل حلال
حاصل کرنا چاہیے کہ اسمین بھی اللہ نے برکت رکھی ہو اور حضرت جدی
ومرشدی حضرت مولانا شاہ حافظ محمد عبد الرزاق قدس سرہ العزیز نے
بعد بعیت اشغال کی تعلیم موقوف فرمادی تھی اوسکی مصلحت مین خود حضرت
قدس سرہ نے حضرت ابی مرشدی مدا اللہ ظلہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ وقت
بہت نازک ہو اسمین مرید سے تعمیل ارشاد پیر ہونا دشوار ہو فرائض
ہوجائین تو غنیمت ہو اوس وقت مین اور کچھ نہوتا تو مرید ایک آدھ مرتبہ
تعلیم شیخ کو برت لیتا تھا حکم نافرمانی سے محفوظ رہتا کہ بحکم اولی الامر منکم
اطاعت شیخ کی فرض ہو اور یہ وقت ایسا پُرآشوب ہو کہ اسمین ایک بار
نقل کرلینا بھی نہین ہوسکتا ہو شیخ کی نافرمانی مین داخل ہوتا ہو اور شیخ
مرید کے لیے طبیب ہو اوسکے ہر مرض کا اور مزاج کا خیال کرنا ضرور ہوتا ہے
توجو شخص خود خواستگاری کرتا تھا اوسکو آپ تعلیم فرماتے تھے موافق
اوسکے ظرف کے اور جو اشغال کہ آگے آوینگے وہ مبتدی کے واسطے
ہین اور اگر اللہ زیادہ توفیق دے تو مطلع الانوار مطالعہ کرکے موافق اوسکے

عمل کرے اور یہی ارشاد اور ایسا ہی دستور حضرت ابی و مرشدی مولانا
... حاجی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب مدظلہ العالی کا ہی اور بھی واضح
رہے کہ اذکار و اشغال مین اگرچہ رسائل کثیرہ تصنیف ہوتی ہین مگر مجرد
اون رسالون کے دیکھے سے عمل کرنا چندان سودمند نہین اگر شیخ کامل مکمل
صاحب تصرفات تعلیم فرماوین تو وہ موجب وصول الی اللہ کا ہی اور
بدون اسکے اگرچہ دافع شیطان ہوتا ہی مگر حصول مقصود و وصول معبود
اوس سے نادر ہی چنانچہ حضرت نجیب الدین سہروردی سے نقل ہی کہ
شیخ شمس الدین صوفی امام جامع شیراز تمامی اوقات ذکر و تلاوت و انواع
عبادات مین مشغول رہتے تھے لیکن کسی سے تلقین ذکر حاصل نہ تھی
ایک روز عالم مشاہدہ مین یہ واقعہ دیکھا کہ ذکر اونکا بصورت نور ممتد
متشکل ہو کر منہ سے جدا ہو کر زمین مین چلا گیا اپنے دل مین کہا کہ یہ
علامت خیر کی نہین ہی کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الیہ یصعد الکلم
الطیب اور یہ مشاہدہ برخلاف اوسکے ہی یہ نقصان صرف اسی
وجہ سے ہی کہ مشائخ سے ذکر کی تلقین نہوئی پس مریدان شیخ روزبہان
بقلی قدس سرہ مین سے ایک مرید کی طرف رجوع کی اور اونسے تلقین ذکر حاصل کی

اوسی شب اپنے ذکر کو بصورت نور مشاہدہ فرمایا کہ بلند ہوتا اور آسمانون کو
طے کرتا جاتا ہے اور اوسکے بعد صحبت شیخ الشیوخ سے جہان پہونچے وہان پہونچے

اشغال

ایسے ہی لطائف اشرفیہ مین ہے اما الاشغال فان تقوم بعد نصف
اللیل فتصلی التہجد اثنی عشرۃ رکعۃ لیکن شغل جنکو ارباب فقر و توحید کیا
کرتے ہین تو وہ یہ ہین کہ آدھی رات گذرنے کے بعد اوٹھے پھر نماز تہجد
پڑھے زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتین اور کم سے کم دو رکعتین ہین اور بعضی
روایت مین دس بھی مروی ہین اور بعضون نے آٹھ نقل کی ہین اور
بعضون نے چھہ اور بعضون نے چار بھی نقل کی ہین یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مختلف تھا تو ہر شخص موافق اپنے علم کے قائل
ہو گیا روایت پہلی یعنی بارہ رکعتین پڑھنے کی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا
قول ہے جو اجلہ صحابہ اور افقہ عبادلہ اربعہ رضی اللہ عنہم تھے اور اوسکی تحقیق
تہجد کی نماز کی کیفیت کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آویگی و تقدم علیہا

اربع رکعات اخر رکعتین تحیۃ للوضوء واقرأ فیہما ماشئت و رکعتین شکرا

للقیام واقرأ فی الاولی ایۃ الکرسی و فی الثانیۃ امن الرسول الی اخر السورۃ

اور قبل تہجد کی چار رکعتین سوا ان بارہ رکعتون کے پڑھے دو رکعت

تحیہ وضو کی اور اوسمین جو سورت قرآن کی چاہے پڑھے (جاننا چاہیئے کہ
بعد ہر وضو کے پڑھنا دوگانہ تحیۃ الوضو کا مستحب ہے اور افضل ہے ادا کرنا
اوسکا قبل اعضاے وضو کے خشک ہونے کے جیسا کہ درمختار مین ہے
وندب رکعتان بعد الوضوء یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیہ عن
المواھب اور مستحب ہے دو رکعتین پڑھنا بعد وضو کے قبل اعضا کے
خشک ہونے کے جیسا کہ شرنبلالیہ مین جو کتاب ہے فقہ مین مواہب سے
نقل کیا ہے) اور دو رکعت شکر القیام یعنی شکرانہ اسکا کہ خدا نے اوسکو قیام
شب پر مستعد کیا اور اسی وجہ سے شکر القیام نام رکھا گیا اور تجربہ مین
آیا ہے کہ اگر نماز تہجد بدون اسکے ادا کی جاتی ہے تو دوسری شب کو تہجد
پڑھنے مین کسل پیدا ہوتا ہے شمائل ترمذی مین ہے عن زید بن خالد
الجھنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین
خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین ثم صلی
رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما
دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم

صلی رکعتین وهمادون اللتین قبلهما ثم اوتر فذلک ثلث عشرة رکعة

روایت ہی زید ابن خالد جہنی سے کہ تحقیق زید نے کہا کہ دیکھونگا مین نماز رسول خدا کی درود وسلام ہوا و نپر کہا پس تہا مین تکیہ کئی آستانے پر حضور کے یا خیمہ پر (یہ شک مالک سے ہی کہ زید نے لفظ عتبہ بمعنی آستانہ یا فسطاط بمعنی خیمہ کہا اور مراد دونون سے خدمت عالیہ مین حاضر ہونے سے ہی) تو نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ کی پھر دوگانہ بہت دراز کہ لفظ طویلتین یعنی دراز کو تین بار تاکید کے لیے کہا) پھر دوگانہ ادا کیا کہ درازی مین اگلے دوگانہ سے کم تہا پھر ادا کیا دوگانہ کہ جو اگلے دوگانہ سے کم تہا پھر ادا کیا دوگانہ جو اگلے سے کم تہا پھر ادا کیا دوگانہ جو اگلے سے کم تہا پھر وتر پڑھے تو یہ سب نمازین تیرہ رکعت ہوئین اسجگہ سے معلوم ہوا کہ دوگانہ خفیفہ کہ قبل ان چھہ دوگانون کے تہا انمین داخل نہ تہا کیونکہ شمار مین سب کے لفظ ثلث عشرہ (یعنی تیرہ) لائے باوجود اسکے کہ مجموع ان سب کا دوگانہ سمیت اور وتر ملا کر پندرہ سے کم نہوگا بجز اسکے کہ دوگانہ خفیفہ کو علیحدہ نکردین اور کبھی کوئی متقدمین یا متاخرین سے تہجد کی نماز بارہ رکعت سے زیادہ

ہونے کا قائل نہین ہی اور شاید کہ یہی دوگانہ شکر القیام ہو اور بھی شمائل
ترمذی مین ہی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلوتہ برکعتین خفیفتین
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب تم مین کا کوئی شب کو اوٹھے یعنی نماز
تہجد شب کو ادا کرنے کے قصد سے اوٹھے چاہیئے اوسکو کہ شروع کرے
نماز کو اپنے ہلکے دوگانہ سے یعنی نماز تہجد کی قبل دوگانہ خفیف ادا کرے
اور پھر نماز تہجد پڑھے لیکن یہ امر ایجابی نہین ہی بلکہ استحبابی ہی کیونکہ اکثر صحابہ
سے ترک بھی اسکا مروی ہی واللہ اعلم اوّل رکعت مین اس دوگانہ شکر القیام
کے سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو سے ھو العلی العظیم
تک اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے امن الرسول آخر سورۃ تک
پڑھے ایسا ہی مجکو اپنے پیر و مرشد افاض اللہ علینا فیوضہ سے پہونچا ہی

شکر القیام

فاشرع فی التہجد ان شئت بالتسلیمتین بان تصلی ثمان رکعات بتسلیمۃ
واربعا بتسلیمۃ وان شئت بثلث تسلیمات بان تصلی اربعا اربعا وان
شئت بست تسلیمات بان تصلی مثنی مثنی وعلیہ العمل

پھر نماز تہجد بعد ان چار رکعت مذکور کے شروع کرے اگر چاہے تہجد کی
نماز دو سلام کے ساتھ پڑھے اسطرح پر کہ آٹھ رکعتین ایک سلام کے
ساتھ پڑھے اسواسطے کہ نماز تہجد جن روایتون سے آٹھ رکعتین مروی
ہوئی ہین اکثر اونکی دلالت کرتے ہین ایک سلام کے ساتھ ادا ہونے پر
اور بعضے دو سلام کے ساتھ ہونے پر جیسا کہ ابو داؤد اپنی کتاب
سُنن مین ابی قتادہ سے روایت کرتے ہین اپنی سند سے قال یصلی
ثمانی رکعات لا یجلس فیھن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ
ثم یدعو ثم یسلم تسلیما و یسمعنا کہا ابی قتادہ
رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے آٹھ رکعت نہین بیٹھتے
اون مین مگر آٹھوین رکعت مین یعنی سلام پھیرنے کے لیے پس ترک
قاعدہ تشہد ہر شفعہ مین لازم نہین آتا ہی پس بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے
یعنی تشہد پڑھتے پھر دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اور سُناتے ہمکو یعنی
پکارکے لفظ سلام کے زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم سنتے تھے
اور چار رکعتین ایک سلام سے پڑھے تا کہ پوری بارہ ہو جائین اور جمع
دونون روایتون مین ہو جاے) اور اگر چاہے تہجد کی نماز تین سلام سے پڑھے

اس طور پر کہ چار چار رکعتین پڑہے ابو عیسی محمد ترمذی رحمہ اللہ نے شمائل
مین روایت کیا ہو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سال عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ماکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی
اربعا لاتسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا لا تسال عن
حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ قلت یارسول اللہ اتنام
قبل ان توتر قال یاعائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی
روایت کرتے ہین ابو عیسی سعید بن ابی سعید مقبری سے وہ ابی سلمہ
ابن عبد الرحمن سے کہ ابی سلمہ نے ابو سعید کو خبر دی اپنے دریافت
کرنے کی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کسطرح پرتھی نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی رمضان مین فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زیادہ
نہین کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتون سے تہجد کے
وقت نہ رمضان ہین اور نہ غیر رمضان مین پڑھتے آپ چار رکعت نہ
پوچھ اوسکی خوبی اور درازی کو یعنی نہایت دراز اور بڑے خشوع و خضوع سے

ادا کرتے پھر پڑھتے چار رکعت نہ پوچھ اوسکی خوبی اور درازی کو یعنی
نہایت دراز اور بڑے خشوع وخضوع سے ساتھ ادا کرتے پس آٹھ
رکعتین ہوئین دو سلام کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
نزدیک زیادہ آٹھ رکعت سے نہین ہین فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے پھر ادا کرتے تین رکعتین کہا مین نے (یعنی حضرت عائشہؓ نے
رسول خدا سے کیا وتر پڑھنے کے قبل آپ سوتے ہین فرمایا آنحضرت
صلعم نے بہ تحقیق میری دونون آنکھین سوتی ہین اور دل میرا نہین سوتا
ہی یعنی احتمال وتر کے چھوٹ جانے کا نہین ہی دل میرا بیدار رہی تو
جو شخص وتر کے چھوٹ جانے کا خوف نہ رکھے اور تہجد کے وقت
اوٹھنے کا یقین رکھتا ہو تو اوسکو مستحب ہی کہ نماز وتر تہجد کے بعد پڑھے)
اور اگر چاہے تہجد کی نماز چھہ سلام کے ساتھ ادا کرے اس طور پر کہ
دو دو رکعتین پڑھے جیسا کہ ترمذی نے کریب مولی ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہی اور کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہین عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ
اخبرہ انہ بات عند میمونۃ وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ

واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی طولها فنام رسول الله صلى الله

عليه وسلم حتی اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل

فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه

ثم قرأ العشر الايات الخواتيم من سورة ال عمران ثم قام الى

شن معلق فتوضأ منه فاحسن الوضوء ثم قام يصلی قال

عبد الله بن عباس فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله

عليه وسلم يده اليمنى على راسی ثم اخذ باذنی اليمنى ففتلها فصلى

ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم

ركعتين قال معن ست مرات ثم اوتر الحديث

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کریب کو خبر دی کہ رات کو ابن عباس

حضرت میمونہ کے یہان رہے جو ابن عباس کی خالہ اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھین ابن عباس نے کہا تو لیٹا مین

چوڑان مین بچھونے کی اور آنحضرت صلے لیٹے لمبان مین اوسی بچھونے

کی پھر آرام فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آدھی

رات گذری یا کچھ کم آدھی رات آنے کے قبل یا تھوڑا بعد اوسکے بیدار ہوگئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نیند کے اثر کو اپنے چہرے سے دور
کرنے لگے یعنی دونون آنکھون کو ملتے تھے تاکہ نیند جاتی رہے پھر دس
آیتین سورۂ آل عمران کی آخر کی پڑھین یعنی ان فی خلق السموات
سے آخر تک پھر ایک مشکیزہ کی طرف کھڑے ہوے جو لٹکا تھا پھر
اوس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے
ہوے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو مین کھڑا ہوا پہلو مین آپکے
پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو میرے
سر پر پھر پکڑا کان میرا داہنا پھر ملا اوسکو کیونکہ ابن عباس بائین جانب
آنحضرت صلعم کے کھڑے تھے اور ایک مقتدی کو امام کے داھنی جانب
کھڑا ہونا چاہیے تو آنحضرت صلعم کو ناپسند ہوا اسوجہ سے گوشمالی دی تاکہ
ایسا امر پھر نہ کرین جیسا کہ دوسری جگہ ابن عباس سے مروی ہی کہ
اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب چپ سے جانب راست
مین اپنے کھینچ لیا ملخص اس حدیث کا کتب فقہ مین بھی مذکور ہوتا ہی
کہ ابن عباس کو آنحضرت صلعم نے اپنے داھنی جانب نماز تہجد مین کھڑا کیا
اور ہدایہ مین مرقوم ہی و من صلی مع واحد اقامہ عن یمینہ لحدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہما فانہ علیہ الصلوۃ والسلام صلی بہ
واقامہ عن یمینہ جو شخص ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھے تو مقتدی کو
اپنے داہنی جانب کھڑا کرے بسبب حدیث ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے کہ نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے ابن عباس کے ساتھ اور کھڑا
کیا اونکو آپ نے اپنی داہنی جانب اور چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین ہی
بان یقوم عن یمینہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بابن عباس
رضی اللہ عنہما تہجد او اقامہ عن یمینہ باین طور کہ کھڑا ہو مقتدی امام کے
داہنی جانب اسلیے کہ نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے ساتھ تہجد کی اور کھڑا کیا آنحضرت صلعم نے ابن عباس کو اپنے
داہنی جانب فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پھر پڑہی آنحضرت صلعم نے
دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین
کہا معن نے جو اس حدیث کے راویون مین سے ہین کہ ابن عباس
نے لفظ رکعتین چھہ بار کہا پس مجموع بارہ رکعت ساتھ چھہ سلام کے
ہوئین پھر وتر پڑھے آنحضرت صلعم نے آخر حدیث تک انتہی پس یعنی
نماز تہجد دو دو رکعت پڑھنے پر عمل مشائخ کبار کا ہے اس واسطے

اولی یہی ہی سنن ابی داؤد مین ہی عن عبد اللہ بن عمران رجلا سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز شب کی کیفیت کو یعنی نماز تہجد کو تو فرمایا رسول خدا نے نماز شب دو دو ہین یہ دو دو ارشاد فرمانا بیان افضل کا ہی نہ کہ حصر کا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کا چار رکعت اور آٹھ رکعت پڑھنا بھی مروی ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور بھی بارہ رکعت پڑھنے کی روایت ترمذی سے جو زید بن خالد جہنی سے مروی ہی اوپر گذری دلالت کرتی ہی تہجد کی دو دو رکعت پڑھنے پر واختلف المشائخ فی قرأتھا اور مشائخ نے قرأت مین تہجد کی اختلاف کیا ہی بعضھم یقرؤن فیھا سورۃ الاخلاص فی الاولی ثنتی عشرۃ مرۃ ویقصرون فی کل رکعۃ مرۃ مرۃ حتی انھم یقرؤن فی الثانیۃ عشر مرۃ بعضے مشائخ قل ہو اللہ پڑھتے ہین اسطرح پر کہ پہلی رکعت مین بارہ بار اور کم کرتے جاتے ہین ہر رکعت مین ایک ایک بار یہانتک کہ بارھوین رکعت مین ایک بار پڑھتے ہین اس سبب سے

کہ قل ہو اللہ کے فضائل حدیث مین بہت وارد ہوے ہین حصن حصین مین
مرقوم ہی قل ھو اللہ احد ثلث القرآن خ م ت ق تعدل ثلث القرآن
خ د ت مس و قال عن رجل کان یقرء بہا لاصحابہ فی الصلوۃ
اخبروہ ان اللہ یحبہ خ م س قل ہو اللہ احد تیسرا حصہ قرآن کا ہی
(روایت کیا ہی اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ قزوینی نے)
برابری کرتی ہی قل ہو اللہ تیسرے حصہ قرآن کو یعنی قل ہو اللہ ایک بار
پڑھنا ثواب مین پورے قرآن کے تیسرے حصہ کے پڑھنے کے برابر
ہی اسکو روایت کیا ہی بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم نے مستدرک
مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نقل کیا گیا
احوال اوس شخص کا جو نماز مین قل ہو اللہ پڑھتا تھا
نماز مین جماعت کے ساتھ یعنی امامت مین آگاہ کرو اوسکو تحقیق خدا
اوسکو دوست رکھتا ہی اسکو روایت کیا ہی بخاری اور مسلم اور نسائی نے
اور تکرار قل ہو اللہ کی اسواسطے کرتے ہین کہ طول قیام کا حاصل ہو اور
وہ بھی مستحب ہی جیساکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے
مفہوم ہوا اور پہلی رکعت مین تعداد بارہ کی اس سبب سے ہی کہ گھٹانا

ہر رکعت مین آسان ہوجاے کہ ہر شفعہ اپنے اگلے شفعہ سے کمتر چاہیئے

جیساکہ زید بن خالد جہنی کی روایت سے معلوم ہوا و بعضھم یقرؤن

فی الاولی مرۃ ویزیدون ھکذا حتی فی الاخیرۃ اثنی عشرۃ مرۃ

اور بعضی مشائخ پہلی رکعت مین ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتے ہین اور

بڑہاتے جاتے ہین ہر رکعت مین جسطرح بعضے اول کم کرتے تھے

یعنی ایک ایک بار یہانتک کہ بارھوین رکعت مین بارہ بار پڑہتے ہین

ظاہر اس صورت کے لیے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی مگر یہ کہ زیادہ کرنے

مین ہر رکعت کی مشقت نفس کو ہوتی ہی اور نفس کو توڑنا ہی اون کو

مطلوب ہی واللہ اعلم و بعضھم یقرؤن فی الاولی سورۃ البروج

وفی الثانیۃ الطارق وفی الثالثۃ الاعلی وفی الرابعۃ الغاشیۃ

وفی الخامسۃ الشمس وفی السادسۃ اللیل وفی السابعۃ الضحی

وفی الثامنۃ الانشراح وفی التاسعۃ الکافرون وفی العاشرۃ الاخلاص

وفی الحادیۃ عشر الفلق وفی الثانیۃ عشر الناس اور بعضے

مشائخ پہلی رکعت مین سورۂ بروج پڑہتے ہین اور دوسری رکعت

مین سورۂ طارق اور تیسری رکعت مین سورۂ اعلی اور چوتھی رکعت مین

سورۂ غاشیہ اور پانچوین رکعت مین سورۂ والشمس اور چھٹی رکعت مین
سورۂ واللیل اور ساتوین رکعت مین سورۂ والضحی اور آٹھوین رکعت
مین سورۂ الم نشرح اور نوین رکعت مین سورۂ کافرون اور دسوین
رکعت مین سورۂ اخلاص اور گیارھوین رکعت مین سورۂ فلق اور
بارھوین رکعت مین سورۂ ناس اور اس طریقہ کو بعضے علمانے ہمارے
زمانے کے اختیار کیا ہی اسلیئے کہ اسمین مشقت بھی نہین ہی اور کم ہونا
ہر شفعہ کا ماسبق سے بھی حاصل ہوتا ہی اور یہ بھی طریقہ اولی ہی جیسا کہ
روایت سے زید بن خالد جہنی کے مفہوم ہوا ہی و بعضہم کا یعینون
سورۃ وعلیہ عمل الفقیر اور بعضے مشائخ سورت کو مقرر نہین کرتے اور
اسی پر فقیر کا عمل ہی کہ مقرر کرنا ان طریقون مین سے کسی ایک طریقہ کا
جو مذکور ہوے حدیث مین بالتصریح وارد نہین ہوا ہی اور جو حدیث مین
وارد ہوا وہ تعیین بڑی سورتونکی وارد ہوئی ہی مین طاقت بجالانے کی
اوسکے نہین رکھتا ہون جیسا کہ شمائل ترمذی مین وارد ہوا ہی عن
حذیفۃ بن الیمان انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اللیل قال فلما دخل فے الصلوۃ قال اللہ اکبر ذوالملکوت

والجبروت والکبریاء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم رکع فکان
رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم
سبحان ربی العظیم ثم رفع راسه وکان قیامه نحوا من رکوعه
وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد وکان سجوده نحوا
من قیامه وکان یقول سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی
سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسه وکان ما بین السجدتین
نحوا من السجود وکان یقول رب اغفرلی رب اغفرلی حتی قرأ البقرة
وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام قال ابو عیسی
شعبة الذی شك فی المائدة والانعام
روایت ہی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے اونھون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز شب کی یعنی تہجد کی پڑھی کہا حذیفہ نے
جب آنحضرت صلعم نماز مین داخل ہوے یعنی تکبیر افتتاح کے وقت
فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت الجبروت والکبریاء والعظمہ پھر پڑھی آنحضرت صلعم نے
سورۂ بقر بعد اوسکے رکوع کیا اور آنحضرت صلعم کا رکوع قریب قیام
کے تھا یعنی رکوع کی درازی مناسب ور موافق تھی قیام کی درازی کے

اور آنحضرتؐ رکوع مین پڑھتے تھے سُبحان ربی العظیم اور اس کلمہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تین بار ذکر کیا اشارہ کیا اسطرف کہ رعایت عدد طاق کی ہی حصر تین عدد مین نہین ہی اسوجہ سے کہ اونھین کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ درازی رکوع کی قیام کی درازی کے قریب تھی اور قیام آنحضرتؐ کا بہت دراز تھا تو حصر تین عدد پر مستلزم ہی کہ آنحضرتؐ نے سکوت کیا تین بار کہکر اور چپ رہنا آنحضرتؐ کا رکوع مین کسی روایت مین منقول نہین ہی پھر اوٹھایا آنحضرتؐ نے سر یعنی رکوع سے کھڑے ہوے اور قیام تھا آپ کا یعنی قومہ رکوع کا قریب رکوع کے اور قومہ مین آنحضرتؐ پڑھتے تھے لربی الحمد اسکو بھی حضرت حذیفہ نے دوبارہ ذکر کیا یعنی مکرر کہتے تھے اور رعایت عدد کی اسمین بھی نہین کی پھر سجدہ کیا آپ نے اور سجدہ کی درازی قریب آپ کے قیام کے تھی یعنے قریب قومہ رکوع کی درازی کے تھی اور سجدہ مین کہتے تھے سُبحان ربی الاعلیٰ اسکو بھی حذیفہ رضؓ نے تین بار ذکر کیا ہی مثل سُبحان ربی العظیم کے پھر سر اوٹھایا سجدے سے اور درمیان دونون سجدون کے جلسہ مین کہتے تھے رب اغفرلی یہ بھی دوبار مثل لربی الحمد کے

قومہ مین ذکر کیا یہان تک کہ پڑھی آنحضرت صلعم نے سورۂ بقر یعنی پہلی رکعت مین اور سورۂ آل عمران یعنی دوسری رکعت مین اور سورۂ نسا یعنے تیسری رکعت مین اور سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام چوتھی رکعت مین کہا ابو عیسی ترمذی نے کہ شعبہ نے شک کیا ہی مائدہ اور انعام مین یعنی راویون نے اس حدیث کے سورۂ مائدہ ذکر کیا ہی اور شک نہین کیا ہی اور شعبہ رواۃ معتبرہ سے اس حدیث کے ہین کہ ترمذی روایت کرتے ہین واسطے سے محمد بن مثنی کے محمد بن جعفر سے دو واسطونسے اور حذیفہ سے تین واسطون سے نقل کرتے ہین اس طور پر کہ شعبہ عمرو بن مرہ سے اور وہ ابی حمزہ سے (کہ ایک مرد انصاری ہین) مرد عیسی سے یعنی قبیلۂ بنی عبد قیس سے اور وہ حذیفہ سے اور بھی اس حدیث سے اور جو اس باب مین حدیثین مذکور ہوئی ہین نماز تہجد کے طولانی ہونیکا افضل ہونا معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** اور بھی اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہی کہ نماز تہجد مین سوائے اذکار ماثورہ فرض کے دوسرے اذکار بھی تھے اور ایسے دوسری حدیث جو دلالت کرتی ہی دعاؤن پر رکوع اور سجود کے سوائے سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی

اور دعائین قومہ اور جلسہ وغیرہ کی بدون نفل کی قید کے وہ بھی محمول نفل پر ہی اور فرض مین سوائے اذکار ماثورہ مخصوصہ کے نہ پڑھنا چاہیے اور نوافل مین بھی لانا اذکار ماثورہ کے ساتھ اذکار متعارفہ کو اولی ہی در مختار مین ہی باب صفۃ الصلوۃ مین ویجلس بین السجدتین مطمئنا ویضع یدیہ علی فخذیہ کالتشہد منیۃ المصلی ولیس بینہما ذکر مسنون کذا لیس بعد رفعہ من الرکوع دعاء کذا لا یاتی فی رکوعہ وسجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وما ورد محمول علی النفل اور بیٹھے دونون سجدون کے درمیان مین رکھے اپنے دونون ہاتھونکو اپنی دونون رانون پر جیسے تشہد مین یہ منیۃ المصلی مین ہی اور نہین درمیان ان دونون سجدون کے کوئی ذکر مسنون ایسا ہی نہین ہی بعد اوٹھنے کے رکوع سے کوئی دعا اور ایسے ہی نہ پڑھے رکوع اور سجود مین سوائے تسبیح کے مذہب مختار پر اور جو دعائین حدیث مین وارد ہوئین وہ محمول ہین نفل پر اور اسی کتاب در مختار مین ہی باب کسوف مین ویطیل فیھما الرکوع والسجود والقراۃ والادعیۃ والاذکار التی ھی من خصائص النافلۃ اور طویل کرے ان دونون رکعتون مین رکوع کو

اور سجدہ کو اور قرأت کو اور دعاؤن کو اور اذکار کو بھی جو خصائص سے

نفل نماز ونکی ہین وان کان حافظا فالاحب عندھم ان یختم فیہا القرآن
اور اگر قرآن اوسکو یاد ہو تو مستحب ہی نزدیک مشائخ صوفیہ کے کہ
قرآن کو تہجد مین ختم کرے تاکہ دو فضیلت ایک ختم قرآن کی دوسری
نماز تہجد کی جمع ہون لیکن تین راتون سے کم مین ختم قرآن نکرے جیسا
کہ ذکر اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی مترجم کہتا ہی کہ حضرت جدی و
مرشدی نے ارشاد فرمایا ہی ہر سالک کو جسکو تعلق اس خاندان سے
ہو چاہیے جبکہ آنکھ کھلے اور تہجد کا قصد ہو تو بستر پر بیٹھکر آخر رکوع آل
عمران کا اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ آخر سورہ تک پڑھے پھر
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ
حَقٌّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ
وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ
اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ
اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اِلٰہِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبَۃٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ
وَهَوَائِیْ غَالِبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلَۃٌ وَمَعَاصِیْ کَثِیْرَۃٌ وَلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ
فَکَیْفَ حَالِیْ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ
یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ پڑھے بعد وسکے استنجے کو جاوے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب استنجے سے فراغت کرکے نکلے بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ
بعدہ یہ دعا مع بسم اللہ پڑھکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وضو کرتے وقت نیت وضو کی
کرے اسطرح پر نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ رَفْعًا لِلْحَدَثِ وَاسْتِبَاحَۃً لِلصَّلٰوۃِ وَتَقَرُّبًا
اِلَی اللّٰہِ وَانْقِطَاعًا عَمَّا سِوَاہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہاتھ دھوتے
وقت پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ
اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ

طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا پہلی کلی کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ دوسری کلی کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ
مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ كَاْسًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ
وَشُكْرِكَ وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ تیسری کلی کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِكَ وَجَنَّاتِكَ اَللّٰهُمَّ
اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ نَعِیْمِهَا وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ
النَّارِ پھر تیسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ منہ دھوتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ
تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ
اَعْدَائِكَ تیسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ داہنا ہاتھ دھوتے وقت پڑھے اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ
بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا تیسری بار پڑھے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بائیں
ہاتھ دھوتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ
ظَهْرِيْ تیسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ سر کا مسح کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کانوں کے مسح کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ

القول فيتبعون احسنه گردن کا مسح کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ داہنے پیر کے دھوتے وقت پڑھے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دوسری بار پیر دھوتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَی الصِّرَاطِ يَوْمَ
تَزِلُّ فِيْهِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِيْنَ تیسری بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بائیں پیر کے دھونے کے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار دھوتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ
مَغْفُوْرًا وَّعَمَلِيْ مَقْبُوْلًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ تیسری بار پڑھے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بعد تمامی وضو بے فاصلہ کلام پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ

ایک ایک پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ایک بار پڑھے پھر مع بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
کے سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار پڑھے بعد اوسکے اگر روزہ دار نہو کھڑا ہو کر تین
گھونٹ بقیہ وضو سے پیے اسطرح پر کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر ایک گھونٹ
پیے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے بعد اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دوسرا گھونٹ
پیے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے بعد اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تیسرا گھونٹ پیے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے
بعد اوسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَاحْفَظْنِیْ
مِنَ الْوَحَلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اگر روزہ دار ہو تو بجاے پینے کے کلی کرے تین بار اسی طرح اور
بہتر ہو کہ جب وضو کرے یہ دعائین پڑھ لیا کرے پھر دو رکعت تحیۃ الوضو
کی پڑھے اور اوسمین جو چاہے سورت پڑھے پھر دوگانہ شکر قیام کا پڑھے
پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین للّٰہ ما فی السموٰت سے
آخر رکوع سورہ بقر کا تمامی سورت تک پڑھے بعد اسکے نماز تہجد
شروع کرے بارہ رکعت چھ سلام سے پڑھے اسطرح پر کہ عروج ماہ کی شبون مین
پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک بار پڑھے اور ہر رکعت مین

ایک ایک بار بڑھاتا جائے یہانتک کہ بارھوین رکعت مین بارہ بار
پڑھے اور نزول ماہ مین اس طرح پر کہ پہلی رکعت مین بارہ بار سورۂ اخلاص
پڑھے اور پھر اسی طرح پر ہر رکعت مین گھٹاتا جائے یہانتک کہ بارھوین
رکعت مین ایک بار پڑھے اور بعد ہر سلام کے تین بار یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبِیْ اِلَیْکَ وَیَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی
دِیْنِکَ وَطَاعَتِکَ بعدہ ایک بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ عَظْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ
نَفْسِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ
جَسَدِیْ نُوْرًا وَفِیْ مَنِیِّیْ نُوْرًا وَفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّمِنْ شِمَالِیْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا
وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا بعد اتمام بارہ رکعت
نماز تہجد اور ان دعاؤن کے تین بار یہ دعا پڑھے اِلٰھِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ
وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبَۃٌ وَھَوَائِیْ غَالِبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلَۃٌ

وَمَعَاصِیَّ کَثِیْرَۃٌ وَلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ فَکَیْفَ حَالِیْ یَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ
وَیَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ
یَا غَفَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور تین بار درود پڑھے اور اگر شغل کرتا ہو تو دوگانہ نفل اور پڑھے پہلی [illegible]
رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی
الکفار آخر سورت تک اور دوسری رکعت مین آیہ لایستوی اصحاب
النار واصحاب الجنۃ آخر سورہ تک پڑھے بعد سلام کے کہے ایک بار
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بعدہٗ ایک بار
یہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا
اَوْ عَلَانِیَۃً وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
بعدہ تین بار یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ بعد اوسکے
یَا سَیِّدَنَا وَشَیْخَنَا وَمَوْلَانَا عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیُّ
اُمْدُدْنِیْ وَاَغِثْنِیْ فِیْ اِیْقَاظِ قَلْبِیْ وَاِنْجَاحِ حَاجَاتِیْ

دزد و رہزن را بیک دم ساختی ابدال حق		ای شہ دنیا و دین بر حال عاصی کن کرم

یا محبوب آفاق سید شاہ عبدالرزاق ع یک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز ابنای جنس ۞
بعد اوسکے اگر پیر بقید حیات ہون تو اونکی سلامتی کے لیے دعا کرے
اور اگر وفات پا چکے ہون تو فاتحہ ہدیہ کرے اور اگر بیعت ایک سے
کی ہو اور تعلیم دوسرے سے پائی ہو تو اون معلّم کے لیے بھی ایسا ہی کرے
پھر ذکر و شغل مین مشغول ہو جسکو اپنے پیر یا معلّم سے حاصل کیا ہو جیسا کہ

بیان اوسکا شرح مین آتا ہو واللہ اعلم ثم یجلس جلسۃ الصلوۃ

او متربعا بان یاخذ بابهام رجله الیسری عضلة ماتحت

د کبته الیمنی وهکذا الرجل الیسری بابهامه الیمنی پھر بیٹھے
جسطرح نماز مین بیٹھتا ہو یعنی دو زانو یا چار زانو بیٹھے باین طور کہ بائین پیر کے
انگوٹھے سے داہنے پیر کے نیچے کے پٹھے کو جو گھٹنے کے نیچے ہو اور
ایسے ہی بائین پیر کے پٹھے کو داہنے پیر کے انگوٹھے سے پکڑے ایسے ہی
سُنا اور استفادہ کیا مین نے اپنے حضرت پیر و مرشد یعنی حضرت قبلۂ عالم
مولوی عبدالوالی قدس سرہ سے مترجم کہتا ہو کہ ایسے ہی سُنا اور
ایسے ہی سیکھا مین نے اپنے پیر و مرشد مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب

مدظلہ العالی سے واللہ اعلم بعضے کہتے ہین کہ دوزانو بیٹھے اور داہنے پیر کی پشت بائین پیر کے تلوے پر رکھے اور سب صورتون مین دونون ہاتھونکو اپنے دونون زانو پر رکھے فیضرب حسبی علی القلب وربی علی مایقابل القلب من الیمین وجل اللہ بین یدیہ ومافی علی الیمین وقلبی علی القلب وغیر اللہ بین یدیہ ونور علی القلب ومحمد علی الیمین وصلی اللہ بین یدیہ ولا الہ الا اللہ یضرب علی طریقہ سانذکرہ ویفعلہ مائۃ مرۃ

پھر ضرب لگائے حَسْبِیْ کی قلب پر کہ وہ بائین جانب ہو انسان کے جسم مین اور رَبِّیْ اوس جگہ پر جو مقابل قلب کے ہو دہنی جانب اور ضرب لگائے کلمہ جَلَّ اللہ سامنے یعنی سر سینہ پر اور بعض لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جَلَّ اللہ کی ضرب ناف پر لگائے اور ضرب لگائے مَافِیْ کی داہنی جانب اور قَلْبِیْ کی قلب پر اور غَیْرُ اللہ کی سامنے اپنے مثل جل اللہ کے اور ضرب لگائے کلمہ نُوْر کی قلب پر اور اسم مُحَمَّد کی داہنی جانب اور کلمہ صَلَّی اللہ سامنے اپنے اور ضرب لگائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی اوسکے طریقے پر جو آگے مین بیان کرونگا اور چاہیئے کہ اس مجموع ذکر کو سو بار کرے مترجم کہتا ہی ضرب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی مثل مافی قلبی غیر اللہ کے بھی ہو ایسا ہی

حضرت ابی و مرشدی مد ظلہ نے افادہ فرمایا ہی فائدہ جاننا چاہیے کہ
اختیار کرنا ہر لفظ کا ایک جانب کے ساتھ بسبب حکمت کے ہی اور وہ
یہ ہی کہ ضرب حسبِی جانب قلب کے اشارہ ہی توکل کا اور حصول توکل کا استقلال
قلب کی وجہ سے ہی اور رَبِّیْ داہنی جانب اشارہ ہی طرف تعظیم اسم جلالہ
کے اور جَلّ اللہ سامنے اشارہ ہی حاضر و ناظر ہونے اور قریب ہونیکا
خدا کے اور مَا فِیْ واسطے نفی کے ہی اور ضرب اوسکی داہنی جانب
اشارہ ہی طرف مقصود ہونے اپنے وجود کے نفی کے اوّلاً کہ اس جانب کو
تقدیم ہی اور لفظ قلبی قلب پر بسبب مناسبت لفظ کے اختیار ہوئی
اور نورِ محمد واسطے تصفیہ دل کے قلب پر اور محمد بسبب آپکی عظمت
شان کے داہنی جانب اختیار کیا گیا بسبب اوسکے معظم ہونیکے
اور صَلَّی اللہ سامنے اشارہ ہی پیش نہاد وجوب درود کا ذکر پر آنحضرت صلعم
کے بسبب ارشاد آنحضرت صلعم کے شقی عبد ذکرت عندہ
و لم یصل علی بڑا سخت دل ہی وہ بندہ جسکے سامنے مین ذکر کیا
جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے واللہ اعلم اور نکتہ ضرب لا الٰہ الا اللہ
کا اوسکے موضع مین آجائیگا نثر یضرب ھوا لاول علی الیمین ھوا لاخر

علی الیسار ھوالظاھر بین یدیہ ھوالباطن علی اللبۃ مارعۃ مرۃ

پھر ضرب لگائے کلمۂ ھُوَالْاَوَّلُ کو داہنی طرف اور کلمہ ھُوَالْآخِرُ کو بائین طرف اور کلمۂ ھُوَالظَّاھِرُ کو سامنے اپنے اور کلمۂ ھُوَالْبَاطِنُ سر سینہ پر اسکو سوبار کرے **فائدہ** اس ضرب مین اشارہ ہی نیست ہونے پر تمام عالم کے ازل سے ابد تک اور ہست ہونے پر ذات خدائے تعالی کے اور مخصوص نہونا کسی زمان یا مکان کے ساتھ اور محیط ہونا اوسکا ہر چیز کو اور تخصیص کلمۂ ھُوَالْاَوَّلُ کی داہنی جانب کے ساتھ اور ھُوَالْآخِرُ کی بائین جانب کے ساتھ اور ھُوَالظَّاھِرُ کی سامنے کے ساتھ اور ھُوَالْبَاطِنُ کی سر سینہ کے ساتھ اسوجہ سے ہی کہ جانب راست کام کرنے مین مستقل ہی اور معین ہی جانب چپ کو اور ابتدا داہنی جانب سے مسنون ہی اکثر افعال مین مثل وضو و غسل اور کپڑے پہننے اور گھر اور مسجد مین داخل ہونے کے اور جانب چپ موخر ہی اور شی ظاہر روبرو ہوتی ہی اور ضرب باطن سر سینہ پر اشارہ خود بخود اندرون کی طرف ہوتا ہی تحریا خذ لا من خنصر یدہ

الیسری او من اللبۃ و یمد الی المنکب الایمن و یقول الہ ھنا

و یضرب لا الہ من ھنا علی القلب مائتین پھر ابتدا کرے کلمۂ لا کو بائین ہاتھ کی

چھنگلیا سے جو بائین زانو پر رکھی ہی یا سر سینہ سے شروع کرے در صورت
تنگی وقت اور قلت فرصت کے اور نزدیک بعضون کے ناف سے
شروع کرے اور مدّ لا کا کھینچ کے پہونچاوے داہنے کاندھے تک اور
کہے اوس جگہ لفظ الٰہ اور ضرب لگائے الّا اللہ اوس جگہ سے یعنی
کاندھے سے قلب پر اور چاہیے کہ اس ضرب کو دو سو بار کرے مترجم
کہتا ہی یہ طریقہ اوس وقت مین ہی جسوقت لا کو ناف سے یا سر سینہ سے
کھینچے اور اگر بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے ابتدا کرے تو لا کھینچکر داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا تک لائے اور وہان سے لفظ اِلٰہ کو کھینچکر بائین کاندھے
تک پہونچاوے اور کاندھے سے الّا اللہ کی ضرب قلب پر لگاوے
ایسے ہی سنا مین نے حضرت ابی و مرشدی مدظلہ العالی سے فائدہ
اسجگہ ابتدا بائین چھنگلیا سے اس سبب سے ہی کہ احاطہ داہنے بائین
دونون جانب کا ہی اور اشارہ ہی اپنی نفی کا ساتھ تمامی ما سواے
اللہ جل شانہ کے اور اثبات وجود خدای تعالی کا اور اسی وجہ سے
اس ذکر کو ذکر نفی و اثبات کہتے ہین ثم یقول لا اِلٰہ کما مر و یضرب
الّا اللہ علی القلب اربعمائة پھر کہے لا اِلٰہ جیسا کہ گذرا اور ضرب لگائے

اِلَّا اللہ کی قلب پر چارسو بار واسطے تاکید اثبات ذات کے یعنی لاالہ

ایک بار کہکر اِلَّا اللہ اِلَّا اللہ چارسو بار بطور مذکور ضرب لگائے ثم یضرب اللہ

علی القلب ستمائۃ او مائتین و الفا پھر ضرب لگائے اسم اللہ

کی داھنے کاندھے سے قلب پر یعنی پہلے ایک بار لاالہ الا اللہ

بطرز مذکور ضرب لگاکر اسم جلالہ یعنی اللہ کی ضرب چھہ سوبار یا بارہ سوبار

لگائے تاکہ قرار پائے عشق خدا نفی غیر اور اثبات حضرت حق کہ تصور سے

حاصل کیا ہی ضرب مذکورہ سے وما زاد فاحب اور جتنا زیادہ کرے

(یہ سب طرق مذکورہ باعتبار گنتی کے) تو بہتر ہی کہ خدا کا ذکر موجب ہی تاہر

خدا کے قرب کو لقولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم یاد کرو میری یاد کرونگا مین

تم کو یعنی اگر ذکر میرا بجالاؤ مین تمکو اپنے سے قریب کرونگا تو جتنا زیادہ

قرب حاصل ہو بہتر ہی ثم یقوم ویاخذ من خنصر رجلہ الیسری لاالہ

ویمد الی منکبہ الایمن ویقول الا اللہ مرۃ ویضرب محمد من

ھنا علی القلب مائۃ مرۃ پھر کھڑا ہووے اور لیوے بائین پاؤن کی

چھنگلیا سے لَا اِلٰہَ کو اور کھینچے اوسکو داھنے کاندھے تک اور کہے

اوسی جگہ اِلَّا اللہ ایک بار اور ضرب لگائے اسم محمد کی کاندھے سے قلب پر سو بار

اسواسطے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ محبت خدا کی مستلزم ہی حب رسول کو
اور علامت سے حب کی ہی محبوب کے ذکر کی کثرت کرنا شعر

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ	هو المسك ما کررته یتضوع

بار بار ذکر کرو نعمان کا کہ نام محبوب کا ہی اسلیے کہ ذکر نعمان مشک ہی
کہ جتنا زیادہ کیا جائیگا خوشبو زیادہ پیدا ہوگی اس ذکر کو کھڑے ہو کر
کرنا تعظیم کے سبب سے ہی اور خدا کی تعظیم مین فقط توحید اور اتباع
امر کی کافی ہی کہ اور اقسام تعظیم خدا کے احاطہ طاقت بشریہ سے
باہر ہین تو ذکر خدا صرف بیٹھکر کرنا اختیار ہوا واللہ اعلم ویضرب جالسا

فیاخذ من خنصر الید الیسری لا اله یمد الی المنکب الایمن و یقول هنا
الا الله ویضرب محمد علی القلب مائة فیقول رسول الله بعد ذلك مرة

یا بیٹھے بیٹھے ضرب لگائے اس طور پر کہ شروع کرے بائین ہاتھ کی
چھنگیا سے لَا اِلٰہ کو اور کھینچے داھنے کاندھے تک اور کہے اوسی جگہ
اِلَّا اللہ اور ضرب لگائے اسم محمدؐ کی قلب پر سو بار پھر کہے رَسُولُ اللہ
ایک بار دونون صورتون مین لیکن اولی اور احب پہلا طریق ہی تعظیم کے
سبب سے مترجم کہتا ہی ایسے ہی افادہ فرمایا ہی اس فقیر کو حضرت

ابی ومرشدی مدظلہ العالی نے ثم یضرب علی الایمن ابوبکر و عمر

علی الایسر و عثمان بین یدیہ و علی علی اللبۃ احدی عشرۃ مرۃ
پھر ضرب لگاے داھنی جانب اسم ابوبکر رضہ کی پھر بائین جانب اسم عمر رضہ کی
پھر روبرو اسم عثمان رضہ کی پھر سرسینہ پر اسم علی رضہ کی کہ افضل ان مین سے
حضرت ابوبکر صدیق رضہ ہین اور خلافت مین ان سب سے پہلے ہین اور
جانب راست سب جوانب سے افضل ہی پھر حضرت عمر فاروق رضہ
افضل ہین اور جانب چپ متعلق ہی جانب راست سے کامون کے
پورا کرنے مین کہ اکثر دونون ہاتھون سے کام ہوتا ہی اور عمدہ اون
ہاتھون کا راست ہی پھر عثمان رضہ غنی افضل ہین سامنے کا جانب اشارہ
اونکی پیشوائی کا ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان تینون کے بعد سب سے
افضل ہین لہذا ضرب اونکی نام کی سرسینہ پر کہ اندرون سے تعلق
رکھتا ہی اشارہ کثرت حب کی طرف ہی رضی اللہ عنہم اجمعین کہ کتب مین
علامت سے اہل سنت وجماعت کی مرقوم ہی تفضیل الشیخین وحب الختنین
فضیلت دینا شیخین یعنی حضرت ابی بکر رضہ و عمر رضہ کو اور محبت کرنا دونون دامادون سے

صاحبزادی تھین حضرت عمر رضی کی اور حضرت حفصہ ام المومنین تھین اور ایک بی بی حضرت صدیق کی دختر ام المومنین حضرت عائشہ ... بی بی تھین آنحضرت صلعم کی پس ان دونون کی وجہ سے تعلق ان دونون ... ۱۲ منہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی رضؓ کے ساتھ محبت کرنا

ثم یضرب حسنؓ علی الایمن وحسینؓ علی الایسر وعلیؓ بین یدیہ

وفاطمہؓ علی اللبۃ ومحمدؐ علی الدماغ احدی عشرۃ مرۃ

پھر ضرب لگائے اسم حضرت امام حسن رضؓ کی داہنی جانب مقابل قلب کے
اور اسم حسینؓ کی بائین جانب یعنی قلب پر اور اسم امیر المومنین حضرت علی رضؓ
کی سامنے اپنے اور اسم حضرت فاطمہؓ کی سر سینہ پر اور اسم حضرت پیغمبر
خدا کی یعنی محمدؐ کی دماغ پر گیارہ بار **فائدہ** پہلی ضرب اسماء خلفاء اربعہ
کی بیان کی گئی بترتیب تفضیل کے اس جگہ اسم امام حسن رضؓ کو جانب راست مین
باعتبار بڑائی اور بزرگ ہونے کے اور اسم امام حسینؓ کو جانب چپ مین
باعتبار خردی سن کے اور حضرت علی رضؓ کے نام کو باعتبار پیشوائی کے
اور دونون صاحبزادون سے افضل ہونے کے اور اسم حضرت سیدہ
سر سینہ پر کہ اشارہ ہے اندرون کی جانب باعتبار مستوریت اور عفت کے
اور اسم پیغمبرؐ خدا کا دماغ پر باعتبار مرتبہ کے بلند ہونے کے اختیار کرنا
پڑا اور ضرب انکے نامونکی اسوجہ سے کرنا چاہیے کہ محبت انکی واجب

اور مامور بہ ہے لما فی دلائل الخیرات وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من آل محمد الذين امرنا بحبهم واكرامهم والبرور بهم فقال اهل

الصفاء والوفاء من امن بى واخلص فقيل له وما علامتهم فقال ايثار

محبتى على كل محبوب واشتغال الباطن بذكرى بعد ذكر الله

اسلیئے کہ دلائل الخیرات مین ہی کہا گیا یعنی کسی نے صحابہ مین سے کہا آنحضرت صلعم سے

کون ہین اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مامور کیئے گئے ہین ہم اونکے ساتھ

محبت رکھنے کے اور اونکی بزرگی کرنے کے اور اونکے ساتھ نیکی کرنیکے

اس جگہ سے مفہوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کی آل کے ساتھ محبت رکھنے کا

حکم دیا گیا تھا کہ اصحاب نے اونکے احوال پوچھے لفظ امرنا بحبہم سے

(یعنی حکم دیے گئے ہم اونکے دوست رکھنے کا) اور آپ نے اونسے

انکار امر کا نہ فرمایا بلکہ اونکے جواب کی طرف متوجہ ہوے فرمایا آنحضرت صلعم نے

کہ وہ لوگ صفا اور وفا والے ہین ایمان رکھتے ہین میرے ساتھ اور اونھون نے خالص

کرلیا ہی اپنی نیتون کو اپنے خدا کے ساتھ یعنی ایمان مین اور اعمال مین

پھر پوچھا گیا آنحضرت صلعم سے اونکی پہچان کیا ہی تو فرمایا کہ علامت اونکی

مقدم کرنا میری محبت کا ہر چیز کی محبت پر جسکو عزیز رکھتے ہین اور باطن کو

اپنے مشغول رکھنا ہی میرے ذکر کے ساتھ بعد اللہ کے ذکر کے اس جگہ سے

معلوم ہوا کہ آل نبی وہ لوگ ہین کہ جنکے دل آلودگی نفس اور دنیا سے
پاک ہین اور بھرے ہین خدا اور رسول خدا کی محبت سے اور کام اونکے
خاص خدا کے لیے ہوتے ہین اور محبت اونکی واجب ہی اور مامور بہ ہی
اور علامات سے محبت رکھنے کے ہی کہ محبوب کا ذکر کرتا رہے اور ذکر
محبوب کا موجب ہوتا ہی محبت کے بڑہنے کا **شعر**

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد

خالی دیکھنے ہی سے عشق نہین اوبھرتا ہی اکثر یہ دولت گفتگو سے
بھی اوبھرتی ہی فاذا فرغ من ذلک فان بقی شیٔ من اللیل یرقد ان لم
یخف النوم وفوت صلوٰۃ الفجر پھر جب اشغال سے فارغ ہو
تو چاہیے کہ اگر کچھ رات باقی ہو تو لیٹ رہے اور آرام لے جب کہ خوف
سو جانے کا اور نماز فجر کے فوت ہونے کا نہو یعنی پورا اعتماد رکھتا ہو اپنے
اوٹھنے پر نماز فجر کے وقت اور خوف جماعت چھوٹنے کا بھی نہو کیونکہ
ادا کرنا نماز کا اوسی کے وقت مین اور جماعت کے ساتھ واجب ہی
فی الترمذی عن الاسود بن یزید قال سالت عائشۃ عن صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان ینام اول اللیل ثم یقوم

ویصلی التہجد فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشہ فاذا کان لہ حاجۃ

الم باھلہ فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیہ من الماء

والا توضأ وخرج الی الصلوۃ شمائل ترمذی مین اسود بن یزید سے

روایت مرقوم ہو کہ کہا اسود نے پوچھا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کا کہ کیونکر ادا کرتے

تھے تو فرمایا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ اول رات مین

آرام فرماتے یعنی بعد نماز عشا کے پھر بیدار ہوتے اور اوٹھتے اور

نماز تہجد کی ادا کرتے پھر اگر ہوتی سحر کہ عبارت ہو آخر شب سے وتر ادا

کرتے بعد اسکے بچھونے پر آتے تو اگر آنحضرتؐ کو حاجت ہوتی اختلاط

کرتے اپنے اہل سے پھر جب اذان سنتے مستعد ہو جاتے جلدی تو اگر

ہوتی جنب یعنی نہانے کی حاجت ہوتی تو پانی اپنے اوپر ڈالتے یعنی

غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور تشریف لے جاتے نماز فجر کے لیے

فعلم ان الاحب ان لا یجمع اھلہ قبل التہجد تو معلوم ہوا کہ قبل نماز تہجد

کے صحبت نکرنا اپنی بیوی سے مستحب ہو کیونکہ ام المومنینؓ ذکر جماع

کرنے کا اپنی بی بی کے ساتھ بعد احوال نماز تہجد کے بیان کر کے لفظ ثم کا

کہ کلمہ ثم تراخی ہی لائین تو سمجھا گیا اس سے کہ عادت آنحضرت صلعم کی جماع سے پہلے
نماز تہجد کے پڑھنے کی تھی اور سنت عادی آنحضرت صلعم کی بطریق عبادت
نہین ہی بلکہ مستحبات اور نوافل سے ہی اور دلیل اس امر کے عبادت
نہونے پر ترک فرمانا ہی آنحضرت صلعم کا اوسکی فضیلت بیان کرنے کو یعنی اگر
عبادت ہوتی تو آپ اوسکی فضیلت بیان فرماتے وان خاف فوت صلوۃ
الفجر یبقی جالسا و یکثر الصلوۃ علی النبی اور اگر خوف کرے نماز فجر
جاتے رہنے کا بیٹھا رہے اور درود آنحضرت صلعم پر بھیجتا رہے اسواسطے
کہ فضائل درود کے لاتعد ولاتحصی ہین فاذا طلع الفجر یصلی سنۃ الفجر
رکعتین خفیفتین فی الاولی بعد الفاتحۃ الکافرون و فی الثانیۃ الاخلاص
پھر جب طلوع ہووے فجر یعنی صبح صادق کہ عبارت ہی اوس سفیدی
سے جو کنارون مین آسمان کے آخر شب کو ظاہر ہوتی ہی اور روشنی ہوتی جاتی
ہی اور چمک اوسکی ترقی کرتی جاتی ہی آفتاب کے طلوع ہونے تک
اور یہ ہوتی ہی آٹھوین حصہ شب سے جب باقی رہے ادا کرے فجر کی
دو رکعت اپنے گھر مین اس سنت کی بہت زیادہ تاکید کی ہی ترک کرنا
اسکا موجب ہوتا ہی حرمان شفاعت کو آنحضرت صلعم کے اور مستحب یہ ہی

کہ پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری رکعت
مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص اور سوا ے ان دونون سورتون کے اور
بھی سورتین پڑھنا جائز ہی اور معین کر لینا ان دونون سورتون کا
انھین دونون رکعتون مین بلکہ تمام نمازون مین کسی سورت کا
معین کر لینا اس گمان سے کہ سوا ے ان سورتون کے اور سورت
پڑھنا جائز نہ جانے مکروہ ہی لیکن معین کرنا بہ نیت اتباع قرأت اکثریہ
آنحضرتؐ کے باوجود جائز سمجھنے دوسری صورتون کے اولی ہی فی سنن

ابی داود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرأ

فی رکعتی الفجر قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد روایت ہی سنن ابی داود
مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اجلہ اصحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین سے
ہین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر مین قل یا ایھا الکافرون
اور قل ھو اللہ احد یعنی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ

پڑھے ثم یقول سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مائۃ مرۃ پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ
الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار پڑھے

ملا محمد جزری شافعی حصن حصین مین لکھتے ہین کلمتان خفیفتان علی
اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ خرمت مص من قالھا مع استغفر اللہ
العظیم واتوب الیہ کتبت کما قالھا ثم علقت بالعرش لا یمحوھا ذنب
عملہ صاحبھا حتی یلقی اللہ یوم القیمۃ مختومہ کما قالھا
دو کلمے ہین ہلکے زبان پر اور بھاری ترازو مین بہت پیاری ہین اللہ کے
نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
معنی اسکے یہ ہین پاکی کہتے ہین ہم خدا کی اور اوسکی حمد کے ساتھ اور
پاکی کہتے ہین خداے بزرگ کے اور اوسکے حمد کی ساتھ اور یہ مروی
ہی صحیح بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور مصنف ابی بکر ابن ابی شیبہ مین اور
جو کوئی ان دونون کلمون کے ساتھ استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ
ملائے یعنی بخشش چاہتا ہون خداے بزرگ سے اور رجوع
کرتا ہون مین اپنے گناہون سے جانب اوسکے لکھا جاتا ہی جیسا
کہ کہا اوسنے اور لٹکایا جاتا ہی عرش مین مٹا نہین سکتا اوسکو کوئی گناہ
اوسکے پڑھنے والے کا یہانتک کہ ملاقات کرے اللہ سے قیامت کے دن

اوس حال مین کہ مہر کیا رکہا ہی جیسا اوسکو اس کہنے والے نے کہا
روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے اور بہی حصن حصین مین ہی انے
استغفر اللہ ص واتوب الیہ فی الیوم سبعین مرۃ ص طس الکثر
من سبعین مرۃ خ س ق طس مائۃ مرۃ طس مس توبوا الی ربکم
فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ عوم یعنی فرمایا آنحضرت نے
تحقیق مین آمرزش خدا سے چاہتا ہون اسکو روایت کیا ابو یعلی
موصلی نے اور توبہ کرتا ہون مین سامنے خداے برتر کے ہر روز
ستر بار روایت کیا ہی اسکو ابو یعلی موصلی اور طبرانی نے اپنے معجم اوسط
مین زیادہ ستر بار سے روایت کیا اسکو بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ
قزوینی اور طبرانی نے معجم اوسط مین سو بار روایت کیا اسکو طبرانی نے
معجم اوسط مین اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین توبہ کرو
رو برو خدا کے اسواسطے کہ مین توبہ کرتا ہون روبرو اوسکے ہر روز سو بار روایت
کیا ہی اسکو ابو عوانہ نے اپنی سنن مین اور مسلم نے اپنی صحیح مین اسجگہ سے معلوم ہوا
کہ پڑھنا ان کلمات کا ہر دن مین سو بار مستحب ہی اور اجر عظیم کا موجب ہی کہ
مشتمل ہی تسبیح و استغفار و توبہ پر لیکن تخصیص سنت فجر اور فرض کے درمیان کی

مشائخ فقر سے ماثور ہی اسواسطے کہ یہ وقت متبرک اوقات اجابت سے ہی اور اسواسطے کہ ابتدا اعمال کی انھین کلمات متبرکہ سے ہو اور زیادہ ہی کلمہ وبحمدہ کا بعد سبحان اللہ العظیم کے اس عبارت مین اگرچہ کتب حدیث مین جو مطالعہ مین آئین نظر سے نہین گذرا لیکن اپنے پیر و مرشد یعنی حضرت مولانا مولوی عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے مین نے سُنا ہی کہ حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہٗ کہ میرے پیر کے پیر ہین فرماتے تھے کہ مین نے اسکو حدیث مین دیکھا ہی اور تعلیم اسکے پڑھنے کی فرماتے تھے اور حضرت مولانا قدس سرہ علمای متبحرین سے تھے اور کتب دینیہ کے مطالعہ کرنے والون مین تھے احتمال غلطی کا نہین رکھتا ہی اگرچہ نظر سے ہم ایسے طلبا کی نہ گذرا ہو

والاضطجاع علی شقہ الایمن بعدھما مستحب اور لیٹ رہنا داہنی کروٹ بعد سنت فجر ادا کرنے کے مستحب ہی فی سنن ابی داود حدثنا مسدد و ابو کامل و عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ قالوا حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین قبل الصبح فلیضطجع علی یمینہ

فقال له مروان بن الحکم اما یجزئ احدنا ممشاه الی المسجد حتی
یضطجع علی یمینه قال عبید الله فی حدیثه قال لا قال فبلغ ذلک ابن
عمر فقال اکثر ابو هریرة علی نفسه قال فقیل لابن عمر هل تنکر شیئا
مما یقول قال لا ولکنه اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلک ابا هریرة

قال فما ذنبی ان کنت حفظت ونسوا

ابو داؤد اپنی سنن مین روایت لائے ہین کہ بیان کیا مجھسے مسدد
اور ابو کامل اور عبید اللہ فرزند عمر بن میسرہ نے کہا اونھون نے
بیان کیا ہم سے عبد الواحد نے کہ بیان کیا ہم سے اعمش نے
روایت کرکے ابی صلح سے اور اونھون روایت کی ابی ہریرہ سے
کہا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب تم مین سے کوئی دوگانہ قبل نماز فجر ادا کر چکے چاہیے کہ لیٹ
رہے داہنے پہلو تو کہا ابو ہریرہ سے مروان بن حکم نے کیا تم مین سے
کسی کو کفایت نہین کرتا ہی یعنی کیا جائز نہین ہی چلنا مسجد کی طرف
یہانتک کہ لیٹ نہ لین اپنے داہنے پہلو پر کہا عبید اللہ نے اپنی
حدیث مین کہ کہا یعنی ابو ہریرہ رض نے نہین یعنی کافی اور جائز نہین ہی

جانا مسجد کو بغیر اسوقت لیٹے کہا عبید اللہ نے یا ابو صالح نے تو
یہ خبر عبد اللہ ابن عمر کو پہونچی کہا عبد اللہ ابن عمر نے زیادتی کی یعنی
ابو ہریرہ نے اپنی ذات پر کہا ابو صالح نے پس پوچھا گیا ابن عمر سے
کیا انکار کرتے ہین آپ کسی چیز کا ابو ہریرہ کی کہی ہوئی سے کہا نہین
لیکن ابو ہریرہ نے جرأت کی ہے کہ واجب کر دیا ہے اونھون نے ہم پر لیٹنا
درمیان سنت اور فرض فجر کے کہا صالح نے یہ کہنا ابن عمر کا ابو ہریرہ
کو پہونچا کہا ابو ہریرہ نے کیا گناہ مجھپر اگر یاد رکھا مین نے اور بھلا دیا
دوسرون نے فعلم ان الامر لیس للایجاب لاطلاق ابن عمر فی
روایة ابی هریرة لفظ الامر مع غیر تنبیه علی عدم الایجاب و
کان ابن عمر افقه واعلم باحواله صلی الله علیه وسلم فبقی الاستحباب
تو سمجھا گیا کہ یہ امر واسطے وجوب کے نہین ہے بسبب اسکے کہ ابن عمر نے
اطلاق کیا لفظ اجترا کو بسبب روایت کرنے ابی ہریرہ کے لفظ امر یعنی
فلیضطجع کو کہ مفید ایجاب کو شارع سے ہی بغیر آگاہ کرنے کے عدم ایجاب پر
اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما زیادہ آگاہ مسائل فقہ سے اور زیادہ
جاننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے تو استحباب باقی رہا

اسواسطے کہ ابن عمر نے نفی اوس چیز کی آشکار کی جسکو ابو ہریرہ نے روایت
کیا ہو پس معلوم ہوا کہ لفظ اجترا اور انکار کا درمیان سُنت اور فرض فجر کے
لیٹنے کے جواز کے لیے اور مسجد کو بدون اضطجاع جانے کے عدم جواز
کے لیے تھا جیسا کہ قول سے ابن عمر کے لکنہ اجترا و جبنا کے مفہوم

ہوتا ہو وفیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اذا اصلی رکعتی الفجر فان کنت نائمۃ اضطجع وان کنت مستیقظۃ حدثنی

فاذا اسفر صلی الفرض اور بھی اسی سنن ابو داؤد مین روایت ہو
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ازواج مطہرات آنحضرتؐ مین سے تھین
اور طہارت مین انکی ستھرہ آیتین سورہ نور مین نازل ہوئی ہین کہا اونھون نے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دوگانہ فرض کا ادا کر لیتے اگر مین سوتی ہوتی
لیٹ جاتے اور اگر جاگتی ہوتی تو مجھسے باتین کرتے جب سفید ہو جاتا
دن یعنی روشنی پیدا ہوتی ادا کرتے فرض کو اس جگہ سے معلوم ہوا کہ
آنحضرتؐ کبھی کبھی نہین بھی لیٹے پس اگر واجب ہوتا لیٹنا ترک نہ کرتے
لیکن استحباب لیٹنے کا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو مذکور ہوئی
ثبوت کو پہونچا اور بھی اس حدیث سے ہم حنفی لوگ اسفار ہونے کے

قائل ہوئے ہین نہ اسقدر اسفار کہ خوف ہو وقت فوت ہوجانے کا قبل نماز کے
یا درمیان نماز کے جیساکہ اہل فقہ لکہتے ہین کہ مستحب ہے اسفار اسقدر
کہ چالیس یا پچاس آیتین یا ساٹھ آیت سوتک بھی کہا ہے ترتیل کے ساتھ
اوسمین پڑہ سکے اور اگر کوئی فساد ظاہر ہو نماز مین تو اوسی وقت مین
اعادہ نماز کا کر سکین ثم یجئ الی البیت فیجلس مستقبل الکعبة ویقرأ
الاوراد الماثورة حتی تطلع الشمس فیقول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَقَالَنَا
یَوْمَنَا ہٰذَا وَلَمْ یُہْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی وَہَبَنَا ہٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا
فِیْہِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ تُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ فیصلی للاشراق رکعتین پہر آئے اپنے گہر مین
یعنی مسجد سے بعد فراغ نماز فجر کے اور رو بقبلہ بیٹھے اور جو اوراد احادیث
سے ثابت ہوئے وہ پڑہے اور اس باب مین کتاب حصن حصین کافی
ووافی ہے اور بہی وہ اوراد پڑہے جنکو مشائخ کبار نے جو علماے علوم
دین تھے ترتیب دیا ہے مثل اوراد فتحیہ وغیرہ اور مسبعات عشر کے ہمیشگی
کرے مسبعات عشر کے پڑہنے کی کہ یہ بہت نفع دینے والی ہین اور
فضائل اسکے اور تحریص اسکے پڑہنے کی عین العلم مین کہ بہت نافع
کتاب سلوک مین ہے مذکور ہے اور مسبعات عشر یہ ہین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی

مسبعات عشر

اور سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس
سات سات بار پڑہے اور بسم اللہ ابتدا مین ہر سورہ کے پڑھنا چاہیئے
اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ سات بار اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات بار اور اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ
افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ
اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ
رَّحِیْمٌ سات بار اور سورۂ یسین کا بعد ہر صبح کے التزام رکھے کہ یہ فضیلت بہت
رکھتی ہی حصن حصین مین لکھا ہی قلب القران یس لا یقرأھا رجل یرید اللہ
والدار الاخرۃ الا غفر لہ اقرؤھا علی موتاکم س دق دل قران کا
یسین ہی یعنی قرآن کی سورتون مین یسین جیسے دل اعضائے
انسان مین ہی جب پڑھتا ہی وہ شخص جسکو مقصود خدا اور دار آخرت
ہی تو بخشا ہی جاتا ہی پڑھو تم اسکو اپنے مُردون کے سامنے

احتضار کے وقت اور قبر پر اونکی بعد انتقال کے روایت کیا ہی اسکو
نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ قزوینی اور ابن حبان نے اس جگہ
مراد موتاکم سے وہ لوگ ہین کہ زندہ رہنے کی امید اونکی منقطع ہوگئی ہو
عام اس سے کہ احتضار مین ہون یا مر گئے ہون تو عموم مجاز ہی نہ
جمع بین الحقیقۃ والمجاز بیضاوی مین مرقوم ہی وعنہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان لکل شئ قلبا وقلب القران یس من قراھا یرید وجہ اللہ غفر
اللہ لہ واعطی من الاجر کانما قرأ القران اثنین وعشرین مرۃ وایما
مسلم قرئ عندہ اذا نزل بہ ملک الموت سورۃ یس نزل بکل حرف
منہا عشرۃ املاک یقومون بین یدیہ صفوفا یصلون علیہ ویستغفرون
لہ ویشھدون غسلہ ویتبعون جنازتہ ویصلون علیہ ویشھدون
دفنہ وایما مسلم قرأ یس وھو فی سکرات الموت لم یقبض ملک
الموت روحہ حتی یجیئہ رضوان بشربۃ من الجنۃ
فیشربھا وھو علی فراشہ فیقبض روحہ وھو ریان
ویمکث فی قبرہ وھو ریان ولا یحتاج الی
حوض من حیاض الانبیاء حتی یدخل الجنۃ وھو ریان

مروی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہر چیز کے لیے دل ہی اور
قرآن کا دل یسٓ ہی جس شخص نے پڑھا خالص خدا کے لیے بخشیگا اوسکو
خدا اور دیا جائیگا اوسکو اجر مانند اوس شخص کے کہ پڑھا اوسنے قرآن کو
بائیس بار جس کسی مسلمان کے پاس یہ یسین پڑھی جاتی ہی اوسوقت جبکہ
اوترتے ہین ملک الموت اوسکے پاس اوترتے ہین ہر حرف کے
عوض دس فرشتے کہ کھڑے ہوتے ہین اوسکے سامنے صف
باندھے اور دعا خیر کی کرتے ہین اوسکے لیے اور استغفار کرتے ہین
اور اوسکے لیے حاضر رہتے ہین اوسکے غسل مین اور ہمراہ چلتے ہین
اوسکے جنازے کے اور اوسپر نماز جنازے کی پڑھتے ہین اور موجود
رہتے ہین اوسکے دفن مین اور جس کسی مسلمان نے پڑھا یس کو اپنے
سکرات موت مین قبض نہین کرتا ہی ملک الموت اوسکی روح کو یہانتک
کہ لاتا ہی اوسکے پاس رضوان کہ خازن جنت کا ہی شربت جنت کا
پھر اوسکو پلاتا ہی اوس حال مین جبکہ وہ اپنے بچھونے پر پڑا ہی تو قبض
کیجاتی ہی روح اوسکی اوس حال مین جبکہ سیراب ہی اور رکھا جاتا ہی وہ
قبر مین اوس حال مین جبکہ وہ سیراب ہی اور محتاج نہوگا کسی حوض کا

انبیا کے حوضون مین سے یہانتک کہ داخل ہو جنت مین درحالیکہ
وہ سیراب ہی اس جگہ سے معلوم ہوا کہ یٰس کا پڑھنا سامنے محتضر کے
مستحبات سے ہی اور بھی پڑھنا سورہ رعد کا آگے محتضر کے مستحب ہی
چنانچہ درمختار مین ہی باب صلوۃ الجنازہ مین ویندب قرأۃ یسین
والرعد یعنی مستحب ہی پڑھنا یٰس کا اور رعد کا اور بھی التزام رکھے
دلائل الخیرات کا کہ جامع ہی درودون کو اور فضائل درود کے بہت
ہین جیسا کہ آگے آویگا اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ سہ شنبہ سے شروع
کرے اور دوشنبہ کو ختم کرے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب اور
اوسکی زردی دفع ہو کیونکہ طلوع آفتاب کے وقت تاوقتیکہ آفتاب
صاف نہو نماز پڑھنا مکروہ ہی پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا
هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ
عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ سب حمد اوسی خدا کے لیے ثابت ہے
جسنے پھیر دیا ہمکو یہ روز ہمارا اور ہلاک نہ کیا ہمکو ہمارے گناہونکی وجہ سے
تمام حمد ثابت ہی اوسی خدا کو کہ جسنے بخشا ہمکو یہ روز اور درگذر کیا اون
ہماری خطاؤن سے کیونکہ عثرہ فتحہ کے ساتھ بمعنی لغزش کے

ف اقالہ اللہ عثرتہ

اور اقالہٗ عثرات یعنی درگذر کرینگے اوس سے ہی اور نہین عذاب کیا
ہمپر آگ کا پھر پڑھے نماز اشراق کی دو رکعت ایک سلام سے

فی المشکاۃ عن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح
رکعتی الضحی لایقول الاخیر اغفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من
ذبد البحر رواہ ابو داود مشکات مین معاذ بن انس

جہنی سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو بیٹھا رہے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ مین جب فارغ ہو جاے
نماز صبح سے یہانتک کہ ادا کرے دوگانہ روشنی کا نہ کہے سواے اچھی
بات کے کہ ذکر خدا کا ہی بخشے جائینگے اوسکے سب گناہ اگرچہ زیادہ ہون
کف دریا سے روایت کیا ہی اسکو ابو داوٗد نے اس جگہ سے معلوم ہوا
کہ اشراق کی نماز دو رکعت سنت ہی لیکن بعض مشائخون کے رسالونمین
اس سے زیادہ بھی دیکھنے مین آیا ہی اور اپنے پیر و مرشد حضرت
قبلہٗ عالم مولانا مولوی عبد الوالی قدس سرہ کو مین نے بھی دیکھا کہ چار
رکعت دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور اسی پر عمل ہی اکثر مشائخ کا

نماز اشراق

جیسا کہ متن مین بیان اوسکا لاتا ہون مین مترجم کہتا ہی حضرت
جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز اس نماز اشراق کو چار رکعت
چارون قل کے ساتھہ دو سلام سے ادا فرماتے تھے اور یہی معمول ہر

اس خاندان کا ہی لکن المشائخ یسمونہا الاشراق ویصلون اربعا بتسلیمتین
لیکن مشائخ کبار نے اوسکا نام اشراق رکھا ہی اور پڑہتے ہین
چار رکعت دو سلام کے ساتھہ اسجگہ استدراک لفظ لکن کے ساتھہ
اس وجہ سے واقع ہوا کہ حدیث مین لفظ رکعتی الضحی ہی یعنی دو رکعت
ضحی کی اور محدثین اسیوجہ سے اشراق کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین
یہ نماز وہی نماز ضحی کی ہی جسکا بیان آگے آتا ہی باعتبار حدیث کے لفظ
کے کیونکہ اوسمین لفظ ضحی آیا ہی اور عجب ہی اونسے کہ انکار اشراق کا
کرتے ہین باوجود اسکے کہ اشراق پر دلالت کرتی ہی وہ حدیث جسکو ترمذی
نے روایت کیا ہی عن ابی اسحق قال سمعت عاصم بن ضمرة یقول سألنا
علیا عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النہار قال فقال انکم
لا تطیقون ذلک قال قلنا من اطاق منا ذلک صلی فقال کان
اذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتہا من ھھنا عند العصر

صلی رکعتین واذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند
الظھر صلے اربعا الحدیث روایت کی گئی ہو ابی اسحق سے
کہ کہا اونھون نے سُنا مین نے عاصم بن ضمرہ سے کہ کہتے تھے
پوچھا مین نے علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دنکی نماز یعنی دن کو کتنی نمازین آپ پڑہتے تھے کہا عاصم نے تو فرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تحقیق تم ادا نہین کر سکتے ہو اوسکو کہا
عاصم نے جو کوئی ادا کر سکے گا ہم مین سے وہ پڑھیگا تو فرمایا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے تھے آنحضرت صلعم جب ہوتا آفتاب اوس جگہ یعنے
مشرق مین مانند اوسکے ہیئت کے یعنی بلندی مین بوقت عصر کے
یعنی آخر وقت مستحب مین عصر کے قبل آفتاب کے زرد ہونے کے
اسواسطے کہ بعد طلوع یا قبل غروب کے آفتاب کے زرد ہونیکی
حالت مین نماز پڑہنا مکروہ ہو پڑھتے دو رکعت اور زیادتی اس نماز
کی دس رکعت تک کہتے ہین واللہ اعلم اور جب ہوتا آفتاب
اس جگہ یعنی شرق مین مثل اپنی بلندی کے اوس جگہ یعنی مغرب مین
وقت ظہر کے یعنی وسط مین ظہر کے وقت کے اسواسطے کہ پڑہنا نماز کا

آنحضرت صلعم سے زوال کے قریب مروی نہین ہوا ہی پڑھتے چار رکعت
آخر حدیث تک تو معلوم ہوا کہ دن مین زوال کے قبل دو نمازین
پڑھین آنحضرت صلعم نے اور اول نماز مغائر تھی دوسری نماز کی بسبب
وقت کے تفاوت کے ہر دو نماز مین تو اول جو بعد طلوع آفتاب اور
اوسکے صاف ہونے کے ہی تو وہ نہین ہی مگر نماز اشراق کی اور دوسری جو
چوتھائی دن چڑھنے پر قبل زوال کے ہی وہ نہین ہی مگر نماز ضحی کی
تو حدیث اول مین جو مذکور متن مین ہی لفظ ضحی باعتبار معنی مشتق منہ
کے ہی کہ ضحوہ بمعنی روشنی کے وارد ہوا ہی اس بات پر تنبیہ کرنے پر
کہ جائز نہین ہی نماز اشراق کی بدون صاف ہونے اور روشن ہونے
آفتاب کے نہ بمعنی منقول تاکہ معارض نہو ساتھ حدیث حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے اور دلیل قوی اس معنی پر اتفاق کرنا ہی علماء عارف
کا کہ آنکھین اونکی باطن کی کھلی ہین واللہ اعلم | ثم یصلون الضحی ثمان

رکعات بتسلیمتین جمعا بین ہذا الحدیث والحدیث الاخر فے

المشکوۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم یصلے الضحی ثمان رکعات ثم یقول لو نشرلی ابوای ماترکتہا رواہ مالک

پھر یعنی بعد اشراق کے پڑہے نماز چاشت کی آٹھہ رکعت دو سلام کے
ساتھہ تاکہ جمع حاصل ہو درمیان اس حدیث کے کہ متن مین مذکور ہوئی
یعنی روایت معاذ بن انس جہنی کی اور دوسری حدیث جو مشکوۃ مین
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ تحقیق فرماتی تھین کہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پڑھتے نماز چاشت کی آٹھہ رکعت پھر فرماتے اگر زندہ کیئے جائین
میرے مان باپ (ابواتی تثنیہ اب کا بطور تغلیب کے ہی جیسے عمرین اور قمرین) اسواسطے
کہ ترک کرون مین اس نماز کو ترک نہ کرونگا مین اس نماز کو یعنی اس نماز کو
اپنے مان باپ کی زندگی سے زیادہ دوست رکھتا ہون روایت کیا ہی
اسکو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا مین اور اقل اسکا چار رکعت
ہی جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے مفہوم ہوتا ہی اور
بعضون کے نزدیک دو رکعت اور زیادہ اوسکا بارہ رکعت ہین اور
وقت چاشت کا بعد اشراق کے قبل زوال کے ہی اور افضل وقت
اوسکا چوتھائی یعنی ایک پہر دن گذرنے پر ہی جیسا کہ درمختار مین ہی
وندب اربع فصاعدا فی الضحی بعد الطلوع الی الزوال ووقتہا المختار
بعد ربع النہار وفی المنیۃ اقلہا رکعتان واکثرہا اثنا عشر

واوسطها ثمان وهوافضلها کما فی الذخائر الاشرفیة لثبوته بفعله
وقوله علیه الصلوٰة والسلام واما اکثرها فبقوله فقط
اور مستحب ہی چار رکعت یا زیادہ ضحی مین بعد طلوع آفتاب کے زوال
تک اور وقت مختار اوسکا بعد چوتھائی دن کے ہی ذخیرۃ المصلی مین ہی
کہ کم سے کم دو رکعتین ہین اور اکثر اوسکا بارہ رکعتین ہین اور اوسط اوسکا
آٹھ رکعتین ہین اور یہی افضل ہین جیسا کہ ذخائر اشرفیہ مین ہی اسلیے کہ
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے ثابت ہین اور
زیادہ سے زیادہ والی آپ کے قول سے صرف مترجم کہتا ہی لیکن
طریقہ ضحیٰ کا جو حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ سے حضرت ابی ومرشدی
مدظلہ العالی نے روایت کیا ہی اور معمول بہ اس خاندان کا ہی یہ ہی کہ بعد
نماز اشراق کے آٹھ رکعت نماز ضحیٰ کی دو سلام کے ساتھ پڑھے پہلی
رکعت مین سورہٗ شمس اور دوسری رکعت مین سورہٗ لیل اور تیسری
رکعت مین سورہٗ ضحیٰ اور چوتھی رکعت مین سورہٗ الم نشرح اور باقی
چار رکعتون مین چار قل پڑھے اور جب نماز ضحیٰ ختم کر چکے بے فاصلہ کلام
تین مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

بعد اسکے آیہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کہ سورہ اقرأ مین آیہ سجدہ ہی پڑھکر سجدہ کرے اوس سجدے مین بعد تسبیح کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تین بار اور سات باریا وہاب پڑھے پھر سر اوٹھائے اور بیٹھکر یَا سَمِیْعُ پانسو بار بعد اوسکے ایک سو ایک بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پڑھے

اوسکے بعد جو چاہے دعا کرے ثم بعد الزوال قبل الظھر یصلی اربعا

سوی سنۃ الظھر ویسمونھا بالظھیرۃ پھر زوال کے بعد قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑھتے ہین سوائے سنت ظہر کے اور نام رکھتے ہین مشائخ اس نماز کا ظہیرہ از قبیل تسمیہ شئی باعتبار اوسکے وقت کے کہ ظہیرہ کہتے ہین نصف دن کی حد کو قاموس مین ہی والظھیرۃ حد انتصاف النھار یعنی ظہیرہ حد نصف دن کو کہتے ہین اور یہ نماز بھی ماثورات سے ہی فی الترمذی عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن ھذہ الاربع رکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظھر فاحب ان یصعد لی فی

تلك الساعة خیر قلت افی کلھن قرأۃ قال نعم قلت ھل فیھن تسلیم فاصل قال لا
شمائل ترمذی مین ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور
ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ادا کرتے تھے چار رکعت وقت
زوال آفتاب کے یعنی بعد زوال کے اسلیئے کہ نزدیک زوال کے
یعنی حالت زوال مین نماز پڑھنا مکروہ ہو اور کبھی آنحضرت صلعم سے ثابت
نہین ہوا سنن ابی داؤد مین مروی ہی عن عمرو بن عنبسۃ السلمی انہ قال
قلت یارسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ماشئت
فان الصلوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس
فترتفع قیس رمح او رمحین فانھا تطلع بین قرنی شیطان ویصلی لھا
الکفار ثم صل ماشئت فان الصلوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی
یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جھنم تسجر وتفتح ابوابھا فاذا
زالت الشمس فصل ماشئت فان الصلوۃ مشھودۃ مکتوبۃ
حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین
قرنی شیطان ویصلی لھا الکفار وقص حدیثا طویلا
روایت ہی عمرو بن عنبسہ سلمی سے کہ اونھون نے کہا عرض کیا مین نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا وقت رات کا زیادہ شنوائی والا
ہی یعنی کس وقت مین شب سے خدا تعالی بندون کے احوال کیطرف
متوجہ ہوتا ہی اور اونکے اعمال قبول فرماتا ہی اور اونکی دعائین قبول
کرتا ہی اگرچہ اوسکی توجہ بندون کے ساتھ سب اوقات مین ہی لیکن بعض
اوقات کو ایک خصوصیت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان
آخر رات کے یعنی آدھی رات کو تو جتنی نماز چاہے پڑہ پس تحقیق یہ نماز
گواہی دی گئی ہی یعنی گواہی دینگے اوسپر وقت اور مکان جسمین یہ نماز
ادا کی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یعنی لکھی جاتی ہی اعمال کے روزنامچون مین
یہانتک کہ پڑھے تو صبح کی نماز پھر کم کر تو یعنی موقوف کر اور نہ پڑہ بعد
نماز صبح کے یہانتک کہ طلوع کرے آفتاب اور بلند ہو بقدر ایک
نیزہ کے یا دو نیزہ کے یعنی صاف ہوجاے اور زردی اوسکی باقی
نرہے کیونکہ طلوع کرتا ہی درمیان شیطان کے دو سینگون کے اور
نماز پڑہتے ہین اوسکی کفار یعنی پوجتے ہین اوسکو اوسوقت پھر یعنی
آفتاب بلند ہونیکے بعد باندازہ مذکور جتنی چاہے نماز پڑہ کہ تحقیق
گواہی دی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یہانتک کہ ملجائے نیزہ و سایہ اوسکا

یعنی اوسکا سایہ نرہے سواے سایہ اصلی کے کہ وقت زوال کا ہی پھر
یعنی وقت زوال کے کم کر اور نہ پڑہ کوئی نماز اسلیے کہ جہنم جوش دیجاتی
ہی اور کھولے جاتے ہین دروازے اوسکے تو جب جھکے آفتاب یعنی
سایہ نہ ڈالے قاموس مین ہی زاغ یزیغ زیغا و زیغوغۃ مال والبصر
کل وقالشمس مالت ففا الفئ پھر پڑہ نماز جتنی چاہ اسواسطے نماز گواہی
دی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یہانتک کہ پڑہ نماز عصر کی یعنی درمیان ظہر
وعصر کے جو نماز چاہے تو پڑہ پھر کوتاہی کر اور کوئی نماز نہ پڑہ یہانتک
کہ غروب ہووے آفتاب کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی درمیان شیطان کے
دو سینگون کے اور نماز پڑہتے ہین اوسکے لیے کفار اور بیان کیا
عمرو بن عنبسہ نے اس حدیث کو بہت دراز اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی
نماز کے ان تینون وقت مین ترک کرنے کا امر اور امر مفید ہی وجوب
کو اور خلاف کرنا امر کا کم سے کم مکروہ ہوگا چنانچہ کراہت نماز پڑہنے کی
ان تینون وقتون مین کتب فقہ مین مصرح اور محقق ہی تو کہا مین نے
داس جگہ سے تمہ ابو ایوب انصاری کی روایت کا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ ہمیشہ ان چار رکعتون کو پڑہتے ہین

نزدیک زوال آفتاب کے) تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہین نزدیک آفتاب کے زوال
کے اور بند نہین ہوتے ہین یہانتک کہ پڑھی جاوے نماز ظہر کی اور
چاہتا ہون مین اور دوست رکھتا ہون مین کہ چڑھین میرے لیئے
نیکیان اسوقت مین کہا مین نے کیا چارون رکعت مین قرأت ہی
فرمایا آپ نے ہان یعنی چارون رکعت مین قرأت واجب ہی جیسا کہ
طریقہ تمام نفلون کا ہی کہا مین نے یعنی حضرت ابوایوب انصاری نے
کیا ان چارون کے درمیان کوئی سلام فاصل ہی فرمایا آپ نے نہین
اس جگہ سے معلوم ہوا کہ یہ چار رکعت نماز ظہیرہ کی ایک سلام سے پڑھنا
چاہیئے واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی ہمارے اس خاندان مین نماز
ظہیرہ مین چار قل پڑھے جاتے ہین واللہ اعلم وفیہ عن عاصم بن ضمرۃ

عن علی کرم اللہ وجہہ انہ کان یصلی قبل الظہر اربعا وذکر ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھا عند الزوال ویمد فیھا اور بھی
شمائل ترمذی مین مرقوم ہی کہ روایت کرتے ہین عاصم بن ضمرہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے قبل نماز ظہر کے

چار رکعت پڑہتے تھے اور ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ادا کرتے تھے زوال کے قریب اور دراز کرتے تھے اسمین قرأت کو اور ظاہر ہی کہ یہ چار رکعت سواے چارگانہ سنت کے ہی کیونکہ جس روایت مین ذکر سنت ظہر کا وارد ہوا وہ ہمراہ دوگانہ بعد ظہر کے واقع ہی اوسکا ذکر اس حدیث مین نہین آیا واللہ اعلم

وھکذا یلتزم جمیع ما ورد فی الحدیث من التطوعات صلوۃ

اور ایسے ہی لازم کرلے اور دائما پڑہتا رہے جتنا کچھ حدیث مین وارد ہوا ہی نوافل نماز سے جیسے چار رکعت سنت ظہر کی قبل فرض ظہر کے اور بعد فرض ظہر کے دو رکعت سنت اور چار رکعت قبل نماز جمعہ اور چار رکعت بعد نماز جمعہ کے مترجم کہتا ہی دستور ہمارے بزرگون کا رہا ہی کہ بعد جمعہ کے چار رکعت ظہر احتیاطی پڑہتے ہین اسواسطے بہتر ہی کہ بعد ان چار رکعت سنت بعدیہ جمعہ کے وہ ادا کرے اور پہر دو رکعت سنت کی پڑہے اور تحقیق ظہر احتیاطی کی مترجم نے بشرح وبسط بعض تحریرات مین کردی ہی جسکا جی چاہے مطالعہ کرے واللہ اعلم اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت قبل فجر کے

یہ سب سنتین مؤکدہ ہین اور زیادہ تر تاکید دوگانہ سنت فجر کی ہی اور چار رکعت بعد ظہر اور چار رکعت قبل عصر اور چھہ رکعت ایک سلام یا دو سلام یا تین سلام سے بعد مغرب کے اور چار رکعت قبل فرض عشا کے اور دوگانہ بعد وتر کے سنن زوائد سے ہین یعنی نفل مترجم کہتا ہی کہ سنت عصر کی ہمارے خاندان مین بہت تاکید ہی واللہ اعلم اور دوگانہ بعد جمعہ کے مستحب ہی بقول مفتی بہ اور صاحبین کے نزدیک چھہ رکعت بعد نماز جمعہ سنت مؤکدہ ہین در مختار مین مرقوم ہی وسن مؤکدا اربع قبل الظہر واربع قبل الجمعة واربع بعدھا بتسلیمة فلو بتسلیمتین لم تنب عن السنة ولذا لو نذرھا لو یخرج عنہ بتسلیمتین وبعکسہ یخرج ورکعتان قبل الصبح وبعد الظہر والمغرب والعشاء شرعت البعدیة لجبر النقصان والقبلیة لقطع طمع الشیطان ویستحب اربع قبل العصر وقبل العشاء وبعدھا بتسلیمة وان شاء رکعتین وکذا بعد الظہر لحدیث الترمذی من حافظ علی اربع قبل الظہر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار وست بعد المغرب لیکتب من الاوابین بتسلیمة او ثنتین او ثلاث والاول ادوم واشق وھل تحسب المؤکدة من المستحب ویودی الکل بتسلیمة واحدة

اختار الکمال نعم وحررا باحۃ رکعتین خفیفتین قبل المغرب واقرہ فی البحر
والمصنف والسنن اٰکدھا سنۃ الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظہر فی
الاصح لحدیث من ترکھا لم تنلہ شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبھا
یعنی اور سنت موکدہ چار رکعت قبل ظہر کے اور چار رکعت قبل جمعہ کے اور چار رکعت بعد جمعہ کے
ایک سلام سے تو اگر دو سلامون سے پڑھیگا تو سنت کی قائم مقام
نہونگی اور اسیوجہ سے اگر نذر کی اوسکے پڑہنے کی تو دو سلامون سے
پڑہنے سے نذر نہ پوری ہوگی اور عکس مین اسکے نذر پوری ہوجائیگی
اور سنت ہین دو رکعت قبل صبح کے اور بعد ظہر کے اور بعد مغرب
اور بعد عشا کے مشروع کی گئی ہین بعد فرض کے نقصان فرض
پورا کرنے کے لیے اور قبل فرض کے طمع شیطان قطع کرنے کے لیے اور
مستحب ہین چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے اور بعد عشا کے
ایک سلام سے اور اگر چاہے دو ہی رکعت پڑہے بعد عشا کے
ایسی ہی مستحب ہی چار رکعت بعد ظہر کے حدیث ترمذی سے کہ جو شخص
حفاظت کرتا ہی چار رکعت قبل ظہر کے اور چار رکعت بعد ظہر کے تو
اللہ اوس پر آگ حرام کردیتا ہی اور چھہ رکعت بعد مغرب کے تاکہ لکھا جائے

ادابین مین یہ رکعتین ایک سلام سے ہون یا دو سلام سے یا تین سلام سے
اور اول ادوم اور اشق ہی اور کیا شمار کیجائینگی سنت موکدہ مستحب مین
اور کل ادا کی جائینگی ایک سلام سے تو اختیار کیا ہی کمال نے کہ ہان
اور لکھا اونھون نے کہ دو رکعتین ہلکی قبل مغرب کے مباح ہین اور قائم
رکھا اوسکو بحر مین اور مصنف نے اور تمامی سنتون مین فجر کی سنت
بالاتفاق زیادہ موکد ہی پھر چار رکعت قبل ظہر کے اصح روایت مین بسبب
اس حدیث کے کہ جس شخص نے انکو ترک کیا تو وہ میری شفاعت
نہ پائیگا پھر باقی سب سنتین برابر ہین اور بعض قائل ہین اسکے وجوب کے
اور شرح وقایہ مین لکھا ہی م ولا یخرج منہ لحاجۃ الانسان او الجمعۃ وقت
الزوال ومن بعد منزلہ عنہ فوقتا یدرکھا ویصلی السنن علی الخلاف
ش وھو ان یصلی قبلھا اربعا وفی روایۃ ستا رکعتین تحیۃ واربعا سنۃ
و بعدھا اربعا سنۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وستا عندھما رحمھما اللہ
یعنی وقایہ مین ہی نہ نکلے معتکف اپنے اعتکاف کی جگہ سے مگر کسی حاجت
انسانی کے واسطے یا نماز جمعہ کے لیے زوال کے وقت اور اگر
اوسکا ٹھگانا مسجد سے دور ہو تو ایسے وقت نکلے کہ نماز جمعہ پالے

۲۸ محرم

اور سنتین پڑھے اور اسمین اختلاف ہی اور شرح وقایہ مین ہی وہ اختلاف
یہ ہی کہ پڑھے قبل نماز جمعہ کے چار رکعت اور ایک روایت مین ہی
چھہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار سُنت کی اور بعد نماز جمعہ چار سنت
امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اور چھہ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک
اور ابو داؤد اپنی سنن مین روایت کرتے ہین عن عبد اللہ المزنی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین ثم قال
صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ
روایت ہی عبد اللہ مزنی سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
پڑھو نماز مغرب سے قبل دوگانہ پھر فرمایا پڑھو نماز مغرب سے پہلے دوگانہ
اور یہ حکم اوسکے لیے ہی کہ جو پڑھنا چاہے یعنی پڑھنے کا اختیار ہی تو معلوم
ہوا یہ حکم ایجابی نہین اختیار دینے کی وجہ سے تو جواز باقی رہا اور فرمانا لفظ
لمن شاء خوف سے اس بات کے ہی کہ اسکو سنت کر دینگے یعنی
سنت جان کر التزام اوسکا کر لینگے بگمان امر کے کہ مفید وجوب کو
ہی اور بھی اسی کتاب مین ہی عن المختار بن فلفل عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ قال صلیت رکعتین قبل المغرب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لانس ارا کم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم وانا فلم یامرنا ولم ینھنا

مختار بن فلفل سے روایت ہی کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ پڑہی مین نے قبل نماز مغرب کے دو رکعت زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مختار نے انس سے کیا تمکو دکھایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کیا تمنے دیکھا تھا رسول خدا صلعم کو کہ پڑھی اونھون نے کہا انس نے ہان اور مین بھی پڑہتا تھا پس نہ حکم کیا آپ نے نہ منع فرمایا تو پڑھنا آپ کا اور سکوت کرنا پڑہنے پر دوسرونکی دلیل قوی ہی خاص نہونے پر اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور فضائل اوسکے نہ بیان کرنا دلالت کرتا ہی ادا کرنے پر بطریق عادت کے کہ مفید استحباب کو ہی لیکن یہ امر خواص کے لیے ہی مثل علمائے راسخین اور صلحائے کاشفین کے کہ یقین جانتے ہین اسکے جواز کا بسبب اپنے علم کے نہ بسبب تقلید کے اور دوسرون کو نہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بعض کتب مین فقہ کی ممانعت بھی نظر سے گذری ہی لیکن صحیح جواز ہی بدلیل رد کرنے بحر رائق کے قول منکر جواز کا اور اوسکی عبارت یہ ہی

قولہ وقبل المغرب ای ومنع عن النفل بعد غروب الشمس قبل صلوۃ المغرب

لما رواه ابو داود سئل ابن عمر رضی الله عنهما عن الرکعتین قبل المغرب
فقال ما رایت احدا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیهما وهو
یقتضی نفی المندوبیة اما ثبوت الکراهة فلا الا ان یدل دلیل اخر وما
ذکر من استلزامه تاخیر المغرب فقد قدمنا من القنیة استثناء القلیل
والرکعتان لا تزید علی القلیل اذا تجوز فیهما وفی صحیح البخاری انه صلی الله
علیه وسلم قال صلوا قبل المغرب رکعتین وهو امر ندب وهو
الذی ینبغی اعتقاده فی هذه المسئلة والله الموفق
وما ذکروه فی الوجوب لا یدل نعم
اور قبل مغرب کے یعنی منع کیا گیا ہی نفل پڑھنے سے بعد غروب شمس قبل
نماز مغرب سے اوس حدیث سے کہ روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے کہ سوال کیا گیا اونسے درباب دو رکعت قبل مغرب کے
تو فرمایا نہین دیکھا مین نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
کہ پڑہتا ہو ان کو اور یہ حدیث چاہتی ہی نفی استحباب کو لیکن ثبوت کراہت کا
اس سے نہین ہوتا ہی مگر یہ کہ کوئی دوسری دلیل دلالت کرے اور جو ذکر
کیا گیا کہ لازم آتی ہی اوس سے تاخیر مغرب کی تو ہم پہلے قنیہ سے نقل کر چکے

کہ قلیل تاخیر مستثنی ہی دو رکعتین قلیل سے زائد نہین جب کہ ہلکی پڑہے
اور صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو تم قبل
مغرب کی دو رکعتین یہ امر استحباب کا ہی اور اسی کو اعتقاد کرنا اس مسئلہ مین
چاہیے واللہ الموفق اور جو جواب فقہانے ذکر کیا ہی وہ اس دلیل کا دفعیہ
نہین اور بھی عبارت درمختار سے وھل تحسب المؤکدۃ من المستحب
ویؤدی الکل بتسلیمۃ واحدۃ اختار الکمال نعم ؛ معنی اسکے یہ ہین
آیا حساب کر لی جائینگی سنت موکدہ مستحب سے اور کل ادا کی جائینگی ایک
سلام سے اختیار کیا ہی کمال نے کہ ہان ؛ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد
ظہر کے یا بعد عشا کے چار رکعت اور چھ رکعت بعد مغرب کے ایک سلام
سے یا دو سلام سے یعنی مجموع ایک سلام سے پڑہے یا شفعہ راتبہ علیحدہ
پڑہے اور دو دو رکعت بعد شفعہ راتبہ کے ظہر مین اور عشا مین اور چار رکعت بعد
اوسکے مغرب مین پڑہے اور شفعہ راتبہ علیحدہ نہ پڑہے دونون ادا ہو جائینگی لیکن
صحیح یہ ہی کہ نوافل مذکورہ سوای شفعہ مسنونہ کے پڑھنا چاہیے اور تداخل
موکدہ کا نوافل مین نکرنا چاہیے یعنی شفعہ راتبہ کہ عبارت ہی دوگانہ موکدہ
سے بعد ظہر کے اور عشا کے اور مغرب کے اول پڑہے بعد اوسکے نوافل مذکورہ

یعنی چارگانہ بعد ظہر اور عشا اور چھہ رکعت بعد مغرب کے علیحدہ پڑہے
نہ یہ کہ کل چار رکعت ظہر اور عشا مین اور کل چھہ رکعت بعد مغرب کے پڑھے
باین طورکہ دو دو رکعت موکدہ سے شمار کرے اور باقی نفل یعنی دوگانہ
سنت کا اور دوگانہ نفل کا بعد ظہر اور عشا کے اور دوگانہ رواتب
اور چارگانہ نفل بعد مغرب کے علیحدہ پڑہے خواہ بیک سلام ہو یا بدو سلام جیسا کہ مرقوم
ہی بحر رائق مین وحکی فی فتح القدیر اختلافا بین اهل عصرہ فی مسئلتین
الاولی هل السنة الموکدة محسوبة من المستحب فی الاربع
بعد ظهر و بعد عشاء وفی الست بعد المغرب اولا الثانیه علی
التقدیر الاول فهل یودی الکل بتسلیمة واحدة او بتسلیمتین
واختار الاول فیهما واطال الکلام فیه اطالة حسنة کما
هودابه وظاهرہ انه لم یطلع علیه فی کلام من تقدمه
اور ذکر کیا ہی فتح القدیر مین اختلاف اپنے زمانہ والون کا دو مسئلو مین
ایک یہ کہ آیا سنت موکدہ شمار کیجائیگی مستحب چار رکعتون مین بعد ظہر اور بعد
عشا کے اور چھہ رکعت مین بعد مغرب کے یا نہین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ
بر تقدیر اول کل ایک سلام سے ادا کیجائینگی یا دو سلام سے اور اختیار کیا ہی

ان دونون مین مشق اول کو اور دراز کی ہی اسمین گفتگو عمدہ طور پر جیسا کہ اونکی عادت ہی اور ظاہر یہ ہی کہ نہین اطلاع اونکو ہوئی کلام پر اون لوگون کے جو اون سے پہلے گذرے صاحب بحر رائق نے اول موافقت فتح القدیر کی اختیار کی یہ روایت در مختار سے بھی منقول ہوچکی بعد اوسکے کہا کہ ظاہر اونکے کلام کا دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ وہ مطلع نہین ہوا ہی اس مقدمہ مین کلام پر اوس شخص کے جو مقدم ہی اوسپر تو مفہوم ہوا کہ قول صاحب فتح القدیر سے مقدم لوگون کا خلاف اوسکے قول کے ہی یہ تقریر جو ہی مبنی ہی داب مشائخ سلوک پر کہ قاعدہ اونکا عمل کرنا ہی عزیمت اور احتیاط پر اور لیکن فقہا کے قول پر تو صحیح وہی روایت در مختار کی ہی اور تائید اوسکی اکثر کتب فقہ سے معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم لیکن طالب سالک کو احسن اور افضل یہ ہی کہ دوگانہ موکدہ علیحدہ ادا کرے اور چارگانہ نافلہ بعد ظہر و عشا کے اور چھ رکعت بعد مغرب کے علیحدہ ادا کرے جیسا کہ عبارت جامع الرموز سے مستفاد ہوتا ہے

وحبب الاربع بعدها ای العشاء فیصلی بعد الفرض اربعا وهو افضل کما فی الکافی وقیل اربعا عنده ورکعتین عندهما والاحسن ان یصلی اربعا

ثم ركعتين كما في المضمرات و ذكر في قوت القلوب يصلي اربعا ثم ركعتين ثم اربعا

اور مستحب ہی چار رکعت بعد عشا کے پس پڑہے بعد فرض کے چار رکعتین
اور یہ افضل ہی جیسا کہ کافی مین ہی اور کہا گیا ہی کہ چار رکعت امام اعظم کے
نزدیک اور دو رکعت صاحبین کے نزدیک ہین اور بہتر یہ ہی کہ چھہ رکعت
پڑھے چار اول پھر دو رکعتین جیسا کہ مضمرات مین ہی اور ذکر کیا ہی قوت
القلوب مین کہ پڑھے چار رکعتین پھر دو رکعتین پھر چار رکعتین اور عمل
مشائخ سلوک کا یہ ہی کہ مقدم کرتے ہین دوگانہ چار گانہ پر واللہ اعلم
بالصواب اور بھی مستحب ہی ادا کرنا تحیۃ الوضو کا دو رکعت بمجرد فراغت
وضو کے بے درنگ در مختار مین مرقوم ہی وندب رکعتان بعد الوضوء
یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیہ عن المواہب یعنی اور در مختار مین
ہی کہ مستحب ہین دو رکعتین بعد وضو کے یعنی قبل خشک ہونے کے
جیسا کہ شرنبلالیہ مین ہی مواہب سے اور بھی مستحب ہی پڑھنا دوگانہ کا
وقت سفر کرنے کے اور سفر سے لوٹ کر گھر پہونچنے کے وقت اور دوگانہ
نماز استخارہ کا اور چار گانہ حاجت کا جب کوئی حاجت پیش آوے
چار گانہ نماز پڑہکر حاجت طلب کرے اور چار رکعت صلوۃ التسبیح کی ہی

درمختار مین مرقوم ہو ومن المندوبات رکعتا السفر والقدوم منه
وصلوٰۃ اللیل واقلها علی ما فی الجوهرة ثمان ولو جعله اثلاثا
فالاوسط افضل وانصافا فالاخیر افضل واحیاء لیلتی
العیدین والنصف من شعبان والعشر الاخیر من رمضان
والاول من ذی الحجة ویکون بکل عبادة یعم اللیل او اکثره ومنها
رکعتا الاستخارة واربع صلوٰۃ التسبیح بثلاثمائة تسبیحة
وفضلها عظیم واربع صلوٰۃ الحاجة وقیل رکعتان وفی
الحاوی انها اثنی عشر بسلام واحد بسطناه فی الخزائن
اور مستحبات سے ہو دو رکعتین سفر کی اور دو رکعتین گھر پہونچنے کی اور
رات کی نماز اور اقل اوسکا بنابر اسکے کہ جوہرہ مین ہو آٹھ رکعتین ہین
اگر رات کے تین حصہ کرے تو اوسط افضل ہو اور جو دو حصہ کرے
تو آخر افضل ہو اور بہتر ہو شب بیداری عیدین اور پندرھوین شعبان
اور عشرۂ اول ذی الحجہ کے اور شب بیداری حاصل ہوتی ہو ہر ایسی
عبادت سے جو تمام رات یا اکثر رات کی جائے اور مستحبات سے ہو دو رکعتین
استخارہ کی اور چار رکعتین صلوٰۃ تسبیح کے ساتھ تین سو تسبیح کی اور اوسکی

بڑی فضیلت ہی اور چار رکعت صلوۃ حاجت کی اور کہا گیا ہی کہ دو رکعتین
حاجت کی ہین اور حاوی مین بارہ رکعتین ہین ایک سلام سے اور تفصیل
سے لکھا ہی مین نے خزائن مین آور طریقہ پڑھنے کا صلوۃ التسبیح کے یہ ہی
چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھے بعد سبحانک اللھم کی اور
قبل اعوذ باللہ کہنے کے سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
وَاللہُ اَکبَرُ پندرہ بار پڑھے مترجم کہتا ہی بعض روایت مین وَلَا حَولَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وارد ہی اور اوسکے پڑھنے پر ہمارے پیران
طریقت کا عمل ہی واللہ اعلم اور بعد قرأت (یعنی سورۂ فاتحہ پڑھکر سورت ملانے کے بعد)
قبل رکوع کے دس بار اور رکوع مین (بعد رکوع کے تسبیح تین بار کہنے کے)
دس بار اور قومہ مین (بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے)
دس بار اور دونون سجدون مین (بعد تین تین بار تسبیح سجدہ کہنے کے)
دس دس بار اور جلسہ مین (جو دونون سجدون کے درمیان ہی) دس بار
تو کل عدد تسبیح کے صلوۃ التسبیح کی ہر رکعت مین چھپتر بار ہوئی اور پوری
چار رکعتون مین تین سو بار ہوئی اور ایسے ہی رکعت ثانیہ مین کھڑے ہو کر
بسم اللہ اور قرأت کے قبل پندرہ بار اور بعد قرأت کے

قبل رکوع کے اور رکوع اور قومہ اور دونون سجدون اور جلسہ درمیان
سجدتین مین دس دس بار اور سجدۂ ثانیہ کے بعد بیٹھکر اس تسبیح کو نہ پڑھے
اسوجہ سے کہ بمجرد فراغت سجدۂ ثانیہ رکعت اولی اور ثالثہ کے اوٹھنا
واجب ہے اور جلسۂ استراحت مکروہ ہے اور رکعت ثانیہ اور رابعہ مین
زیادتی عدد پچہتر پر لازم ہوتی ہے چنانچہ فتاوی قنیہ مین مذکور ہے اما
صلوة التسبیح فقد اوردها الثقات وهی صلوة مبارکة وفیها ثواب
عظیم ومنافع کثیرة ورواها العباس وابنه عبد الله وابن ابی جعفر
وعبد الله بن عمر رضی الله عنهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورواها ابو عیسی فی جامعه وعبد الله ابن ابی حفص الکبیر فی
جامعه وحمید بن زنجویه فی الترغیب بروایتین والمختار منهما
ان یکبر ویقراء سبحانك اللهم الخ ثم یقول سبحان الله والحمد
لله ولا اله الا الله والله اکبر خمس عشر مرة ثم یقرأ
الفاتحة وسورة مثل سورة والضحی ثم یقول سبحان الله
الخ عشر مرات ثم یکبر ویرکع ویسبح ثلث مرات ثم
یقول سبحان الله الخ عشر مرات ثم یرفع راسه ویقول

سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلثا ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یرفع راسه ویکبر ثم یقول سبحان الله الخ عشر
مرات ثم یکبر ویسجد ثانیا ویسبح ثلثا ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یقول ویفعل فی الثانیة مثل ما فعل فی الاولی
ویصلی اربع رکعات بتسلیمة واحدة وبقعدتین هکذا یقوله
فی کل رکعة خمسا وسبعین مرة لیکن صلوة تسبیح
ثقات نے ذکر کیا ہی اور وہ مبارک نماز ہی اور اوسمین
ثواب عظیم ہی اور منافع بہت ہین اور روایت کیا ہے
اسکو حضرت عباس اور اونکے بیٹے عبد اللہ
اور ابن ابی جعفر اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہی ابو عیسی نے اپنی
جامع مین اور عبد اللہ بن ابی حفص کبیر نے جامع مین اور حمید بن زنجویہ
نے ترغیب مین دو روایتون سے اور مختار اون دونون روایتوںمین سے
یہ ہی تکبیر کہے اور پڑھے سبحانک اللھم آخر تک پھر کہے سبحان اللہ

آخر تک پندرہ بار پھر الحمد پڑھے اور کوئی سورت مثل والضحی کے پھر کہے سبحان اللہ الخ دس بار پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور تسبیح رکوع تین بار پڑھے پھر کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار پھر رکوع سے سر اوٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور تسبیح سجدہ تین بار کہے اور کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار اور سجدہ سے سر اوٹھاوے اور تکبیر کہے پھر کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے دوبارہ اور تسبیح سجدہ پڑھے تین بار پھر کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار پھر کہے اور کرے دوسری رکعت مین جسطرح پہلی رکعت مین کہا اسیطرح چار رکعتین ایک سلام کے ساتھ ادر دو قاعدون کے ساتھ پڑھے اور اسیطرح کہے ہر رکعت مین پچھتر بار و لا یعد بالاصابع فانہ یقدر ان یحفظ بالقلب وان احتاج یعد بغمز الاصابع حتے لا یصیر عملا کثیرا اور نہ شمار کرتا رہے انگلیون پر اسواسطے کہ قادر ہی اس بات پر کہ اوسے یاد رکھے اور اگر احتیاج ہو تو شمار کرے انگلیونکی پورون پر تاکہ عمل کثیر نہو جائے

جدول تعداد تسبیح مخصوص صلوٰۃ تسبیح

قبل قرأت	پندرہ بار
بعد قرأت	دس بار
رکوع	دس بار
قومہ بعد رکوع کے	دس بار
سجدہ پہلا	دس بار
جلسہ درمیان دونوں سجدوں کے	دس بار
دوسرا سجدہ	دس بار

جدول تعیین سورہ صلوٰۃ تسبیح		
رکعت اولیٰ	سورہ تکاثر	سورہ زلزال
رکعت ثانیہ	سورہ عصر	سورہ عادیات
رکعت ثالثہ	سورہ کافرون	سورہ نصر
رکعت رابعہ	سورہ اخلاص	سورہ اخلاص

اور بعضی روایات مین تعین سورت کا بھی واقع ہی باین طور کہ رکعت اولی مین سورۂ تکاثر اور ثانیہ مین سورۂ والعصر اور ثالثہ مین سورۂ کافرون اور رابعہ مین سورۂ اخلاص پڑھے **مترجم کہتا ہی** تعین سورت کا دوسرے طریقہ پر بھی مروی ہی وہ یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سورۂ زلزال دوسری مین سورۂ عادیات تیسری مین سورۂ نصر چوتھی مین سورۂ اخلاص اور تعین وقت کا بھی مروی ہی چنانچہ کشف شرح وقایہ مین مرقوم ہی قیل لابن عباس رضی اللہ عنہما ھل تعلم لھذہ الصلوۃ السورۃ قال نعم الھٰکم التکاثر والعصر وقل یاایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد قال المعلی ویصلیھما قبل الظھر کذا فی المضمرات کہا گیا حضرت ابن عباس سے کیا کوئی سورت اس نماز کے لیے خاص ہی فرمایا آپ نے الھٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کہا معلی نے اور پڑھی جاے قبل ظہر کے ایسا ہی مضمرات مین ہی اور ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین مین مرقوم ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اور اسی پر ہی عمل مشائخ کبار کا

اور مین نے بھی دیکھا اپنے پیر و مرشد قدس سرہ کو کہ اسکو پڑھتے تھے قبل نماز جمعہ کے روز جمعہ مین اور بھی ظفر جلیل مین جلال الدین سیوطی سے منقول ہے کہ بعد تشہد اخیر اور قبل سلام یعنی بعد درود کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَّعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور بھی جاننا چاہیے کہ بعض روایات مین قرات سبحان اللہ الخ پندرہ بار بعد فراغت قرات اور قبل رکوع کے اور دس بار رکوع مین اور قومہ اور سجدہ اور درمیان سجدہ کے جلسہ مین اور بعد دونون سجدون کے

جلسہ استراحت مین آیا ہی اور یہی مختار شافعیون کا اور ارباب ظواہر
حدیث کا ہی اور طریقہ نماز استخارہ کا یہ ہی کہ جب ارادہ کرے کسی کام کا
مباح کامون سے اور متردد ہو کرنے اور نکرنے مین اور نفع مین اور
ضرر مین اوسکے تو چاہیئے کہ دو رکعت غیر فرض یعنی نفل پڑھے بعد
اوسکے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ
وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ
تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ
اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ
فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡہُ
عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ
چنانچہ حصن حصین مین مرقوم ہی واذا ھم بامر فلیرکع رکعتین من غیر
الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک آخر تک علے مذکورہ کی اور
روایت کیا ہی اسکو بخاری سے اور صحاح اربعہ یعنی ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جب کوئی اہم امر درپیش ہو

تو چاہیے کہ دو رکعت نماز سوائے فرض کے پڑھے پھر کہے اللھم
آخر تک اور بعد لفظ وعاقبۃ امری دونوں جگہ لفظ او عاجلِ
اَمرِی و اٰجِلِہٖ لائے ہین اور لفظ او شک ہی راوی کا چنانچہ ظفر جلیل
ترجمہ حصن حصین مین لکھا ہی اور او عاجل امری مین لفظ او کا حافظ
ابن حجر نے راوی کا شک لکھا ہی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری
فرمایا ان تینون لفظون کے عوض عاجل امری و اجلہ فرمایا اور
جاننا چاہیے کہ لفظ ھذا الامر سے اوس کلام کو دل مین اپنے لے
یا بعد لفظ ھذا الامر کی زبان سے کہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی نے قول جمیل مین طریقہ دوسرا بھی استخارہ کے لیے ذکر کیا ہی
اپنے قول سے واذا اردت ان تری فی منامك مافیه مخرج مما انت
فیه من الضیق فتوضأ والبس ثیابا طاهرة و ثم مستقبل القبلة
علی یمینك واقرأ والشمس سبع مرات واللیل سبع مرات و قل هو الله احد
سبع مرات و فی روایة بدل قل هو الله احد سورة والتین
سبع مرات ثم قل اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا کَذَا
وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا

اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ
مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَأَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ
اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا

یعنی جب کہ تو چاہے اس تنگی اور تکلیف سے جنمین تو پڑا ہی رہائی کی صورت خواب مین دیکھے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رُخ داہنی کروٹ لیٹ اور پڑھ سورۂ والشمس سات بار اور واللیل سات بار اور قل ہو اللہ احد سات بار اور ایک روایت مین بدلے قل ہو اللہ احد کے سورۂ والتین سات بار سنا گیا ہی پھر دعای اللھم ارنی کو اجابت دعوتی تک پڑھ پس اگر دیکھا تو نے جو چاہتا ہی تو بہتر ہی ورنہ یہی طریقہ دوسری رات کو کر پھر اگر دیکھا تو نے خیر ورنہ اسکو تیسری رات کر اسی طور سے سات رات تک کرتا رہ اس سے آگے نہ بڑھیگا یعنی البتہ اپنا مطلوب پاویگا انشاء اللہ تعالے آزمایا ہی اسکو ہمارے ساتھیون اور طالبونکی ایک گروہ نے یہانتک قول شاہ ولی اللہ صاحب کا تھا اور طریقہ نماز حاجت کا یہ ہی کہ چار رکعت یا دوگانہ پڑھے جب کوئی حاجت درپیش ہو باین طور کہ بعد فراغت

چارگانہ یا دوگانہ نفل اس دعا کو بعد ثناے باری تعالی اور درود نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ
اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ
وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَكَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ
نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ
پڑھنا مجموع اس دعا کا صورت چند روایتوں کی ہی کہ بعضی روایت مین
دوگانہ پڑھنے کے بعد خدا کی ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجنے کے بعد لا الہ سے من کل اثم تک وارد ہوا ہی اور بعضے
روایت مین لا الہ الا اللہ سے ساتھ زیادتی لا تدع لی کے یا
ارحم الراحمین تک مروی ہوا ہی اور بعض روایت مین بعد دوگانہ
پڑہنے کے بجای دعاے مذکور یعنی لا الہ سے یا ارحم الراحمین
تک کے پڑھنا اللھم انی اسئلك کا اللھم فشفعہ فی تک منقول ہوا ہی

چنانچہ عبارت حصن حصین سے مفہوم ہوتا ہے من کانت له حاجة الی

الله او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ ولیحسن وضوءه ثم لیصل رکعتین

ثم یثنی علی الله ویصلی علی النبی صلے الله علیه وسلم ولیقل لا اله الا الله

الحلیم سبحان الله رب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین اسئلك موجبات

رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والعصمة من کل ذنب

والسلامة من کل اثم مس ت لاتدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا

فرجته ولا حاجة هی لك رضی الا قضیتها یا ارحم الراحمین ت د مس

کانت له ضرورة فلیتوضأ فیحسن وضوءه لا ت س ق مس ویصلی رکعتین ثم

یدعو اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی

اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ت س ق مس

اور جس کسی کو کوئی حاجت ہو اللہ کی طرف یا کسی اولاد آدم کی طرف

چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے یعنی سنت و آداب کے

ساتھ اور مکروہات سے پرہیز کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے بعد اوسکے

ثنا خدا کی بجالائے اور درود بھیجے اور کہے لا اله الا الله سے

والسلامة من کل اثم تک روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اپنی مستدرک میں

اور ترمذی نے اپنی جامع مین اور لا تدع لی سے یا ارحم الراحمین تک
بعد من کل اثم کے زیادہ روایت کیا ہی ترمذی نے اپنی جامع مین
جس کسی کو کوئی ضرورت ہو چاہیئے کہ وضو کرے تو اچھی طرح کرے
اپنا وضو روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے اپنی جامع مین اور نسائی نے
سنن مین اپنی اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک
مین اور پڑھی دوگانہ نماز زیادہ کیا اسکو اس روایت مین نسائی نے
پھر دعا ئے اللهم انی اسئلك پڑھے اللهم فشفعه فی تک روایت کیا
ہی اسکو ترمذی نے جامع مین اور نسائی نے سنن مین اور ابن ماجہ نے
سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین اور بھی ان روایتون سے استحباب
دوگانہ کا واسطے نماز حاجت کے مفہوم ہوا ہی اور کشف مین دوگانہ مذکور
ہوا ہی نہ چارگانہ کہ اوسکی عبارت یہ ہی ومنها صلوة الحاجة وهی رکعتان
اینہی قول صاحب شرح وقایہ ومن المندوبات کے یعنی منجملہ مستحبات کے
صلوة حاجت ہی اور وہ دو رکعتین ہین لیکن در مختار جو اصح کتب فقہ ہی
اوسکے مصنف نے ا ربع صلوة الحاجة وقیل رکعتان ذکر کیا ہی
کہ چارگانہ نماز حاجت کو عطف کرکے دوگانہ استخارہ پر ذکر کیا ہی بعد اوسکے

قیل رکعتان دوگانہ کو تحت مین قیل کے کہ صیغہ مجہول مقتضی ضعف کو
ہو ذکر کیا ہو لیکن اختیار کرنا بحر رائق کا دوگانہ کو مفید تقویت کو دوگانہ کے
روایت کی ہوتا ہو اور روایت حصن حصین کی بھی دوگانہ پر دلالت کرتی
ہو لیکن چونکہ دوگانہ ضمن مین چارگانہ کے حاصل ہو اسواسطے پڑھنا چار
رکعت کا واسطے نماز حاجت کے اختیار مشائخ طریقت نے کیا ہو
واللہ اعلم مترجم کہتا ہو ہمارے خاندان مین بعد نماز مغرب صلوۃ الاسرار
کا ورد واسطے حاجت کے ارشاد فرماتے ہین پس جسکو کوئی مہم
درپیش ہو واسطے اوس مہم کے برآنے کے صلوۃ الاسرار دو رکعت
بعد نماز مغرب پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ گیارہ
بار پڑھے اور بعد سلام کے درود پڑھے اور جانب عراق کے گیارہ
قدم چلے اور ہر قدم پر ایک نام حضرت غوث پاک کا ان گیارہ نامون سے
لے یا حضرت محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا شیخ محی الدین سید عبد القادر
گیلانی یا سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا شاہ محی الدین سید
عبد القادر گیلانی یا قطب محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا غوث
محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی

صلوۃ الاسرار

یا مولانا محی الدین سید عبدالقادر گیلانی یا ولی محی الدین سید عبدالقادر گیلانی
یا عارف باللہ محی الدین سید عبدالقادر گیلانی یا مخدوم محی الدین سید عبدالقادر
گیلانی بعد گیارھوین قدم کے ندا کرے یا حضرتِ صمدانی سید عبدِ القادرِ
گیلانی اِنِّی عَبدُکَ وَمُرِیدُکَ مَظلُومٌ عَاجِزٌ مُحتَاجٌ اِلَیکَ فِی جَمِیعِ الاُمُورِ
فِی الدِّینِ وَالدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ اُمدُدنِی وَاَغِثنِی بِاِذنِ اللّٰہِ وَمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَبِرِضَاءِ اللّٰہِ فِی حَاجَتِی ہٰذِہٖ
اور اپنی حاجت بیان کرے انشاءاللہ جلد وہ حاجت پوری ہوگی اور
دوام اس نماز کا بہت نافع ہی واللہ اعلم اور بھی شاہ ولی اللہ دہلوی نے
ایک دوسرا طریقہ نماز قضای حاجت کا قول جمیل مین ذکر کیا ہی وہو
صلوۃ تسمی صلوۃ کن فیکون قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع
کل لیلۃ من لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین یقرأ فی الاولی
الفاتحۃ مرۃ والاخلاص مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ
والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای آسان کنندۂ دشوارہا وای
روشن کنندۂ تاریکیہا ویستغفر اللہ مائۃ مرۃ ویصلی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو اللہ عزوجل بخضوع القلب فاذا کانت الثالثۃ فعل ھذا اخرجسر العمامۃ عن
عن راسہ وجعل کمۃ علی عنقہ وبکی ودعا اللہ لحاجۃ خمسین مرۃ فانہ لابد ان یستجاب لہ واللہ اعلم

اونکی یعنی ارباب سلسلہ چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی کہ اوسکا نماز کن فیکون
نام رکھا ہی کہتے ہین یعنے بیان کرتے ہین طریقہ اوس نماز کا کہ کسی کو
کوئی حاجت سخت پیش ہو تو چاہیے کہ شب چارشنبہ و شب پنجشنبہ و شب
جمعہ مین دوگانہ پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ
اخلاص سو بار اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ سو بار اور سورۂ اخلاص
ایک بار اور کہے بعد فراغت دوگانہ کے سو بار ای آسان کنندۂ دشوارہا
وای روشن کنندۂ تاریکیہا یعنی اول کلمہ ای آسان کنندۂ دشوارہا
سو بار اور بعد اوسکے ای روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار پڑھے معنی پہلے
(ای آسان کرنے والے دشواریون کے ہین اور دوسری کے ای روشن
کرنے والے اندھیریون کے) اور استغفار کرے سو بار یعنی
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار کہے اور درود بھیجے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار پھر جب شب سوم یعنی شب جمعہ ہو اس
طریقے کو کرے یعنی جیسا کہ پہلی اور دوسری شب مین کیا ہی بعد اوسکے
اوتار ڈالے عمامہ اپنے سر سے یعنی برہنہ سر ہو اور اپنی گردن پر آستین
ڈالے اور روئے اور چاہے خدا سے اپنی حاجت پچاس بار پس بالضرور قبول ہوگی

اوسکی دعا اور خدا زیادہ جاننے والا حقیقت حال کا ہی اور بھی مجکو ایک
بزرگ سلمہ نے اجازت نماز کن فیکون کی دی ہی بطریق دیگر وہ یہ ہی کہ بعد
نماز عشا و وتر کے اور بضرورت شدیدہ دوسری شبون کو بھی علاوہ پنجشنبہ
کے چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ
ایک سو ایک بار اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ایک سو ایک بار اور تیسری رکعت مین بعد
فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ایک سو ایک بار
اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ایک سو ایک بار
بعد اوسکے سر برہنہ کر کے بانکسار و الحاح تمام اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ایک سو ایک بار پڑھے پھر سجدہ مین جا کر مطلب چاہے اور
اولی یہ ہی کہ بعد نصف شب کے مسجد مین بحالت اضطراب نماز پڑھے
اور بھی وصول مطلب اور عدم حصول دریافت کرنے کے لئے استخارہ
کی اجازت مجکو انھین بزرگ سے حاصل ہوئی ہی وہ یہ ہی کہ اول دوگانہ
بہ نیت نفل دوگانہ استخارہ پڑھے بعد سلام کے گیارہ بار سورۂ فاتحہ

۵ ذی الحجہ ۱۲۱۲

بسم اللہ کے ساتھ اور گیارہ بار سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اور
گیارہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور گیارہ بار یَا شَیْخ عَبْدُالْقَادِر اَغِثْنِی
پڑھے اور دوگانہ دوسرا پڑھے رکعت اولی مین سورۂ فاتحہ نستعین تک پڑھکر
آنکھ بند کرکے اھدنا الصراط المستقیم کو تکرار کرے اتنا کہ منہ ایک جانب کو
خودبخود پھر جاوے پھر سورۂ فاتحہ سرے سے گیارہ بار اور سورۂ اخلاص
گیارہ بار پڑھے ایک رکعت تمام کرے اور ایسے ہی دوسری رکعت
تمام کرے پھر جانا چاہیے کہ پھرنا منہ کا جانب راست دلیل ہی حصول
مطلب پر اور جانب چپ عدم حصول مطلب پر واللہ اعلم یہ جو مذکور
ہوا خاص شخص کی حاجت کے لیے تھا لیکن واسطے قضای حاجت
عام کے جیسے خشک سالی وکسوف وخسوف اور برابر پانی برسنا
اور عموم امراض اور وبا اور تاریکی شدید دن مین اور روشنی سخت شب
مین اور تسلط ظالم اور سوائے اسکے پس نماز استسقا دوگانہ سنت ہی
اور باقی امور مین پڑھنا دوگانہ کا مستحب ہی لیکن طریقہ نماز استسقا کا
یعنی پانی طلب کرنیکی نماز کا یہ ہی کہ جب کال ہو اور مینہ رک جاسے

نماز استسقا

تو لوگون کو چاہیے کہ تین روزہ رکھین اور توبہ کرین اور بادشاہ وقت
اونکے ہمراہ ہووے اگر بادشاہ مسلمان نہو تو جس کسی کو ولایت جمعہ
قائم کرنے کی ہو اوسکو ساتھ لیکر مسلمان بعد تیسرے دن کے اوس
میدان مین جہان پانی نہو جائین پرانے کپڑے پہنے سر نیچا کیے
عاجزی اور ادب کے ساتھ تمام راہ چلین اور بچے اور بوڑھے مرد اور
عورت اور جانورون کو ہمراہ لین اور چلنے سے پہلے سب نماز استسقا
پڑھنے والون کو بقدر اپنی وسعت کے کچھ تصدق کرنا چاہیئے اور
اس جگہ مین امام لوگون کے ساتھ دوگانہ نفل پڑھے بے اذان
اور بے اقامت کے پھر خطبہ پڑھے جسمین ثنا و تعریف خدا کی اور مسلمانونکی
لیئے مغفرت کی دعا ہو مثل عید کے لوگونکی طرف منہ کرکے اور جب تھوڑا
خطبہ باقی رہے چادر کو پلٹے اسطرح پر کہ نیچے کا کنارہ اوپر کرے اور اوپر کا
کنارہ نیچے لائے اور وہ دعائین جو استسقی مین روایت ہوئی ہین پڑھے
یہ طریقہ نماز استسقا کا نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے
ہے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک استسقا مین کوئی
نماز مسنون نہین ہے بلکہ استسقا اونکے نزدیک یہ ہے کہ لوگ بطرز مذکور

میدان مین جائین اور استغفار کرین اور مینہ کی دعا مانگین اگر دو رکعت
نماز اکیلے بے جماعت پڑھین تو جائز ہی اور جس جگہ استسقا کے لیے لوگ
جمع ہون کافرون کو حاضر ہونا نچاہیے اور نکلنا میدان کی جانب استسقا
کے لیے ساتھ پہلے صدقہ دینے اور نئے سرے سے توبہ کرنے کے
تین روز تک جائز ہی جیسا کہ درمختار مین ہی باب الاستسقا ہو دعاء
واستغفار فانہ السبب لارسال الامطار بلا جماعۃ مسنونۃ بل ھی
جائزۃ و بلا خطبۃ وقالا یفعل کالعید وھل یکبر للزوائد خلاف و بلا
قلب رداء خلافا لمحمد بلا حضور ذمی وان کان الراجح ان دعاء الکافر قد یستجاب
استدراجا واما قولہ تعالی وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ففی الآخرۃ
شروح مجمع وان صلوا فرادی جاز فھی مشروعۃ للمنفرد وقول التحفۃ وغیرھا
ظاھر الروایۃ لاصلوۃ ای بجماعۃ ویخرجون ثلثۃ ایام لانہ لم ینقل
اکثر منھا متتابعات ویستحب للامام ان یامر لھم بصیام ثلثۃ ایام
قبل الخروج وبالتوبۃ ثم یخرج بھم فی الرابع مشاۃ فی ثیاب غسیلۃ
او مرقعۃ متذللین متواضعین خاشعین للہ ناکسی رؤسھم ویقدمون
الصدقۃ فی کل یوم قبل خروجھم ویجددون التوبۃ ویستغفرون

للمسلمین ویستسقون بالضعفة والشیوخ والعجائز والصبیان

ویبعدون الاطفال عن امهاتهم ویستحب اخراج الدواب

والاولی خروج الامام معهم وان خرجوا باذنه او بغیر اذنه جاز انتھی

باب استسقا کا استسقا دعا اور استغفار ہی اسلیے کہ استغفار سبب ہی پانی

برسنے کا بغیر جماعت کے یعنی جماعت جائز ہی سنت نہین ہی اور بغیر خطبہ کے

اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ مانند عید کے کیا جائے زائد تکبیرین

نہ کہے جانے مین اختلاف ہی اور بغیر چادر اولٹنے کے (اسمین امام کا اختلاف

ہی) اور بغیر حاضر ہونے کافر ذمی کے اگرچہ قول راجح یہ ہی کہ کافر کی دعا

قبول ہوتی ہی استدراجا مترجم کہتا ہی استدراج کہتے ہین خرق عادت

کافر سے ہو اور مقصود اوس خرق عادت سے اوس کافر کی ضلالت کا

بڑھانا ہو اور لیکن فرمانا جل شانہ کا وما دعاء الکافرین الا فی ضلل (یعنی

نہین کافرونکی دعا بجز گمراہی) تو آخرت مین ایسا ہوگا اسکو شروح مجمع الانہر سے

نقل کیا ہی اگر نماز الگ الگ پڑھین تو جائز ہی کیونکہ یہ نماز مشروع ہی منفرد

کے لیے (منفرد وہ ہی کہ بے جماعت کے تنہا نماز پڑھے) اور قول تحفہ

وغیرہ کا ظاہر الروایۃ ہی کہ نماز نہین ہی معنی اسکے یہ ہین کہ جماعت کے ساتھ

نماز نہین ہی اور لوگ نکلین تین روز اسلیے کہ اس سے زیادہ نقل نہین کیا گیا ہی دری پی
اور امام کے لیے مستحب ہی کہ لوگون کو حکم دے تین روزے رکھنے کا نکلنے سے قبل
اور توبہ کرنے کا پھر چوتھے روز اونکے ساتھ نکلے پیدل دھوئے کپڑے پہنے
ہوے خواہ پھٹے عاجزی اور تواضع کے ساتھ ذلیل بنکر خدا کے سامنے سر نیچا
کیے ہوے اور نکلنے سے پہلے ہر روز کچھ غلہ صدقہ دین اور نئے سرے سے
توبہ کرین اور مغفرت مانگین مسلمانون کے لیے نکلین ضعیفون اور بڈھون اور
بڑھیون اور بچون کے ساتھ اور جدا کرے بچون کو اونکی ماؤن سے اور مستحب ہی
چوپاؤن کو بھی نکالنا اور بہتر ہی نکلنا امام کا اونکے ہمراہ اور لوگ بے امام کے
نکلین خواہ اجازت سے امام کی نکلین یا بغیر اجازت کے جائز ہی اور کشف
شرح وقایہ مین مرقوم ہی وقالا یخرج الامام ویصلی بھم رکعتین یجھر فیھما
القراۃ کذا فی المضمرات والافضل ان یقرأ سبح اسم ربك الاعلی فی
الاولی وھل اتاك حدیث الغاشیۃ فی الثانیۃ کذا فی العینی شرح
الھدایۃ ویخطب خطبتین بعد الصلوۃ ویستقبل بھما الناس
قائما علی الارض لا علی المنبر ویفصل بین الخطبتین جلسۃ وان شاء
خطب خطبۃ واحدۃ ویدعو اللہ ویسبحہ ویستغفر للمؤمنین والمؤمنات

وهو متکی قوسافان مضی صدر من خطبتہ قلب رداءہ کذا فی المضمرات
وصفۃ قلب الرداء ان کان مربعا جعل اسفلہ اعلاہ واعلاہ اسفلہ و
ان کان مدورا جعل الجانب الایمن علی الایسر والایسر علی الایمن
ولکن القوم لا یقلبون اردیتہم ھکذا فی الکافی والمحیط والسراج
الوھاج وفی التحفۃ واذا فرغ الامام من الخطبۃ یجعل ظہرہ الی
الناس ووجہہ الی القبلۃ ویقلب رداءہ ثم یشتغل بدعاء الاستسقاء قائما
والناس قعود مستقبلون وجوہہم الی القبلۃ فی الخطبۃ والدعاء فیدعو اللہ
تعالی ویستغفر للمؤمنین ویجددون التوبۃ ویستغفرون
اور کشف شرح وقایہ مین مرقوم ہی کہ صاحبین نے کہا ہی کہ امام نکلے اور لوگون کے
ساتھہ دو رکعت پڑھے دونون مین جہر سے قرات کرے ایسے ہی مضمرات مین
ہی اور افضل یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری
رکعت مین ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھے ایسے ہی عینی شرح ہدایہ مین
ہی اور پڑھے دو خطبہ بعد نماز کے اور رخ کرے اون دونون مین لوگونکی طرف
کھڑا ہو زمین پر نہ منبر پر اور دونون خطبون کے درمیان فصل جلسہ کے ساتھہ کرے
اور اگر چاہے ایک خطبہ پڑھے اور دعا مانگے اللہ سے اور تسبیح واستغفار کرے

مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کے لیے اور ٹیک لگائے ہو کمان کی جب
اول خطبہ پڑہ چکے چادر اولٹے ایسے ہی مضمرات مین ہی اور صفت چادر اولٹنے
کی یہ ہی اگر چوکور ہو تو نیچے کو اوپر اور اوپر کو نیچے کرے اور اگر گول ہو تو داہنی
جانب کو بائین جانب اور بائین جانب کو داہنی جانب کرے لیکن لوگ
اپنی چادر نہ پلٹین ایسے ہی کافی اور محیط اور سراج وہاج مین ہی اور تحفہ مین
ہی جب امام خطبہ سے فارغ ہو تو لوگونکی طرف پیٹھ کرے اور قبلہ کی طرف
منہ کرے اور چادر پلٹے پھر دعاے استسقا مین مشغول ہو کھڑے ہو کر اور
لوگ بیٹھین رخ بقبلہ خطبہ اور دعا مین پھر دعا کرین سب اللہ کی جناب مین اور
استغفار کرین ایماندارون کے لیئے اور نئے سرے سے توبہ کرین اور استغفار
کرین بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ استسقا کی دعا مین دونون ہاتھہ اوٹھانا
سنت ہی اور ہاتھہ اوٹھانے مین مبالغہ کرنا چاہیئے نہ اتنا کہ سر سے بلند
ہو جائین اسلیے کہ ہاتھون کا اوٹھانا سر سے اونچا کسی دعا مین ثابت نہین
ہوا نہ استسقا مین نہ سواے استسقا مین سنن ابوداود کے باب رفع الیدین
فی الاستسقا مین لکھا ہی عن عمیر مولی آبی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی

وافعا یدیه قبل وجہ لا یجاوز بہما راسہ روایت کی گئی ہی عمیر سے جو غلام
آزاد کیے ہوے آبی اللحم کے ہین کہ ایک صحابی ہین کہ دیکھا اونھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا مانگتے اور مینہ چاہتے دونون ہاتھ
اوٹھائے ہوے تھے اپنے چہرے کی جانب کہ بلند نہین کیے تھے دونون
ہاتھون کو سر سے اور کشف مین ہی ثم عند الدعاء ان رفع یدیہ نحو
السماء فحسن وان ترک ذلک واشار باصبعہ السبابہ فحسن وکذلک
الناس یرفعون ایدیہم ایضا لان السنۃ فی الدعاء بسط الیدین
کذا فی المضمرات وینصت القوم لخطبۃ الاستسقاء کذا فی المحیط
اگر دعا کے وقت امام آسمانکی طرف ہاتھ اوٹھائے تو خوب ہی اور اگر اسکو
چھوڑ دے اور کلمہ کی اونگلی سے آسمانکی جانب اشارہ کرے تو بھی بہتر ہی
اور ایسا ہی لوگ اپنے ہاتھون کو اوٹھائین اسلیے کہ سنت ہی دونون
ہاتھون کا پھیلانا دعا مین ایسا ہی مضمرات مین ہی اور لوگ چپکے رہین خطبۂ
استسقا کے سننے کے لیے ایسا ہی محیط مین ہی اور بھی چاہیے کہ استسقا
کی دعا مین کہ رخ کرے دونون ہاتھون کا کبھی آسمانکی جانب کبھی زمین کی
جانب ایک حال پر نہ رکھے جیسا کہ بعض مشائخ سے نقل کیا گیا ہی

سنن ابوداؤد مین باب رفع الیدین فی الاستسقا مین انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستسقی
ھکذا یعنی مد یدیہ وجعل بطونھما مما یلی الارض حتی رایت بیاض ابطیہ
یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ مینھ مانگتے اس طور سے یعنی پھیلاتے
اپنے دونون ہاتھ اور رخ اونکا کرتے زمین کی جانب یہانتک کہ دیکھا مین نے
سپیدی آپکی دونون بغل کی اور بھی سنن ابوداؤد مین مذکور ہی اسی باب مین
شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر سے کہ روایت کرتے ہین وہ حضرت انس
سے کہ فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ بحذاء وجھہ فقال اللھم اسقنا پھر اوٹھاتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے کے مقابل فرماتے اللھم اسقنا تو یہ دونون
روایتین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے معارض ہوئین اسلیے کہ اول
روایت دلالت کرنے والی ہی اسپر کہ استسقا کی دعا مین ہاتھونکی پشت
آسمانکی جانب تھی اور رخ زمین کی طرف اور دوسری روایت دلالت کرنے
والی ہی کہ پشت ہاتھون کے نیچے اور رخ اوپر تھا اور اسی کتاب سنن ابوداؤد
مین باب الدعا مین قتادہ سے ہی کہ وہ روایت کرتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے

قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو هكذا بباطن كفيه

وظاهرهما فرمایا انس رض نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا

کہ دعا مانگتے تھے اسطرحپر رُخ سے دونون ہاتھونکی اور پشت سے دونون

ہاتھونکی تو صورت تطبیقیہ چاہتی ہی کہ کبھی آسمانکی طرف دونون ہاتھون کا

رُخ ہو اور کبھی زمین کی جانب اور ظفر جلیل مین وظائف النبی سے اسیطرح

منقول ہی واللہ اعلم اور بھی حاضر ہونا استسقامین بادشاہ کا شرط نہین ہی

بغیر اوسکی اجازت کے بھی درست ہی جیسا کہ درمختار کی عبارت جو پہلے مذکور

ہوچکی ہی اوس سے سمجھا جاتا ہی اور بھی استسقا اوس جگہ ہونا چاہیے جہان

پانی آدمیون اور چوپایون کے پینے کے لیے اور کھیت سینچنے کے لیئے

کافی نہو کشف مین ہی وفی التجرید وان لم یخرج الامام امر الناس

بالخروج وان خرجوا بغیر اذنہ جاز وانما یکون الاستسقاء فی موضع

لا یکون لھم اودیۃ ولا انھار ولا آبار یشربون منھا ویسقون مواشیھم

او زروعھم او یکون ولا یکفی لھم ذلك فاما اذا کانت لھم اودیۃ

وآبار وانھار فان الناس لا یخرجون الی الاستسقاء لانھا انما تکون

عند شدۃ الضرورۃ والحاجۃ کذا فی المحیط واللہ تعالی اعلم تجرید مین ہی

اگر امام نہ نکلے تو لوگون کو حکم دے نکلنے کا اگر لوگ بغیر اجازت امام کے نکلین تو جائز ہی اور استسقا وہین ہوتا ہی جہان نالے ندی اور کنوین نہون کہ لوگ پانی پیین اوس سے اور اپنے مواشیون اور کھیتون کو پانی دین یا ہون مگر اونکو کفایت نکرین تو جب نالے اور کنوین اور ندی ہون تو لوگ استسقی کے لیے نہ نکلین اسلیے کہ استسقا صرف سخت ضرورت اور حاجت کے وقت ہوتا ہی ایسے ہی محیط مین ہی واللہ اعلم اور خطبہ استسقے کا یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی خلق الانسان من سلالۃ من ماء مہین ثم سوّیٰہ ونفخ فیہ من روحہ المبین وجعل منہم المؤمنین ومنہم الکافرین ووفق المؤمنین بالتوبۃ لدفع ضرر المعاصی ورغم بہا انف الشیاطین ونظم سلک الحیوۃ الدنیویۃ بقوت الرزق وجعل لہ الماء سببا ظاہرا وقال فی الکتاب المبین وانزلنا من السماء ماء فاخرجنا بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ انداداوانتم تعلمون والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد النبی الکریم والہ واصحابہ الذین قاموا بحجۃ الدین القویم ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ

وذریاته واتباعه وسلم تسلیما کثیرا کثیرا امابعد فاعلموا یا ایها الناس
ان الله تعالی سبحانه جعل الماء سبب الحیوتکم الدنیا حیث قال
عز وجل وجعلنا من الماء کل شئ حی خلق به الاثمار واحیی به البلاد
فانه قال تعالی وانزلنا من السماء ماء طهورا لنحیی به بلدة میتا ونسقیه
مما خلقنا انعاما واناسی کثیرا وجرت العادة بنزوله وانقطع فی هذه
الاوان واضطرب لفقدانه اهل الزمان فانما لفساد الاعمال
وصدور العصیان فانه قال الله الکریم المستعان ان الله لا یغیر ما بقوم
حتی یغیروا ما بانفسهم فتوبوا عن خطایاکم وذنوبکم الی ربکم المنان
قال عز وجل ان الحسنات یذهبن السیئات واستغفروا لنفوسکم
وذواتکم واستسقوه یرسل علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین
ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انهارا فانه تعالی جواد کریم ملک برؤف رحیم اسکو پڑھکر
بیٹھے بعد اوسکے کھڑا ہوکر یہ خطبہ پڑھے الحمد لله نحمده ونستعینه ونستغفره ونؤمن به
ونتوکل علیه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده
الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله وصلی الله علی

خير خلقه محمد واله واصحابه وسلم ان الله وملئكته يصلون على النبى
يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل على محمد
وعلى ال محمد بعدد من صلى وصام وصل على محمد وعلى ال محمد
بعدد من قعد وقام وصل عليه وعلى جميع الانبياء والمرسلين وعلى
الملئكة المقربين وعلى عبادك الصالحين وعلى اهل طاعتك اجمعين
خصوصا على اول الصحابة وافضلهم بالتحقيق امير المؤمنين امام
المسلمين ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه وعلى اكمل الاحباب
مزين المنبر والمحراب امير المؤمنين امام المتقين عمر بن الخطاب
رضى الله تعالى عنه وعلى حبيب حبيب الرحمن جامع ايات القران كمثل
الترتيب فى لوح الرحمن امير المؤمنين امام المتورعين عثمان بن عفان
رضى الله تعالى عنه وعلى مظهر العجائب والغرائب امير المؤمنين
امام العالمين على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه وعلى سبطيه قرتى
عينيه الشهيدين ابى محمد الحسن وابى عبد الله الحسين رضى الله تعالى
عنهما وعلى امهما سيدة النساء فاطمة الزهراء رضى الله تعالى
عنها وعلى عميه الشريفين المعظمين بين الناس ابى عمارة حمزة

وابن الفضل العباس رضی الله تعالی عنهما وعلی الستة الباقیة من العشرة المبشرة وعلی سائر الصحابة من المهاجرین والانصار وعلی التابعین الابرار واتقوا الله یا اولی الالباب اللهم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمؤمنات وتب علینا انک انت التواب الرحیم الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا اله الا الله یفعل ما یرید اللهم انت الله لا اله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت علینا قوة وبلاغا الی حین فانک قلت استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهارا امام کو چاہیے کہ رو بقبلہ ہو جاے اور لوگونکی طرف پیٹھ کرے بعد اوسکے چادر پھیر کر ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگے اور جو دعائین کہ استسقے کے لیے مسنون ہین وہ پڑھے اور لوگ ہاتھ اوٹھا کر آمین کہین اور مسنون دعائین یہ ہین اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر اجل رائث اللهم اسق عبادک وبهائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اللهم انزل علی ارضنا زینتها وسکنها اللهم ضاحت جبالنا واغبرت ارضنا وهامت دوابنا معطی الخیرات من اماکنها ومنزل

الرحمة من معادنها واجری البرکات علی اهلها بالغیث المغیث انت المستغفر
الغفار فنستغفرك للعامات من ذنوبنا ونتوب الیك من عوام خطایانا اللهم فارسل
السماء علینا مدرارا وصل بالغیث واکفا من تحت عرشك حیث ینفعنا
ویعود علینا غیثا عاما طبقا غدقا مجللا غدقا خصبا رائعا ممرع النبات یارب یارب
اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا
اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غیثا مغیثا وحیا ربیعا وجدا یدا رجدا طبقا
غدقا وغدقا وتقا عاما هنیا مریئا مریعا مرتعا وابلا سائلا مسبلا مجللا دائما
دررا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث غیثا اللهم تحیی به البلاد وتغیث به العباد و
تجعله بلاغا للحاضر عنا والباد اللهم انزل علینا فی ارضنا زینتها اللهم انزل
علینا فی ارضنا سکنها اللهم انزل علینا من السماء ماء طهورا فاحی به بلدة
میتا واسقه مما خلقت لنا انعاما واناسی کثیرا اللهم اسقنا الغیث ولا تجعلنا
من القانطین پهر آدمیوں کی طرف منہ کرے اور کہے قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور
الرحیم وانیبوا الی الله واذکروا الله کثیرا وسبحوه بکرة واصیلا ولذکر الله تعالی
اعلی واولی واعز واجل واهم واتم واعظم واجمل وانفع وادوم واکبر

کسوف یعنی سورج گہن کی نماز کا طریقہ یہ ہی جب سورج گہن پڑے تو
اوس امام کو جو جمعہ کی نماز پڑھتا ہی چاہیے کہ جس مسجد مین جمعہ کی نماز ہوتی ہی
مقتدیون کو ملا کر دو رکعت دراز بطرز نفل جماعت کے ساتھ پڑھے بغیر
اذان واقامت کے اور بغیر خطبہ پھر دعا مانگے اور استغفار کرے یہانتک
کہ سورج صاف ہوجاوے اور مقتدی بھی دعا اور استغفار مین امام کا ساتھ
دین سنن ابی داؤد مین مرقوم ہی وعن عبد الله بن عمرو قال کسفت الشمس
علی عہد رسول الله صلے الله علیه وسلم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم
رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک
ثم نفخ فی اخر سجوده فقال اف اف ثم قال یارب الم تعدنی ان لا تعذبهم
وانا فیهم الم تعدنی ان لا تعذبهم وهم یستغفرون ففرغ رسول الله
صلی الله علیه وسلم من صلوة وقد امحضت الشمس وساق الحدیث
روایت کیگئی ہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن پڑا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین اتنا قیام فرمایا کہ قریب تھا کہ رکوع نکرین

پھر رکوع کیا تو قریب تھا کہ سر رکوع سے نہ اوٹھائین پھر سر اوٹھایا تو قریب
تھا کہ سجدہ نکرین یعنی ہر رکن ارکان مذکورہ سے ادا فرماتے تھے کہ گویا دوسری
رکن مین مشغول ہی نہونگے پھر سر سجدہ سے اوٹھایا اور دوسری رکعت مین
بھی ویسا ہی کیا یعنی دوسری رکعت مین بھی ارکان مذکورہ دراز ادا کی پھر ٹھنڈی
سانس بھری آنحضرتؐ نے آخری رکعت کے سجدہ مین پھر فرمایا اف اف
پھر فرمایا یارب الم تعدنی آخر دعا تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ ای پروردگار
کیا تو نے مجھسے وعدہ نہین کیا ہی کہ مین عذاب نکرونگا اوس
حال مین جبتک مین اون لوگون مین ہون (یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مین عذاب نہ نازل کیا جاویگا) کیا وعدہ
نہین کیا تو نے مجھسے کہ مین عذاب نکرونگا جب تک کہ وہ لوگ استغفار کرتے
رہین (اس جگہ سے معلوم ہوا کہ سورج گرہن کی نماز بہت دراز پڑھنا چاہیئے
اور قیام اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین دعائین ماثورہ پڑھی جائین)
پھر فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے اور سورج گہن
اوسوقت چھوٹ چکا تھا شرح وقایہ مین لکھا ہی **فصل** عند الکسوف یصلی
امام الجمعۃ بالناس رکعتین کالنفل ای علی ھیئۃ النافلۃ بلا اذان واقامۃ

وعند نافی کل رکعة رکوع واحد وعند الشافعی رکوعان مخفیا ومطولا قراءته فیهما وبعدهما یدعو حتی تنجلے الشمس ولا یخطب یعنی سورج گرھن کے وقت جمعہ کا امام لوگون کے ساتھ دو رکعت پڑھے مانند اور نفل کے یعنی بطرز نفل نماز کے بے اذان واقامت اور ہمارے نزدیک یعنی حنفیون کے نزدیک ہر رکعت مین ایک رکوع ہی اور شافعیون کے نزدیک دو رکوع ہین قرأت آہستہ اور دراز دونون مین کرے اور بعد اس دوگانہ کے دعا مانگتا رہے یہانتک کہ سورج صاف ہو جاے اور خطبہ نہ پڑھا جائے اور بہتر یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سورج گرھن کی سورۂ بقر بعد الحمد کے اور دوسری رکعت مین سورۂ آل عمران پڑھے سنن ابی داؤد مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہی قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلے بالناس فقام فحزرت قراته فرایت انه قرا سورة البقرة وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القراة فحزرت قراته فرایت انه قرا بسورة ال عمران حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورج گرھن پڑا تو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ

یعنی امامت لوگونکی کی پھر قیام فرمایا پس تلاش کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو تو پایا مین نے کہ آپنے سورۂ بقر پڑھی پھر حدیث کو چلایا یعنی حضرت عروہ نے کہ اس حدیث کے راوی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یعنی کیفیت درازی کی رکوع اور قومہ مین بیان کی پھر سجدہ کیا آنحضرتؐ نے دو سجدے پھر کھڑے ہوے اور قیام کیا دوسری رکعت مین تو قرات کو دراز کیا تو فکر کی مین نے اونکی قرأت کی تو دیکھا مین نے کہ آنحضرتؐ نے سورۂ آل عمران پڑھی فائدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لفظ فحزرت قراتہ یعنی جانچا مین نے آپکی قرات کو اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے نماز کسوف مین آہستہ قرأت کی جیسا کہ مذہب حنفیون کا ہے اور چاہیے سورج گہن کی نماز مین ثنا کرنے کی جگہ بعد سبحانک اللھم پڑہنے کے اور اور رکوع مین بعد سبحان ربی العظیم کہنے کے اور قومہ مین سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کہنے کے بعد اور جلسہ مین کہ دعائین ماثورہ پڑھے جیسا کہ درمختار مین ہے یصلی بالناس من یملک اقامۃ الجمعۃ بیان المستحب وما فی السراج لابد من شرائط الجمعۃ الا الخطبۃ ردہ فی البحر عند الکسوف رکعتین کالنفل لاتنھا وان شاء اربعا

او اکثر کل رکعتین بتسلیمۃ او کل اربع مجبتی وصفتھا کالنفل ای برکوع واحد فی

غیر وقت مکروہ بلا اذان ولا اقامۃ ولا جھر ولا خطبۃ وینادی الصلوٰۃ جامعۃ

لیجتمعوا ویطیل فیھما الرکوع والسجود والقراۃ والادعیۃ والاذکار الذی

ھو من خصائص النافلۃ ثم یدعو بعدھا جالسا مستقبل القبلۃ او قائما

مستقبل الناس والقوم یؤمنون حتی تنجلی الشمس کلھا

یعنی لوگون کے ساتھ وہ نماز پڑھے جو مالک جمعہ کی نماز قائم کرنیکا ہی یہہ بیان مستحب کا ہی اور جو کہ سراج مین ہی کہ ضروری ہین جمعہ کی شرطین سواے خطبہ کے اس قول کو بحر رائق مین رد کردیا ہی وقت سورج گرہن کے دو رکعتین یہہ بیان ہی کم سے کم سورج گرہن کی نماز کا اور اگر چار پڑھے یا زیادہ پڑھے تو ہر دوگانہ ایک سلام کے ساتھ یا چار رکعت ایک سلام کے ساتھ مجتبی سے نقل کیا گیا ہی اور طرز نماز کسوف کا مثل اور نفل کے ہی یعنے ایک رکوع کے ساتھ وقت مکروہ کے سوا مین بغیر اذان اور بغیر اقامت کے بغیر جہر اور بغیر خطبہ کے اور منادی کیجاوے کہ نماز سورج گہن کی تیار ہی تاکہ لوگ جمع ہو جائین اور دونون رکعتون مین رکوع اور سجود اور قرأت کو دراز کرے اور دعامین اور اذکار جو خصائص سے نفل نمازون کے ہین

پڑھے بعد اوسکے پھر دعا مانگے روبقبلہ ہوکر بیٹھے یالوگونکی طرف منہ کرکے بیٹھے اور لوگ آمین کہتے جائین یہانتک کہ صاف ہوجاوے پورا سورج درمختار کے قول فی وقت غیر مکروہ سے (یعنی نماز اوسوقت پڑھی جاوے جو وقت غیر مکروہ ہو) معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت کہ اور نوافل پڑھنا مکروہ ہی جیسے سورج نکلنے کے وقت یا بعد عصر کے اور استوا کے وقت نماز سورج گہن کی ان اوقات مین ناجائز ہی جیسا کہ کشف مین ہی وان کسفت فی الاوقات المنہیۃ عن الصلوۃ فیہا لم یصل کذا فی الجوہرۃ ۱۲ لسنہ مسئلہ اگر سورج گہن پڑے ان وقتون مین جنمین نماز پڑھنا منع کیا گیا ہی تو نماز سورج گہن کی نہ پڑھے جیسا کہ جوہرہ نیرہ مین ہی مسئلہ اگر سورج گہن کی نماز پڑھنے کے قبل ہی آفتاب پورا صاف ہوجائے تو نماز کسوف نہ پڑھنا چاہیے کشف مین لکھا ہی وان لم یصل حتی انجلت لم یصل بعد ذلک اگر نماز نہ پڑھے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا تو نماز بعد اسکے نہ پڑھے مسئلہ اگر سورج کچھ صاف ہو اور کچھ صاف نہو نماز پڑھی جاوے جیسا کہ کشف مین ہی وان تجلی بعضہا جاز ان یبتدا بالصلوۃ اگر صاف ہوگیا تھوڑا آفتاب تو جائز ہی کہ نماز شروع کیجاوے مسئلہ اگر آفتاب کو ابر چھپالے حالت

گہن مین نماز کسوف پڑھی جائے کشف مین لکھا ہی فان سترھا سحاب او حائل
وھی کاسفة صلی یعنے اگر سورج کو ابر یا کوئی آڑ چھپائے اور
گہن پڑا ہو تو نماز پڑھی جائے مسئلہ اگر غروب ہو جاوے آفتاب بحالت
گہن مین تو نماز کسوف موقوف رکھی جاوے اور مغرب کی نماز پڑھی جائے
کشف مین ہی وان غربت کاسفة امسك عن الدعاء واشتغل بصلوٰة المغرب
اگر غروب ہو جائے آفتاب گہن مین تو دعا سے رکا رہی اور نماز مغرب کی پڑھے
اور بھی قول کشف امسك عن الدعاء سے معلوم ہوتا ہی اگر سورج گہن مکروہ
وقتون مین واقع ہو دعا مین مشغول ہونا چاہیئے مسئلہ اگر نماز کسوف کے
لیئے امام جمعہ کا موجود نہو تو لوگون کو چاہیئے کہ اپنے گھرون مین بے جماعت کے
سورج گہن کی نماز پڑھین آور ایسے ہی چاند گہن کی نماز اپنے گھر مین دو رکعت
یا چار رکعت درازی قرأت و رکوع و قومہ و سجود و جلسہ کے پڑھے مثل
نماز سورج گہن کے اور ایسے ہی مثل چاند گہن کے نماز کے دوسرے خوف
ڈالنے امور کے لیے بھی نماز پڑھی جاوے جیسے سخت آندھی آنا یا سخت تاریکی
دن کو ہونا یا شب کو خوب روشنی ہو جانا اور زلزلہ اور وباء جو انکے مانند سخت
امور ہین دوگانہ یا چارگانہ طویل پڑھنا چاہیے اور نماز کسوف آفتاب کی سنت ہی

اور باقی نفل ہو جیسا کہ در مختار مین ہو وان لم یحضر الامام للجمعة صلی الناس

فرادی فی منازلهم تحرزعن الفتنة کالخسوف للقمر والریح الشدیدة والظلمة

القویة نهارا والضوء القوی لیلا والفزع الغالب ونحو ذلك من الایات المخوفة

کالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمین وعموم الامراض ومنه الدعاء

لرفع الطاعون وقول ابن حجر انه بدعة ای حسنة وکل طاعون وباء ولاعکس

وتمامه فی الاشباه وفی العینی صلوة الکسوف سنة واختار فی الاسرار وجوبها

وصلوة الخسوف حسنة وکذا البقیة وفی الفتح واختلف فی استنان صلوة

الاستسقاء فلذا اخر انتهی کلام صاحب الدر المختار یعنی اگر امام جمعہ کا نہ

موجود ہو لوگ الگ الگ گھرون مین اپنے نماز پڑھین تاکہ فتنہ سے بچین

جیسے چاند گہن کی نماز یا سخت آندھی یا دن کو سخت تاریکی کا ہونا یا رات کو

بہت روشنی ہو جانیکی یا دہشت غالب کی اور مثل انکے جو نشانیان خوف

دلانے والی ہین جیسے زلزلہ اور کڑک اور برف اور پانی کا بند نہ ہونا اور عام

طور سے مرضون کا ہونا انھین نمازون مین سے دعا ہی طاعون جانے کی

اور ابن حجر کا قول انه بدعة بدعت سے مراد بدعت حسنہ ہو اور ہر طاعون

وبا ہی بغیر عکس کے یعنی ہر وبا طاعون نہین ہوتی ہو اور پورا بیان اسکا

اشباہ مین ہی اور عینی مین ہی نماز کسوف کی سنت ہی اور اسرار مین اختیار کیا گیا ہی
وجوب نماز کسوف کا اور چاند گہن کی نماز حسن ہی اور ایسے ہی باقی نمازین
اور فتح مین ہی اختلاف کیا گیا ہی صلوۃ استسقا کے سنت ہونے مین اسی
سبب سے آخر مین بیان کیا تمام ہوا کلام صاحب درمختار کا اور بہی عبارت ہے
صاحب فتح القدیر جسکو صاحب درمختار نے ذکر کیا ہی سمجھا جاتا ہی کہ نماز
استسقا کا سنت ہونا مختلف فیہ ہی لیکن پانی اللہ سے مانگنا سنت ہی بالاتفاق
واللہ اعلم اور بہی وبا دور ہونے کے لیے دعاء قنوت کا پڑھنا آخر مین نماز

دعای قنوت واسطے وبا اور ہر آفت کے

فرض کے اور ایسے ہی ہر آفت نازل ہونے کے وقت پڑھنا جائز اور
درست ہی چنانچہ درمختار مین لکھا ہی ولا یقنت لغیرہ الا لنازلۃ فیقنت الامام
فی الجھریۃ وقیل فی الکل اور دعاے قنوت نہ پڑھی جاوے کسی
نماز مین سواے وتر کے مگر نزول بلا مین امام دعاے قنوت پڑھے نماز
جہریہ مین اور کہا گیا ہی کہ ہر نماز مین پڑھے اور اشباہ ونظائر مین مرقوم ہی
فائدہ فی الدعاء برفع الطاعون سئلت عنہ فی سنۃ تسع وستین وتسعمائۃ
بالقاھرۃ فاجبت بانہ لم اراہ صریحا لکن صرح فی الغایۃ وغراۃ الشمنی الیھما
بانہ اذا نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھر وھو قول الثوری

واجد وقال جمهور اهل الحديث القنوت عند النوازل مشروع فى الصلوة
كلها انتهى وفى فتح القدير ان مشروعية القنوت للنازلة مستمرة لم تنسخ
وبه قال جماعة من اهل الحديث وحملوا عليه حديث ابى جعفر عن انس
رضى الله عنه مازال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت حتى فارق
الدنيا اى عند النوازل وماذكرنا من اخبار الخلفاء يفيد تقريره
لفعلهم ذلك بعده صلى الله عليه وسلم وقد قنت الصديق فى محاربة
الصحابة مسيلمة الكذاب وعند محاربة اهل الكتاب وكذلك قنت عمر
وكذلك قنت على رضى الله عنهم فى محاربة معاوية وقنت معاوية فى محاربته
انتهى فالقنوت عندنا فى النازلة ثابت وهو الدعاء برفعها ولاشك ان
الطاعون من اشد النوازل قال فى المصباح النازلة المصيبة الشديدة
تنزل بالناس انتهى وفى القاموس النازلة الشديدة من شدائد
الدهر تنزل بالناس انتهى وذكر فى السراج الوهاج قال الطحاوى
ولا يقنت فى فجر عندنا من غير بلية فان وقعت بلية فلا باس
به كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه قنت شهرا فيها
يدعو على رعل وذكوان وبنى لحيان ثم تركه كذا فى الملتقط انتهى

طاعون رفع ہونیکی دعا کو مجھسے پوچھا گیا ۹۶۹ھ مین مقام قاہرہ مین تو
جواب یا مین نے کہ صریح طور سے دعا طاعون کی کہین نہین دیکھی لیکن
غایۃ البیان مین تصریح کی ہی اور شمنّی نے منسوب کیا ہی اسکو صاحبین کی
طرف کہ جب کوئی آن پڑے آفت مسلمانون پر تو امام قنوت پڑھے جہریہ
نماز مین یعنی اون نمازون مین جنمین قرآن پکار کے پڑھا جاتا ہی اور یہی قول
سفیان ثوری اور احمد بن حنبل کا ہی اور جمہور اہل حدیث کہتے ہین کہ قنوت
نازلہ مین مشروع ہی کل نماز مین اور فتح القدیر مین ہی کہ مشروع
ہونا دعای قنوت کا نزول آفات کے وقت برابر چلا آیا ہی منسوخ نہین اسی
کی قائل ایک جماعت اہل حدیث کی ہی اور اسی پر محمول کرتے ہین ابی جعفر
کی حدیث کو جو حضرت انس سے مروی ہی ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم قنوت پڑھا کیے یہانتک کہ دنیا کو چھوڑا یعنی نزول آفات کے
وقت اور جو کہ ذکر کیا ہی ہمنے خلفاء کی خبرون سے فائدہ دیتا ہی اسکی تاکید کا
نسبت فعل خلفا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قنوت کی دعا
پڑھی حضرت صدیق نے جس زمانے مین صحابہ لڑے مسیلمہ کذاب سے
اور اہل کتاب سے اور ایسے ہی قنوت پڑھی حضرت عمرؓ نے اور ایسے ہی

قنوت پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے
لڑائی مین اور قنوت پڑھی حضرت معاویہ نے حضرت علی سے لڑائی کے
وقت تمام ہوئی عبارت پس قنوت ہمارے نزدیک نازلہ مین ثابت ہی
اور وہ دعا ہی دفع بلا کی اور کوئی شک نہین کہ طاعون سب بلاؤن مین سخت
تر بلا ہی کہا مصباح مین نازلہ سخت مصیبت ہی جو لوگون پر آن پڑے تمام
ہوا کلام مصباح کا، اور قاموس مین ہی نازلہ سختی ہی تمام ہوا کلام قاموس کا
اور صحاح مین ہی نازلہ سختی ہی زمانہ کی سختیون مین سے تمام ہوا کلام صحاح کا
اور ذکر کیا گیا ہی سراج وہاج مین کہا ہی طحاوی نے اور قنوت نہ پڑھی جائے
ہمارے نزدیک فجر مین بغیر بلا کے پس اگر واقع ہو کوئی بلا تو کوئی حرج نہین
ہی قنوت کا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی اسلئے کہ قنوت
پڑھی آپ نے ایک مہینے تک اور اوسمین یہ دعا کرتے رہے رعل اور ذکوان
اور بنی لحیان پر پھر چھوڑ دیا اوسکو ایسے ہی ملتقط مین ہی تمام ہوئی عبارت
اور حصن حصین مین لکھا ہی ویقنت فی الفجر رمس مومص وفی سائر صلوٰة
الخمس ان نزل نازلۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الاخیرۃ ویؤمن خلفہ
اور دعائے قنوت پڑھے فجر کی نماز مین روایت کیا ہی اسکو بزار نے اور

اور حاکم نے مستدرک مین اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف
مین موقوفًا اور قنوت پڑھے سب پنجگانہ نمازون مین جب آن پڑے بلا
جبکہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ دوسری رکعت مین اور مقتدی آمین کہین
روایت کیا ہی اسکو احمد نے مسند مین اور ابوداؤد نے اپنی سنن مین اور بھی
سنن ابی داؤد مین مرقوم ہی عن ابن عباس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شہرا متتابعا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وصلوۃ الصبح فی
دبر کل صلوۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الاخیرۃ یدعو علی احیاء من بنی
سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن من خلفہ روایت کیگئی ہی ابن عباس
سے کہ کہا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھے ایک
مہینہ برابر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین اور نماز فجر مین ہر نماز کی تمامی مین
جب فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ آخر رکعت مین بددعا کرتے تھے ایک گروہ
پر بنی سلیم کے رعل ذکوان عصیہ پر کہ ان لوگون نے شدید ایذائین دی تھین اور
محل خطر کا لئے تھا اور جو آنحضرت صلعم کے پیچھے ہوتے یعنی مقتدی آپ کے
وہ آمین کہتے تو اس حدیث سے ثابت ہوا قنوت پڑھنا آنحضرت صلعم کا نماز
پنجگانہ مین دشمنون کے غلبہ کے وقت اور وہ بھی آسمان کی آفتون مین سے ہی

کیونکہ غالب ہونا اور مغلوب ہونا خدا کے ہاتھ ہی بشر کی طاقت سے باہر ہی
تو علت اسکی عجز ہی اور وہ آفت مین موجود ہی چنانچہ اشباہ و نظائر کی عبارت سے
جو پہلے گذر چکی ہی مستفاد ہوتا ہی اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ
قنوت بعد رکوع کے تھا اور بھی اسی کتاب سنن ابی داؤد مین لکھا ہی
عن محمد عن انس بن مالک انہ سئل ھل قنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی
صلوۃ الصبح فقال نعم فقیل قبل الرکوع او بعد الرکوع قال بعد الرکوع یعنی محمد سے
روایت ہی کہ حضرت انس سے مروی ہی کہ اونسے پوچھا گیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فجر کی نماز مین قنوت پڑھا ہی یعنی نازلہ مین تو حضرت
انس نے فرمایا کہ ہان کہا گیا کہ قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا حضرت
انس نے بعد رکوع کے تو حضرت انس نے تصدیق کی آنحضرت صلعم کے
قنوت پڑھنے کی مراد اونکی تصدیق ہی آپکے قنوت پڑھنے کی نماز فجر مین
نازلہ مین جیسا کہ دوسرے حدیث ابوداؤد کی دلالت کرتی ہی عن انس بن
مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قنت شہرا ثم ترکہ حضرت انس
بن مالک سے روایت ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک
قنوت پڑھا پھر چھوڑ دیا اور بھی افادہ کیا ہی مجکو میرے ایک مشفق نے

جو صاحب کرامات تھے رحمت کرے اللہ اونپر کہ جب کوئی بلا آسمانی بلاؤن مین کی تمھین پہونچے تو آخر رکعت مین پانچون وقت کی نماز کے قنوت پڑھو اس دعا کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقَ وَمَا یَخْلُقُ یَا وَلِیَّ الْوِلَاءِ وَیَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ صَرِّفْ عَنَّا الطَّعْنَ وَالطَّاعُوْنَ وَالْوَبَاءَ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہِ الْمُجْتَبٰی اور والوبا کے لفظ وبا کے لیئے ہو اور دوسرے بلاءین اسکے جگہ اوس بلا کا نام لکھے اور بھی وبا کے دور ہونے کے لیئے مسلمانون کا ایک جگہ جمع ہونا اور علیحدہ علیحدہ دوگانہ پڑھنا باہم دعا کرنا بھی مفید و جائز ہی جیساکہ اشباہ مین فائدہ فی الدعاء برفع الطاعون مین مرقوم ہی فان قلت هل للوباء صلوة قلت هو کالخسوف لما فی منیة المفتی قبل الزکوة وفی الخسوف والظلمة فی النهار واشتداد الریح والمطر والثلج والافزاع وعموم المرض یصلون وحدانا انتهی ولاشك ان الطاعون من قبیل عموم المرض فیسن له رکعتان فرادی ذکر الزیلعی فی خسوف القمر انه یتضرع کل واحد بنفسه وکذا فی الظلمة الهائلة بالنهار والریح الشدیدة والزلازل والصواعق وانتشار الکواکب والضوء الهائل باللیل والثلج والامطار الدائمة وعموم الامراض والخوف الغالب من العدو ونحو ذلك

من الافزاع والاهوال لان كل ذلك من الايات المخوفة انتهى فان قلت هل
يشرع الاجتماع للدعاء برفعه كما يفعله الناس بالقاهرة بالجبل قلت هو
كخسوف القمر وقد قال فى خزانة المفتيين والصلوة فى خسوف القمر
تؤدى فرادى وكذلك فى الظلمة والريح والفزع لا باس بان
يصلوا فرادى ويدعون ويتضرعون الى ان يزول ذلك انتهى فظاهره
انهم يجتمعون للدعاء والتضرع لانه اقرب للاجابة وان كانت الصلوة
فرادى وفى المجتبى فى خسوف القمر قيل الجماعة جائزة عندنا لكنها ليست
سنة انتهى وفى السراج الوهاج يصلى كل واحد بنفسه فى خسوف القمر
وكذا فى غير الخسوف من الافزاع كالريح الشديدة والظلمة الهائلة
والخوف من العدو والامطار الدائمة والافزاع الغالبة وحكمها حكم خسوف
القمر كذا فى الوجيز وحاصله ان العبد ينبغى له ان يفزع الى الصلوة عند
كل حادثة فقد كان عليه السلام اذا حزبه امر صلى انتهى وذكر شيخ الاسلام
العينى فى شرح الهداية الريح الشديدة والظلمة الهائلة بالنهار والثلج والامطار
الدائمة والصواعق والزلازل وانتشار الكواكب والضوء الهائل بالليل وعموم
الامراض وغيرها من النوازل والافزاع والاحوال اذا وقعت صلوا وحدانا

وسالوا وتضرعوا وكذا في الخوف الغالب من العدو انتهى وقد صرحوا بالاجتماع

والدعاء بعموم الامراض وقد صرح شارحوا البخاري ومسلم والمتكلمون على

الطاعون كابن حجر بان الوباء اسم لكل مرض عام وان كل طاعون وباء وليس

كل وباء طاعونا انتهى فتصريح اصحابنا بالمرض العام بمنزلة تصريحهم بالوباء

وقد علمت انه يشتمل الطاعون وبه علم جواز الاجتماع للدعاء برفعه

لكن يصلون فرادى ركعتين ينوى ركعتي الطاعون

پس اگر کہو تم کیا وبا کے لیے نماز ہی کہتا ہون مین کہ وہ مثل چاند گہن کے ہی

جیسا کہ منیۃ المفتی مین ہی زکاۃ کے بیان کی تہوڑا پہلے اور چاند گہن اور

دن مین تاریکی ہو جانے مین اور آندھی اور شدت سے پانی برسنے اور

برف گرنے اور خوفون مین اور تمام مرضون مین نماز پڑھین لوگ الگ

الگ تمام ہوا کلام منیۃ المفتی کا اور کوئی شک نہین کہ طاعون عام مرضونکی

قبیل سے ہی تو سنت ہی اوسکے لیئے دو رکعتین بے جماعت پڑھنا اور

زیلعی نے ذکر کیا ہی چاند گہن کی نماز مین ہر ایک شخص تضرع کرے اپنے

جی مین اور ایسے ہی تاریکی ہونے مین دن کو اور سخت آندھی مین اور

زلزلون مین اور کڑک مین اور تارے ٹوٹنے مین اور رات کو ہولناک

روشنی ہوجانے مین اور پانی لگاتار برسنے مین اور عام مرضون مین اور خوف
دشمن سے غالب ہونے مین اور مانند انکے خوفناک اور ہولناک چیزین
ہین اسلیے کہ یہ کل چیزین خوف دلانے والی خدا کی نشانیون مین سے ہین
(تمام ہوا کلام زیلعی کا) پس اگر کہو تم کیا مشروع ہی جمع ہونا لوگون کا دفع طاعون
کے لیے جیسا لوگ قاہرہ مین پہاڑ پر کرتے ہین کہتا ہون مین کہ وہ مثل
چاند گہن کے ہی اور کہا ہی خزانۃ المفتیین مین نماز چاند گہن مین ادا کیجائے
تنہا بے جماعت اور ایسے ہی تاریکی اور اندھیری اور خوف مین کوئی
حرج نہین ہی کہ نماز پڑھین لوگ تنہا بے جماعت اور دعا کرین اور تضرع
کرین یہانتک کہ دفع ہون یہ سب چیزین (تمام ہوا کلام خزانۃ المفتیین کا)
تو ظاہر کلام کا اسکے یہ ہی کہ لوگ جمع ہووین دعا اور تضرع کے لیے
اسلیئے کہ وہ قریب تر اجابت سے ہی اگرچہ نماز تنہا بے جماعت ہو
اور مجتبی مین ہی چاند گہن مین کہا گیا ہی جماعت جائز ہی ہمارے نزدیک لیکن
سنت نہین ہی (تمام ہوا کلام مجتبی کا) اور سراج وہاج مین ہی نماز پڑھے
ہر ایک بطور خود چاند گہن مین اور ایسے ہی سوائے چاند گہن اور خوفناک
چیزون مین جیسے آندھی اور تاریکی ہولناک اور خوف دشمن سے اور

مینہ لگاتار برسنا اور خوفناک امور جو غالب ہون اور حکم اوسکا چاند گہن کا حکم ہی
دالیسے ہی وجیز مین ہی اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ بندہ کو زیبا ہی کہ متوجہ ہو طرف
نماز کے ہر حادثہ مین اسلیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غلبہ کرتا
تو نماز پڑھتے تمام ہوا کلام سراج وہاج کا اور شیخ الاسلام عینی نے شرح ہدایہ
مین ذکر کیا ہی آندھی اور تاریکی ہولناک دن کو اور برف اور پانی لگاتار اور کڑک
اور زلزلے اور تارے ٹوٹنا اور روشنی ہولناک رات کو اور عام ہونا مرضون کا
اور سوائے اونکے شدتین اور خوفناک اور ہولناک چیزین جب واقع ہون
نماز پڑھین تنہا بے جماعت اور سوال کرین خدا سے اور تضرع کرین اور ایسے ہی
خوف عدو مین جو غالب ہو تمام ہوا کلام عینی کا اور تحقیق تصریح کی ہی شارحون
بخاری اور مسلم اور اون لوگون نے جنہون نے طاعون کے مسئلہ پر کلام
کیا ہی جیسے ابن حجر اس بات کے کہ وبا تام ہی ہر مرض کا اور ہر طاعون وبا ہی
اور ہر وبا طاعون نہین ہی تمام ہوا کلام ابن حجر کا تو تصریح کرنا ہمارے لوگون کا
مرض عام کے جیسا اونکا تصریح کرنا وبا کا ہی اور جاناتم نے کہ یہ طاعون کو بھی شامل
ہی اور اس سے جانا گیا جائز ہونا اجتماع کا رفع طاعون کے لیئے کہ نماز
پڑھین تنہا دو رکعت بے جماعت نیت کرین دو رکعت دفع طاعون کی

اور بھی مسنون ہی کہ مسجد مین جب داخل ہو دوگانہ تحیۃ المسجد کا پڑھے مسجد مین
بیٹھنے کے پہلے اور دن بھر مین ایک بار کافی ہی اور اگر ہر بار ادا کرے
تو بہتر ہی اور اگر مسجد مین آتے ہی ادائے فرض مین مشغول ہو تو تحیۃ المسجد
اوسکے ذمہ سے ساقط ہو گئی اور اگر مسجد مین اون وقتون مین جن وقتونمین
کہ نماز مکروہ ہی یا اوس وقت مین کہ جماعت فرض مین کچھہ توقف ہی اور نفل
ادا کرنا مکروہ ہی تو درود اور سبحان اللہ کہنے سے حق مسجد ادا ہو جاتا ہی جیسا
کہ درمختار مین لکھا ہی ویسن تحیۃ المسجد وھی رکعتان واداء الفرض وغیرہ وکذا
دخوله بنیۃ الفرض والاقتداء ینوب عنها بلانیۃ وتکفیها لکل یوم مرۃ ولاتسقط
بالجلوس عندنا بحر قلت فی الضیاء عن القوت من لم یتمکن منها لحدث
او غیرہ یقول نذ با کلمات التسبیح اربعاً اور سنت ہی تحیۂ رب
المسجد اور وہ دو رکعتین ہین اور فرض کا ادا کرنا اور سوائے فرض کا اور
ایسے ہی جانا فرض کی نیت سے یا اقتدا کرنیکی نیت سے قائم مقام
ہو جاتا ہی تحیۃ المسجد کا بغیر نیت کے اور کفایت کرتا ہی ہر دن ایک مرتبہ
اور ساقط نہین ہو جاتا ہی بیٹھ جانے سے ہمارے نزدیک یہ بحر رائق سے
نقل کیا گیا ہی کہتا ہون مین یعنی صاحب درمختار کہتے ہین کہ ضیا مین

قوت سے نقل کیا ہی جو شخص نہ پڑھ سکے تحیۃ المسجد بسبب بے وضو ہونیکے
یا سوا اسکے تو کہے وہ شخص بطریق استحباب کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار اور جامع الرموز مین نفلون کے بیان مین
لکھا ہی والرابعة رکعتان اواربع وھی افضل لتحیة المسجد الا اذا دخل فیہ بعد
الفجر او العصر فانہ یسبح ویھلل ویصلی علیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فانہ حینئذ
یودی حق المسجد کما دخل للمکتوبة فانہ غیر مامور بھا حینئذ کما فی
التمرتاشی اور چوتھی نماز نفل کی دو رکعت یا چار رکعت (اور چار رکعت
افضل ہی) تحیۂ مسجد کے ہی مگر جبکہ داخل ہو مسجد مین بعد فجر کے یا بعد عصر کے
تو وہ تسبیح کرے اور کلمہ پڑھے اور درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جب ایسا کریگا تو اوسپر سے حق مسجد کا ادا ہو جائیگا جسطرح کہ حق مسجد کا
ادا ہو جاتا ہی فرض نماز پڑھنے کی غرض سے داخل ہونے سے اس لیئے کہ
وہ اسوقت تحیۃ المسجد پڑہنے کا مامور نہین جیسا کہ تمرتاشی مین ہی اور سُنن
ابی داؤد مین مروی ہی عن ابی قتادة قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس ابو قتادہ سے
روایت کیا گیا ہی کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب کوئی تم مین کا مسجد مین آوے تو اوسکو چاہیئے کہ دوگانہ قبل بیٹھنے کے
پڑھے اس جگہ امر ایجابی نہین ہی اسواسطے کہ کسی صحابی سے اسکے واجب
ہونے کا قائل ہونا صحت کو نہین پہونچا ہی بلکہ ثابت نہین ہوا ہی تو استحباب
باقی رہا واللہ اعلم اور بھی مکروہ ہی مسجد مین دنیاوی کلام کرنا اور شعر پڑھنا
جو خدا اور رسول ؐ کے ذکر سے اور نصائح سے خالی ہو اور مکروہ ہی آواز بلند
کرنا مگر غیر فقیہ کو اور غیر معتکف کو مسجد مین کھانا کھانا مکروہ ہی اوس شخص کو جو
اوسی شہر مین رہتا ہو اور بھی مکروہ ہی پیاز کچی کھا کر مسجد مین آنا اور ایسے ہی
ہر چیز بدبودار ہی مثل لہسن وغیرہ کے اور منہ سے بدبو دور کرنے کے بعد
مسجد مین آنا جائز ہی اور بھی غیر معتکف کو خرید و فروخت کسی چیز کی مسجد مین مکروہ
ہی اور سوال کرنا مسجد مین حرام ہی اور کسی مانگنے والے کو دینا مسجد مین مکروہ
ہی جیسا کہ درمختار مین لکھا ہی اخر باب ما یفسد الصلوۃ و ما یکرہ فیھا کے
احکام مسجد کے فروع مین ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء وقیل ان
تخطا وانشاد ضالۃ او شعر الا ما فیہ ذکر ورفع صوت الا للمتفقہ والوضوء
الا فیما اعد لذلک وغرس الاشجار الا لنفع کتقلیل نز ویکون للمسجد
واکل ونوم الا لمعتکف وغریب ودخول اکل نحو ثوم ویمنع منہ

وکذا اکل ونوم ولو بلسانہ وکل عقد الا لمعتکف بشرطہ والکلام المباح
وقیدہ فی الظہیریۃ بان یجلس لاجلہ لکن فی النہر الاطلاق اوجہ
اور مسجد مین سوال کرنا حرام ہی اور دینا مکروہ ہی اور کہا گیا ہی جبکہ لوگون کو پھاند کر
جا کرے اور مکروہ ہی گم شدہ چیز کا اوسمین ڈھونڈھنا اور شعر پڑھنا وہ کہ جسمین ذکر نہو
اور بلند کرنا آواز کا مگر مسئلہ بتلانے کو اور وضو کرنا مگر اوس جگہ جو وضو کرنیکے
لیے بنائی گئی ہی اور درخت بونا مگر کسی کے نفع کے لیے اور کھانا کھانا اور
سونا مگر معتکف اور مسافر کو اور لانا مسجد مین لہسن کے مثل کھانے کی چیز کا
اور ممانعت کی جائے اس سے اور ایسے ہی ہی ہر اذیت دینے والی چیز
اگرچہ زبان سے ہو اور ہر عقد مگر واسطے معتکف کے اوسکے شروط کے
ساتھ اور کلام مباح اور قید بیان کی ہی ظہیریہ مین باین طور کہ بیٹھے وہ
اوسکے لیے لیکن نہر مین ہی کہ مقید نہ کہنا خوب ہی اور لیکن اعتکاف کرنیوالیکو
مباح ہی مسجد مین کھانا اور سونا اور خرید و فروخت کرنا اپنے لیے اور
اپنے عیال کی مصلحت کے لئے بغیر نیت تجارت کی بے لائے اوس چیز کے
جو کہ بیچی جاتی ہی اور مسافر کو کھانا اور سونا مسجد مین مباح ہی جیسا کہ درمختار
مین اعتکاف کے باب مین ہی ورخص المعتکف باکل وشرب ونوم وعقد احتاج

الیہ لنفسہ او عیالہ فلو لتجارۃ کرہ کبیع و نکاح و رجعۃ فلو خرج لاجلها فسد

بعدم الضرورۃ و کرہ ای تحریما لانها محل اطلاق فهم بحر احضار مبیع فیہ کما کرہ فیہ

مبایعۃ غیر المعتکف مطلقا للنهی و کذا اکلہ و نومہ الا لغریب اشباہ

اور رخصت دیا گیا ہی اعتکاف کرنیوالا کھانے اور پینے اور سونے کے

اور اوس عقد کی جسکی احتیاج اوسکو اپنے لیے یا اپنی عیال کے لیے ہو پس

اگر تجارت کے لیے ہی تو مکروہ ہی جیسے اجازت دیا گیا ہی خرید و فروخت اور نکاح

اور رجعت طلاق کی پس اگر معتکف نکلا اسلیے تو اعتکاف فاسد ہو جائیگا عدم ضرورت

کیوجہ سے اور مکروہ ہی مراد مکروہ تحریمی ہی اسلیئے کہ یہ جگہ اسکے مطلق بولنے کی

ہی جیسا کہ بحر میں ہی لانا مبیع کا مسجد میں جیسا مکروہ ہی خرید و فروخت کرنا

غیر معتکف کو مطلقا بسبب نہی آنحضرت صلعم کے اور ایسی ہی کھانا اوسکا اور سونا

مگر مسافر کو جیسا کہ اشباہ میں ہی اور بھی مستحب ہی نماز لیلۃ البرات کی ادا کرنا اور

نماز رغائب کا پڑھنا عین العلم میں مرقوم ہی باب اول میں جو اوراد کے

بیان میں ہی و یحافظ الرواتب و کل ما ورد فضلہ کصلوۃ الرغائب

و لیلۃ النصف من شعبان و هی مائۃ رکعۃ بالاخلاص الف مرۃ و کانو یواظبون

علیها جیسے نماز رغائب کی اور شب پانزدهم شعبان کی و ہی نماز سو رکعت ہی

ساتھ ہزار بار قل ہو اللہ کے اور مشائخ ہمیشہ پڑھتے رہے اسکو اس عبارت
سے عین العلم کی معلوم ہوتا ہی کہ طریقہ نماز برات کا اور نماز رغائب کا یکسان
ہی کہ سو رکعت مین دس دس بار قل ہو اللہ پڑھے لیکن شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے رسالہ ماثبت من السنہ مین مختلف طریقے ذکر کیے ہین چنانچہ
ماہ رجب کے بیان مین لکھا ہی طریقہ نماز رغائب کا اس عبارت سے

وقد ذکر صاحب جامع الاصول فی کتابہ حدیثا من کتاب رزین مع ان موضوع
ذلک الکتاب جمع احادیث الکتب الستة المسماة بالصحاح الست واذ لم یجد
فی هذه الکتب حدیثا فی ذلک اورده من کتاب آخر استیفاء او تکمیلا وقال
عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلے الله علیه وسلم ذکر صلوة
الرغائب وهی اول لیلة جمعة من رجب فصلی فی ما بین المغرب والعشاء
ثنتی عشر رکعة بست تسلیمات کل رکعة بفاتحة الکتاب والقدر ثلثا
وقل هو الله احد ثنتی عشرة مرة فاذا فرغ من صلوته قال اللهم صل
علی محمد النبی الامی وعلی اله بعد ما یسلم سبعین مرة ثم یسجد
سجدة ویقول فی سجوده سبوح قدوس رب الملئکة والروح سبعین مرة
ثم یرفع راسه ویقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت العلی

الاعظم وفی اخری الاعز الاکرم سبعین مرۃ ثم یسجد و یقول مثل ما قال فی السجدۃ الاولی ثم یسال وھو ساجد حاجتہ فان اللہ لا یرد سائلہ قال صاحب جامع الاصول وھذا الحدیث مما وجدتہ فی کتاب رزین و لم اجدہ فی واحد من الکتب الستۃ والحدیث مطعون فیہ انتہی ذکر کیا صاحب جامع اصول نے اپنی کتاب مین ایک حدیث کتاب رزین سے باوجودیکہ وضع اس کتاب کی اون احادیث کے جمع کرنیکے لیے ہی جو اون چھہ کتابون مین ہو جنکو صحاح ستہ کہتے ہین جب رزین ان چھہ کتابونمین کوئی حدیث نہین پاتے ہین کسی باب مین تو دوسری کتاب سے حدیث نقل کرتے ہین مطلب پورا کرنے کے لیے اور اپنی جامع کو کامل بنانے کے لیے اور کہا رزین نے کہ مروی ہی انس رضی اللہ عنہ سے بہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صلوۃ رغائب کا اور وہ ماہ رجب کے اول جمعہ کی رات ہی پس ادا کرے درمیان نماز مغرب و عشا کے بارہ رکعت چھہ سلام سے ہر رکعت مین سورۂ فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد اسکی کوئی تعداد نہین ذکر کی تو ایک بار پڑھنا چاہیے مانند اور نمازون کے اور سورۂ قدر یعنی انا انزلنا تین بار اور قل ھو اللہ احد بارہ بار جب نماز سے فارغ ہو تو

بعد سلام کے کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ ستر بار پھر سجدہ کرے
اور کہے سجدہ مین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پھر سجدہ سے
اوٹھے اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ
اور دوسری روایت مین بجاے العلی الاعظم کے اَلْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وارد ہوا ہی
اس دعا کو یعنی رب اغفر لی سے آخر تک ستر بار پڑھے پھر سجدہ کرے اور کہے
جیسا کہ پہلے سجدہ مین کہا تھا یعنی سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح پھر
پھر طلب کرے خدا سے حالت سجدہ مین اپنی حاجت کو تو تحقیق خدا پھیرتا
نہین ہی اس ماہ کے مانگنے والے کو صاحب جامع الاصول نے کہا کہ اس
حدیث کو کتاب رزین مین مین نے پایا ہی اور کسی کتاب مین کتب ستہ سے
نہین پایا ہی اور حدیث مطعون فیہ ہی اور لفظ مطعون علامات سے ضعف
کی ہی لیکن چونکہ یہ حدیث باب اعمال مین ہی مقبول اور معمول ہوگی جیسا کہ شیخ
عبدالحق دہلوی نے مقدمہ شرح مشکوۃ مین لکھا ہی اور جب حدیث ضعیف تعدد
طرق کی وجہ سے حسن کے مرتبہ تک پہونچ جاے تو قابل حجت ہی اور جو مشہور
ہی کہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف معتبر ہی اور سواے اعمال کے نہین
معتبر ہی مفردات حدیث کی مراد ہین نہ مجموع کہ وہ تعدد طرق کی وجہ سے

حسن مین داخل ہی نہ ضعیف اس مضمون کی تصریح ائمہ حدیث نے کی ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ حدیث کا ضعف اگرچہ بوجہ سوء حفظ بعض راویون کے
ہو یا اختلاط یا تدلیس کے سبب سے ہو باوجود صدق و دیانت کے درست ہوجاتا
ہی تعدد طرق کیوجہ سے اور اگر اتہام کذب راوی کی وجہ سے ہو یا شاذ ہونے
یا خطا فاحش کیوجہ سے ہو اگرچہ تعدد طرق رکہتا ہو درست نہوگا اور حدیث پر
ضعف کا حکم کیا جائیگا او روہ فضائل اعمال مین معمول ہی تمام ہوا کلام شیخ دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا حاصل یہ ہی کہ احادیث ضعیفہ جس جہت کی ہون فضائل
اعمال مین مقبول اور معمول ہین تو نماز غائب کا پڑھنا اولی اور معمول بہ ہی واللہ
اعلم اور بھی شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہجۃ الاسرار سے نقل کرتے ہین کہ نقل
کیگئی ہی حضرت شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق قدس اسرارہما سے فرماتے
تھے کہ شیخ بقا جو اوس وقت کے عارفون مین سے تھے سویرے روز جمعہ پانچوین رجب
سنہ ۵۴۳ھ پانسو تینتالیس مین ہمارے والد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ
تعالی عنہ کے مدرسہ مین آئے اور ہم سے کہا کیون نہین پوچھتے ہو سبب
میرے سویرے آنے کا آجکے روز تحقیق دیکھا مین نے اس رات ایک نور
کہ روشن کیے ہوے ہی تمام کنارون کو اور گھیرے ہوے ہی ہر صنف وجود کو

اور دیکہی مین نے رازدارون کے راز بعض وہ راز ہین کہ ملے ہوے ہین اوس نور کے ساتھ اور بعضے وہ ہین کہ جنکو روکنے والا روکے ہی ملنے سے اوس نور کے اور ملا نہین کوئی راز اوس نور سے مگر دو چند ہوگیا نور اوس راز کا یعنی جس راز نے اوس نور سے اتصال پایا اوس نور کے طفیل سے روشنی اوسکی دوبالا ہوگئی تو ڈہونڈہا مین نے سرچشمہ اوس نور کا تو ناگاہ وہ نور تھا کہ نکلا تھا شیخ عبدالقادر سے پس قصد کیا مین نے اوسکی حقیقت حال کے کشف کا تو ناگاہ وہ نور اونکا شہود تھا کہ باہم متقابل ہوا تھا اونکے قلب کے نور کے ساتھ اور متداخل ہوے تھے وہ دونون نور اور منعکس ہوئی تھی روشنی دونون نورونکی حضرت رض کے آئنہ حال پر اور متصل ہوئی تھین شعائین اونکی جو متداخل تھین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مقام جمعیت سے بوصف اونکے تفرقہ کے کہ یہ دونون مقام عارفون کے ہین پس روشن ہوا اون شعاعون سے جہان اور کوئی فرشتہ نہین رہا کہ اوترا ہوا اوس شب اور اوسنے اونکا مصافحہ نہ کیا ہوا ور نام اون فرشتونکا نزدیک اونکے یعنی مشائخ طریقت کے شاہد و مشہود ہی اور کہا اون دونون صاحبزادون نے یعنی شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہما نے پس آئے ہم حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا ہمنے اونسے

کہ کیا آپ نے آجکی شب نماز غائب ادا کی تو آپ نے یہ شعر فرمائے کہ جو دلالت کرتے ہین ادا کرنے پر آپکی نماز رغائب کو اور فضائل پر اس نماز کے چنانچہ تمامی عبارت شیخ کی اس جگہ مین ذکر کرتا ہون اوسمین وہ شعر بھی آتے ہین عبارت شیخ کی رسالۂ مذکورہ مین یہ ہی وقد وقع فی کتابہ بھجۃ الاسرار ذکر لیلۃ الرغائب فی ذکر سیدنا وشیخنا القطب الربانی والغوث الصمدانی الشیخ محی الدین عبد القادر الحسنی الجیلانی قال اجتمع المشایخ وکانت لیلۃ الرغائب الی اخر ماذکر من الحکایۃ وذکر ایضا انہ نقل عن الشیخین القدوتین الشیخ عبد الوھاب والشیخ عبد الرزاق انھما قالا تبکر الشیخ بقا بن بطو صبیحۃ یوم الجمعۃ الخامس من رجب سنۃ ثلث واربعین وخمسمائۃ الی مدرسۃ والدنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ وقال لنا الا تسالونی عن سبب بکوری الیوم انی رایت البارحۃ نورا اضاءت بہ الآفاق وعم اقطار الوجود ورایت اسرار ذوی الاسرار فمنھا ما یتصل بہ ومنھا ما یمنعہ مانع من الاتصال بہ وما اتصل بہ سر الا تضاعف نورہ فتطلبت ینبوع ذلک النور فاذا ھو صادر عن الشیخ عبد القادر فاردت الکشف عن حقیقتہ فاذا ھو نور شھود قابل نور قلبہ وتقادح

هذان النوران و انعکس ضیائهما علی من أتة حاله و اتصلت اشعته المتقادحات من محط جمعه الی وصف تفرقته فاشرق بها الکون ولم یبق ملك نزل اللیلة الا اتاه وصافحه واسمه عندهم الشاهد والمشهود قال فاتیناه رضی الله عنه وقلنا له اصلیت اللیلة صلوة الرغائب فانشد شعرا

اذا نظرت عینی وجوه حبائب	فتلك صلوتی فی لیالی الرغائب
وجوه اذا ما اسفرت عن جمالها	اضاءت بها الاکوان من کل جانب
ومن لم یوف الحب ما یستحقه	فذاك الذی لم یات قط بواجب

ترجمہ اشعار کا یہ ہی میری آنکھ نے جب دیکھا محبوبون کا چہرہ یعنی چشم دل نے میرے جب چہرہ محبوب حق کا دیکھا یعنی میری نظر عبادت حق پر ہی ضعف و وقوت راویون سے مین غرض نہین رکہتا ہون جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال مین معتبر ہی یا مراد وجوہ حبائب سے احادیث رسول صلعم خدا ہین کیونکہ عاشق نبی صلعم کے لیئے قول بھی نبی صلعم کا معشوق ہی جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث رحمہ اللہ احوال حدیث کے رسالے مین جو اونکا تصنیف کیا ہوا ہی لکھتے ہین شعر

اهل الحدیث هم اهل النبی وان	لم یصحبوا انفسه انفاسه صحبوا

یعنی حدیث والے اہل نبی ہین اگرچہ اونھون نے ذات نبی اطہر کی صحبت نہین
پائی مگر انفاس مطہرہ کی صحبت اوٹھائی ہی اسلیے کہ لفظ جمع حبائب دلالت
کرتی ہی اسپر پس اسی سبب سے یہ ثمرہ میری نماز پڑہنے کا ہی شبون مین رغائب کے
(جو کہ شیخ بقا سے تمنے سُنا اور لفظ جمع لیالی الرغائب اشارہ ہی اس بات کی
طرف کہ حضرت رضی اللہ عنہ ہمیشگی رکہتے تہے صلوۃ الرغائب کی ہمنہ ہین
کہ جب روشن ہوتے ہین اپنے جمال سے روشن ہو جاتا ہی اون چہرون کے
نور سے تمام جہان ہر طرف یعنی جس کسی کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
احادیث معلوم ہوتے ہین اور توفیق عمل کی ہوتی ہی کیفیت عشق سے
اور کشف حق سے فائز ہوتا ہی اور تمام جہان آئینہ ہو جاتا ہی اور جو کوئی محبوب
کے ساتھہ اوسکے حق کو ادا نکرے تو وہی شخص ہی کہ نہین ادا کیا اوسنے
کبھی کسی واجب کو یعنی ہر عاشق پر تعمیل اوسکے معشوق کے حکم کی واجب
ہی اور یہی رسالہ ماثبت من السنۃ مین مرقوم ہی احوال شہر شعبان مین مقالہ
ثانیہ مین وممایروی من الصلوۃ فی ہذہ اللیلۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ النصف من شعبان
فقام فصلی اربع عشرۃ رکعۃ ثم جلس بعد الفراغ مستقرا

بام الکتاب اربع عشرة مرة وقل ھو اللہ احد اربع عشرة مرة وقل
اعوذ برب الفلق اربع عشرة مرة وقل اعوذ برب الناس اربع عشرة
مرة وایة الکرسی مرة ولقد جاءکم رسول من انفسکم الایة فلما فرغ من صلوتہ
سألت عما رأیت من صنعه قال من صنع مثل الذی رأیت کان کعشرین حجة
مبرورة وصیام عشرین سنة مقبولة فان اصبح فی ذلک الیوم صائما کان لہ
کصیام سنتین سنة ماضیة وسنة مقبلة رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال
یشبہ ان یکون ھذا الحدیث موضوعا وفی روایتہ مجھولون وھو منکر واخرجہ
الجوزقانی فی الاباطیل وابن الجوزی فی الموضوعات وقال موضوع واسنادہ مظلم
جو کچھ مروی ہی احوال شب پندرھوین شعبان مین روایت ہی حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب
نصف رمضان مین کہ قیام کیا آپ نے پس پڑھی نماز چودہ رکعت پھر بیٹھے
بعد فراغ نماز کے پھر پڑھا آپ نے ام کتاب یعنی الحمد چودہ بار اور قل ہو اللہ
چودہ بار اور قل اعوذ برب الفلق چودہ بار اور قل اعوذ برب الناس چودہ بار
اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لقد جاءکم رسول آخر آیت تک پھر جب فارغ
ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے مین نے پوچھا اوس فعل کو

جو آنحضرت صلعم سے مین نے دیکھا تھا فرمایا جو کوئی مثل اسکے کرے جو تمنے
دیکھا مانند بیس حج مقبول کے اور مانند بیس سال روزہ مقبول کے ہی پس
اگر اوس دن صبح کو روزہ رکھا تو اوسکو مانند دو سال کے روزون کے
ثواب ہی ایک سال گذرا ہوا ایک سال آنے والا اس حدیث کو روایت کیا
ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا کہ معلوم ہوتی ہی یہ حدیث موضوع اور
روایت مین اوسکی مجہول الاحوال مین حالانکہ یہ حدیث مُنکر ہی یعنی ضعیف
اور لائے ہین اسکو جوزقانی اباطیل مین یعنی اون حدیثون مین جو کہ بے اصل
ہین اور ابن جوزی نے اسکو ذکر کیا ہی موضوعات مین اور کہا یہ حدیث
موضوع ہی اور اسناد اسکی تاریک ہی بیہقی کی تقریر سے مستفاد ہوتا ہی کہ
یہ حدیث موضوع نہین لیکن ضعیف ہی کیونکہ منکر ایک قسم ہی ضعیف کی
جسکا مقابل راجح ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق نے مقدمۂ شرح مشکوۃ مین
لکھا ہی کہ منکر وہ حدیث ہی کہ اوسکو روایت کیا ہو ضعیف راوی نے مخالف
اوس شخص کے کہ ضعف مین اس راوی سے وہ کمتر ہو اور منکر کا مقابل
معروف ہی تو منکر اور معروف دونون مین راوی ضعیف ہین ایک زیادہ
ضعیف دوسرے سے پس مفہوم ہوا کہ دوسری حدیث اس باب مین وہی ہی

کہ اس پر راجح ہی اور بجز روایت صدگانہ ہر رکعت مین دس دس بار سورۂ اخلاص
سے کوئی حدیث وارد نہین ہوئی ہی جیسا کہ اسی رسالۂ ماثبت من السنۃ مین
لکھا ہی وفی تنزیۃ الشریعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ حدیث علی رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی من صلی مائۃ رکعۃ فی لیلۃ النصف
من شعبان یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد عشر
مرات الحدیث اخرہ ویامر الکاتبین ان لا تکتبوا علی عبیدی سیئۃ
واکتبوا لہ الحسنات الی ان یحول علیہ الحول ومن صلی ھذہ الصلوۃ فالرب
یجعل لہ نصیبا من عبدۃ تلک اللیلۃ قال ابن الجوزی فیہ مجاھیل وضعفاء
تنزیہ الشریعۃ مین لائے ہین حدیث علی رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ای علی جو کوئی پڑھے سو رکعت شب نصف مین یعنی پندرھوین
شب مین شعبان کی ہر رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ احد دس بار تو پوری
حدیث تک کہ آخر اوسکا یہ ہی اور فرماتا ہی اللہ تعالی اعمال لکھنے والون سے
کہ لکھو میرے بندے کے لیے اوسکی نیکیان ایک سال کے گذرنے تک
اور نہ لکھو میرے بندے کے نام پر کوئی بدی اور جو شخص کہ پڑھے یہ نماز تو
پروردگار اس شب کے تمام عابدون کا حصہ اوسکے لیے کردیتا ہی یعنی

اوسکے لیے عبادت تمام شب کی لکھوا تا ہی کہا ابن جوزی نے اس حدیث مین
مجہول الحال راوی ہین اور ضعیف الاعتبار ہین یعنی یہ حدیث ضعیف ہی
اور لانا صاحب تنزیہ الشریعہ کا اس حدیث کو موضوعات مین اس سبب سے
ہی کہ روایت اسکی صحت کو نہین پہونچی ہی اسواسطے کہ مشائخ کبار صوفیہ سے
ادا کرنا اسکا مروی ہوا ہی اگر یہ موضوع ہوتی تو ہرگز وہ حضرات تعمیل اسکے ساتھ
نہ کرتے اور بیہقی نے چاردہ گانہ کو منکر لکھا ہی اور مقابل اوسکے کوئی حدیث
دوسری سوا اسکے پائی نہین گئی تو معلوم ہوا کہ یہ حدیث معروف اور
راجح ہی طریق چاردہ گانہ پر اور بہت اچھا اور زیادہ بہتر یہ ہی کہ پہلے سو
بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد اوسکے ہر رکعت مین چودہ چودہ بار پڑھے
جمع کرکے دونون روایتون کو اور بھی چاہیئے کہ نماز کی فراغت کے بعد
دو سجدے کرے پہلے مین سَجَدَ لَكَ خَيَالِي وَسَوَادِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِي
فَهٰذِهٖ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اور دوسرے سجدہ مین پڑھے
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا
اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ

اَخِي دَاوٗدُ اَعْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ

اسکے بعد سراوٹھائے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا

لَا فَاجِرًا وَّلَا شَقِيًّا جیساکہ اسی کتاب ماثبت من السنۃ مین مکتوب ہی عن

عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت لیلۃ النصف من شعبان لیلتی وکان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدِيْ فَلَمَّا كَانَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَدْتُهٗ فَاَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ

النِّسَاءَ مِنَ الْغَيْرَةِ فَتَلَفَّفْتُ بِمِرْطِيْ اَطْلُبُهٗ فِيْ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ فَانْصَرَفْتُ اِلٰى حُجْرَتِيْ

فَاِذَا اَنَا بِهٖ كَالثَّوْبِ السَّاقِطِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ وَاٰمَنَ

بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ

الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ عَادَ

سَاجِدًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ

مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ

دَاوٗدُ اَعْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَّلَا شَقِيًّا ثُمَّ انْصَرَفَ

ودخل معي فی الخمیلۃ ولی نفس عال فقال ماھذا النفس یاحمیراء فاخبرتہ

فطفق یمسح بیدیہ علی رکبتی ویقول ویس ویس ھاتین الرکبتین مالقیتا

فی ھذہ اللیلة لیلة النصف من شعبان ینزل اللہ فیھا الی السماء الدنیا

فیغفر لعبادہ الا المشرک و الشاحن رواہ البیھقی

مروی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ شب نصف ماہ کی یعنی پندرھوین

شعبانکی ہیری تھی یعنی اوس شب باری میرے یہان آنحضرت صلعم کے تشریف

رکھنے کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے پھر جب بیچ شب

ہوئی یعنی آدھی رات گذری گم کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

یعنی آنحضرت کو نہ پایا پس پکڑا مجکو عورتونکی غیرت نے تو اوڑھی مین نے

گلیم اپنی اور بی بیون کے حجرون مین آنحضرت صلعم کو مین ڈھونڈھنے چلی پس

نہ پایا مین نے آنحضرت صلعم کو پھر لوٹی مین اپنے حجرے کی جانب ناگاہ پایا مین نے

آنحضرت صلعم کو مثل پڑے ہوے کپڑے کے یعنی سجدے مین پڑے ہوے

حالانکہ فرماتے تھے سجدے مین سجد لک خیالی و سوادی و امن بک

فؤادی فھذہ یدی وما جنیت بھا علی نفسی یا عظیم یرجی لکل عظیم اغفر

الذنب العظیم سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ و شق سمعہ و بصرہ

پھر سجدہ کیا آپ نے اور کہا اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بعفوک

من عقابک و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی

نَفْسِكَ اَقُولُ كَمَا قَالَ اَخِي دَاوٗدُ اَعْفِرُ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي وَحَقٌّ لَهٗ اَنْ يَّسْجُدَ

اور ہم امتیون کو عَلٰی نَفْسِكَ تک پڑھنا چاہیئے کہ اقول مین آخر تک اپنے فرمانے کی تشبیہ دی ہے آنحضرت صلعم نے حضرت داؤد کے فرمانے کے ساتھ اور ظاہر ہی کہ ہمارا کہنا انبیا کے کہنے کے برابر ہرگز نہین ہوسکتا اسلیئے کہ انبیا معصوم ہین اور بھی اس عبارت مین لفظ اخی کہ چاہتی ہے برابری کو وارد ہوا ہی اور ہم لوگ دعوی برابری کا انبیا کے ساتھ نہین کرسکتے ہین مترجم کہتا ہی آخر زمانہ مین حضرت جدی و مرشدی قدس سرہٗ پوری دعا کو تعلیم فرماتے تھے تو یہان پر اَخِی سے اخوت اسلام مراد ہوگی واللہ اعلم اور بھی اسی رسالۂ ماثبت من السنۃ مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے عَلٰی نَفْسِكَ تک اختصار بھی مروی ہی جیسا کہ اس شب مین زیارت قبور کرنے کے بیان مین آئیگا انشاء اللہ تعالی پھر آنحضرت صلعم نے دوسرے سجدے سے سر اوٹھایا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَّلَا شَقِيًّا پھر پلٹے یعنی نماز سے فراغت پاکر میری چادر مین تشریف لائے اوس حال مین کہ میری سانس چڑھتی تھی یعنے ڈھونڈھنے کی مشقت سے حضرت عائشہ رضؓ کی سانس چڑھتی تھی تو فرمایا

آپ نے جلدی جلدی سانس لینا کسو جہ سے ہی ای حمیرا حضرت عائشہ کا نام ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے رکھا تھا تو اطلاع کی مین نے آپکو اپنے حال سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھون سے میری رانونکو ملنے لگے اور فرماتے تھے ویس ا یہ کلمہ ہی کہ رحمت و محبت کے حال مین اہل عرب کہتے ہین قاموس مین ہی ویس کلمۃ تستعمل فی موضع رافۃ واستملاح للصبی انتھی یعنی ویس کلمہ ہی کہ استعمال کیا جاتا ہی رافت کی جگہ اور بچے کے پیار کی جگہ تمام ہوا قول صاحب قاموس کا یہ دونون رانون ہین کہ نہین ملے اس شب مین کہ شب آدھی ماہ شعبان کی ہی کہ اوترتا ہی خدا اس شب آسمان دنیا کی طرف پس بخشتا ہی اللہ بندون کو اپنے سوا ے شرک کرنے والے کے کہ صفات خدا مین اور اوسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرتا ہی اور مشاحن بشین معجمہ وحا مہملہ مبتدع تارک جماعت قاموس مین ہی شحن السفینۃ کمنع والمشاحن المذکور فی الحدیث صاحب البدعۃ التارک للجماعۃ یعنی شحن مثل منع کے ہی اور مشاحن جو حدیث مین مذکور ہی صاحب بدعت اور تارک جماعت کے معنی مین ہی یعنی اون دونون فرقون کے سوا ے سب اپنے بندون کو بخشتا ہی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی اور بھی

شب برات مین بہتر ہی کہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ
سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا
صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ
جیساکہ رسالہ ماثبت من السنہ مین لکھا ہی قال الشیخ الامام العارف
باللہ ابی الحسن البکری رحمۃ اللہ علیہ ومن اولی ما یدعی بہ فی ھذہ
اللیلۃ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَوْرُوْدِ ذٰلِکَ
فی لیلۃ القدر وھذہ افضل اللیالی بعدھا کما مر ومن اولی ما یدعی بہ ما ر وا الاجمع
بسند لاباس بہ عن ابی بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اھبط
آدم الی الارض طاف اسبوعا بالبیت وصلی خلف المقام رکعتین ثم قال اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ
تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ
اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ فاوحی اللہ الیہ یا آدم انک دعوتنی بدعاء فاستجبت لک

امیر

ولن یدعونی به احد من ذریتك بعدك الا استجبت له وغفرت له ذنبه وفرجت همه

وغمه واتجرت له من وراء تجارة کل تاجر واتته الدنیا وهی راغمة وان کان لا یریدها

یعنی کہا شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے بہتر

دعا جو اس شب مین مانگی جاوے اللھم انك عفو آخر تک ہی اسواسطے کہ

وارد ہوئی ہی یہ لیلۃ القدر مین اور یہ رات تمام راتون سے افضل بعد لیلۃ القدر

کے ہی جیسا کہ گذرا اور سب سے بہتر دعا جو اس شب مین مانگی جاوے وہ ہی

جسکو روایت کیا ہی ایک گروہ نے ایسی سند سے جسمین کوئی حرج نہین وہی

ہی ابی برزہ سے کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب حضرت آدم عم زمین پر اوترے سات بار طواف کیا اونھون نے

کعبہ کا اور دو رکعت نماز پڑھی مقام ابراہیم عم کے پیچھے پھر کہا اللھم انك

تعلم سری آخر تک پھر وحی کی خدا نے آدم کی جانب کہ تمنے دعا کی

مجھسے جسکو مین نے قبول کیا تمھارے لیے اور ہر گز ہر گز نہ دعا کریگا مجھسے

کوئی اس دعا کے ساتھ تمھاری ذریت سے بعد تمھارے مگر قبول کرونگا

مین اوسکے لیے اور بخشونگا مین گناہ اوسکے اور کھول دونگا اوسکے

ہم اور غم اور جب تجارت ہر تاجر کی ختم ہو جائیگی تو مین اوسکے لیے تجارت کرونگا

لوٹ آویگی اوسکے پاس دنیا درحالیکہ منہ پھیرنے والی ہوگی اگرچہ وہ ارادہ اوسکا نہ کرے اور بھی زیارت کرنا قبرونکی اور اہل قبور کے لیے مغفرت چاہنا اس رات مسنونات فعلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے رسالۂ ماثبت من السنہ مین لکھا ہی ومما ثبت من فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی المقبرۃ لیلۃ النصف لیستغفر للمؤمنین والمؤمنات والشہداء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع عنہ ثوبیہ ثم لم یستتم ان قام فلبسہما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت انہ یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعہ فادرکتہ بالبقیع الغرقد یستغفر للمؤمنین والمؤمنات والشہداء فقلت بابی انت وامی انت فی حاجۃ ربک وانا فی حاجۃ الدنیا فانصرفت فدخلت فی حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماہذا النفس یا عائشۃ فقلت بابی انت وامی اتیتنی فوضعت ثوبیک ثم لم تستتم ان قمت فلبستہما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ وظننت انک تاتی بعض صویحباتی حتی رایتک بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشۃ اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ بل اتانی جبرئیل فقال ہذہ اللیلۃ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیہ عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب

لا ينظر الله فيها الى مشرك ولا الى مشاحن ولا الى قاطع رحم ولا الى مسبل ولا الى
عاق والديه ولا الى مدمن خمر قالت فوضع ثوبيه فقال يا عائشة تاذنين لي في قيام
هذه الليلة فقلت نعم بابي انت وامي فقام فسجد طويلا حتى ظننت انه قبض
فقمت التمسه ووضعت يدي على بطن قدميه فتحرك ففرحت وسمعته
يقول في سجوده اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك
واعوذ بك منك جل وجهك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على
نفسك فلما اصبح ذكرتهن له فقال يا عائشة تعلميهن وعلميهن فان جبرئيل
علمنيهن وامرني ان اردّدهن في السجود رواه البيهقي
مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تشریف لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین پھر آپ نے اپنے بدن پر سے دونون
کپڑے اوتارے یعنی عمامہ اور قمیص یا عمامہ اور ردا کو جو کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت پہنے تھے پھر آرام فرمانے کے قصد سے پانون
اپنے پھیلائے نہ تھے کہ کھڑے ہوے اور کپڑے دونون اپنے آپ نے
پہنے پس لیا مجکو غیرت نے گمان کیا مین نے کہ آنحضرت صلعم میرے ہمجنسون
مین سے کسی کے پاس گئے ہین یعنی اپنی بیبیون مین سے کسی کے پاس

پھر مین بھی باہر گئی آنحضرتؐ کے پیچھے ناگاہ پایا مین نے آنحضرتؐ کو بقیع غرقد
مین کہ مدینہ طیبہ مین مسلمانون کا مدفن تھا کہ استغفار کرتے ہین آنحضرتؐ
ایمان دار مرد اور عورتون پر اور شہیدون پر تو کہا مین نے کہ فدا کرون اپنے
مان باپ کو آپ پر سے کہ آپ اپنے پروردگار کے کام مین ہین اور مین دنیا کے
کام مین یعنی بدگمانی مین پھر واپس ہوئی مین اور اپنے حجرہ مین آئی حالانکہ
طاری تھا مجھپر دم بلند یعنی ہانپتی تھی اور ملے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پھر فرمایا آپ نے کیسی ہے اے عائشہ یہ سانس تو کہا مین نے تصدق کرون
مین اپنے مان باپ کو آپ پر سے آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے
کپڑے اوتارے اور آرام نہ فرمایا کہ پھر کھڑے ہوے اور اپنے کپڑے پہنے
تو مجکو سخت غیرت لگی اور گمان کیا مین نے اپنے بعض ہمجنسون کے نزدیک
آپ کے تشریف لیجانے کا یہانتک کہ پایا مین نے آپکو بقیع مین کرتے تھے
آپ جو کرتے تھے تو فرمایا آپ نے اے عائشہ کیا ڈرین تم کہ تمپر ظلم کریگا خدا
اور اوسکا رسول بلکہ میرے پاس جبرئیل آئے اور اونھون نے کہا کہ یہ
شب پندرھوین شعبان کی ہے حالانکہ خدا کے لیے ہین اس شب مین آزاد
کیے ہوے دوزخ سے یعنی خدا کے لیئے وہ لوگ ہین جنکو خدا آزاد کریگا

باندازہ قبیلہ کالب کے بھیڑون کے بالون کے یعنی بے شمار بندون کو دوزخ
سے آزاد کریگا نظر نہین کرتا ہی خدا اس رات مشرک کی طرف اور نہ مشاحن
کی طرف کہ عبارت اہل بدعت سے ہی اور نہ قاطع رحم کیطرف اور نہ مسبل
کیطرف یعنی جو حد شرعی سے نیچے کپڑے پہنے اور نہ عاق والدین
کیطرف اور نہ مدمن خمر کی طرف کہ عبارت ہی ہمیشہ شراب پینے والے سے
کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر رکھے آنحضرت صلعم نے اپنے کپڑے
اور فرمایا آپنے ای عائشہ رضہ اجازت دو مجکو اس شب کے قیام کی کہا حضرت
عائشہ رضہ نے کہا مین نے کہ ہان فدا ہون آپ پر سے میرے مان باپ
پھر قیام کیا آپ نے اور سجدہ کیا دراز یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ
آنحضرت صلعم نے وفات پائی پھر کھڑے ہو کر آنحضرت صلعم کا حال دریافت
کرنے لگی مین اور ہاتھہ رکھا مین نے تلوون پر ناگاہ جنبش کی آپ نے تو
خوش ہوئی مین اور سُنا مین نے کہ کہتے تھے اپنے سجدون مین اَعُوْذُ
بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ
وَجْهُكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ پھر جب صبح کی
آنحضرت صلعم نے یاد کیا مین نے اون کلمات کو آنحضرت صلعم کے سامنے تو فرمایا

آپنے ای عائشہ رضہ خود بھی سیکھو ان کلمات کو اور سکھاؤ دوسرون کو کہ تحقیق
جبرئیل ع نے مجکو سکھایا ہی ان کلمات کو اور حکم کیا اونھون نے کہ تکرار کرون
مین ان کلمات کی سجدہ مین روایت کیا ہی اس حدیث کو بیہقی نے
پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ استغفار کرنا مردون کے لیے اس شب
مین اور زیارت قبور کرنا مسنون ہی اور قیام اس شب کا بھی مسنون ہی
پس یہ شب یعنی پندرھوین شب کی متبرک شبون مین سے ہی کہ عبادت کا
محل ہی پس جو کہ رسم اس دیار کی ہوگئی ہی بہت سے چراغ روشن کرنا
اور آتشبازی چھوڑنا اور سوائے اسکے اور لھویات ممنوع و حرام ہی
کہ مشابہت لگگئی ہی دیوالی سے چنانچہ ما ثبت من السنہ مین لکھا ہی و
من البدع الشنیعة ما تعارف الناس فی اکثر بلاد الھند من ایقاد السرج ووضعہا
علی البیوت والجدران وتفاخرھم بذلك واجتماعھم للھو واللعب بالنار
واحراق الکبریت فانہا مما لا اصل له فی الکتب الصحیحة المعتبرة بل
ولا فی غیر المعتبرة ولم یرد فیہا حدیث لا ضعیف ولا موضوع
ولا یعتاد ذلك فی غیر بلاد الھند من الدیار العربیة من الحرمین
الشریفین زادھم الله تعظیما وتشریفا ولا فی غیرھما ولا فی البلاد العجمیة

ما عدا بلاد الهند بل عسى ان يكون ذلك وهو الظن الغالب اتخاذا من رسوم
الهنود فى ايقاد السرج للدوالى فان عامة رسوم البدعة الشنيعة بقيت من
ايام الكفر فى الهند وشاعت فى المسلمين بسبب المجاورة والاختلاط
واتخاذهم السرارى والزوجات من النساء الكافرات قال بعض
المتاخرين من العلماء ان استحداث السرج الكثيرة فى الليالى المخصوصة
من البدعة الشنيعة فان كثرة الوقيد زيادة على الحاجة لم يرد باستحبابه
اثر فى الشرع فى موضع قال قال على بن ابى هيم واول حدوث الوقيد من
البرامكة وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا فى الاسلام مايوهمون
انه من سنن الهدى ومقصودهم عبادة النيران حيث سجدوا مع
المُسلِمِيْنَ الى تلك السرج وقد جعلها جملة ائمة المساجد مع نحو صلوة
الرغائب شبكة لجمع العوام وطلب الرياسة والتقدم وملأ بذكرها القصاص
مجالس هو ثم انه تعالى اقام ايمة الهدى فى سعى ابطال امثال هذه المنكرات
فتلاشى امرها وتكامل ابطالها فى البلاد المصرية والشامية فى اوائل المائة
الثامنة وقد انكر الطرطوسى الاجتماع ليلة الختم ونصب المنابر واختلاط الرجال
والنساء والتلاعب بينهم حتى يكون ما يكون كذا فى التذكرة

اور بھی بدعتون سے یہ ہی کہ جو کہ پھیلا ہی اکثر بلاد ہند مین جیسے جلانا چراغون کا
اور رکھنا گھرون پر اور دیوارون پر اور اوسکے سبب سے اپنون مین
فخر کرنا اور جمع ہونا لوگون کا لہو ولعب کے لیے اور آتشبازی چھوڑنا اور
بارود داغنا یہ اون چیزون مین سے ہی کہ جنکی کوئی اصل نہین ہی معتبر وصحیح
کتابون مین بلکہ غیر معتبر مین بھی نہین اور نہ کوئی حدیث مروی ہوئی ہی نہ
ضعیف اور نہ موضوع نہ اسکی عادت سوائے بلاد ہند کے عرب کے شہرون
مین ہی حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما وتشریفا مین نہ غیر حرمین بلاد
عجم مین بجز بلاد ہند کے بلکہ شاید یہ جاری ہوا ہی دوالی مین چراغ جلانیکی
رسم سے لیکراور ظن غالب یہی ہی اسلیئے کہ اکثر بری بدعتین باقی رہگئی ہین زمانہ
کفر سے ہند مین اور پھیل گئی ہین مسلمانون مین بسبب مجاورات اور اختلاط
ہنود کے اور بسبب لونڈی بنانے کافر عورتون کے اور نکاح کرنے
اونکی جنس سے کہا بعض متاخرین نے حاجت سے زائد چراغ جلانا
نہین وارد ہوا ہی اوسکے استحباب مین کوئی نشان شرع مین کسی جگہ اور
کہا بعض علماء متاخرین نے کہ کہا علی بن ابراہیم نے اول حدوث روشنی کا
برامکہ سے ہی اور وہ لوگ آتش پرست تھے جب وہ اسلام لائے

داخل کیا اونھون نے اسلام مین اون چیزون کو جنکو وہ سمجھتے تھے
اچھی عادت اور مقصود اونکا آتش پرستی تھا اسلیئے کہ سجدہ کرتے تھے
وہ لوگ مسلمانون کے ساتھہ چراغونکی طرف اور گردانا تمام مساجد کے
اماموں نے ایسی چیزونکو نماز غائب وغیرہ کے ساتھہ مین جال واسطے عوام کے جمع ہونیکے
اور ریاست چاہنے کے لیے اور مقتدا بننے کے لیئے اور پھر دیا ذکر سے اسکے
قصہ کہنے والونے مجلسون کو اپنی پھر اللہ تعالی نے قائم کیے ائمہ ھدی
کوشش کرنے والے باطل کرنے کیلیئے ایسے منکرات کے پس تتر بتر
ہو گیا کام اوسکا اور کاہل ہو گیا باطل کرنا اوسکا بلاد مصریہ اور شامیہ
مین شروع آٹھوین سیکڑے مین اور تحقیق برا جانا طرطوسی نے ختم کی
رات جمع ہونے کو اور ممبرون کے قائم کرنے کو اور اختلاط مردونکا اور
عورتون کا اور تلاعب آپس مین یہانتک کہ ہوتا ہی جو کچھ ہوتا ہی ایسے ہی
تذکرہ مین ہی اور بھی مشائخ طریقت سے سنا گیا ہی کہ عاشورے کی نماز
مستحبات سے ہی اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ چھہ رکعت تین سلام سے پڑھے
اول رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ شمس دوسری مین بعد فاتحہ کے سورۂ
قدر اور تیسری مین بعد فاتحہ کے اذا زلزلت اور چوتھی مین بعد فاتحہ کے

۱۲ محرم ۱۳۰۹ھ

سورۂ کافرون اور پانچوین مین بعد فاتحہ کے سورۂ فلق اور چھٹی مین سورۂ ناس اور بعد فراغت نماز کے سجدہ کرے اور اوسمین سات بار سورۂ کافرون یا سورۂ اخلاص پڑھکر اپنی حاجت چاہے بعد اوسکے سر اوٹھاکر ستر بار حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھے بعد اسکے چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے پندرہ پندرہ بار قل ہو اللہ پڑھے اور ثواب اسکا روح حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو بخشے واللہ اعلم مترجم کہتا ہی ہمارے خاندان مین معمول ہی کہ ماہ محرم کی نوین تاریخ کی شب کو چار رکعت ایک سلام سے اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ گیارہ بار اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اکیس بار اور تیسری رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اکتیس بار اور چوتھی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اکتالیس بار پڑھے اور بعد سلام کے سورۂ یٰس تین بار پڑھ کے دعا کرے اور نوین تاریخ محرم الحرام مین بھی چار رکعت اسی طریقہ سے ادا کرے اور سورہ یسین بھی تین بار بعد سلام کے پڑھے اور عاشورا کی شب کو بارہ رکعت چھہ سلام کے ساتھ اس طرح پر پڑھے پہلی رکعت مین

نماز نوین محرم کی

نماز شب عاشورا

سورۂ فجر ایک بار اور سورۂ قدر تین بار اور دوسری رکعت مین سورہ بلد ایک بار
اور سورۂ نصر تین بار اور تیسری رکعت مین سورہ شمس ایک بار سورۂ تکاثر تین بار
اور چوتھی رکعت مین سورۂ لیل ایک بار اور سورۂ عصر تین بار اور پانچوین
رکعت مین سورہ ضحی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور چھٹی رکعت مین
الم نشرح ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور ساتوین رکعت مین
والتین ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور آٹھوین رکعت مین سورۂ
قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اور باقی چار رکعتون مین سورۂ
اذا زلزلت الارض ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار اور بعد
فراغت نماز کے سورہ الم سجدہ ایک بار اور سورۂ قیامہ ایک بار اور آیۃ الکرسی
تین بار اور درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ

نماز روز عاشورا

اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اکتالیس بار حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اکھتر بار پڑھکر دعا کرے عاشورا کے روز بعد صفائی آفتاب کے
قبل زوال کے چھ رکعتین پڑھے تین سلام سے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ
کے سورۂ اعلی اور دوسری رکعت مین والشمس اور تیسری رکعت مین والضحی
اور چوتھی مین اذا زلزلت اور پانچوین رکعت مین قل اعوذ برب الفلق اور

چھٹی رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھے اور بعد فراغت نماز کے درود شریف

ستر بار اور حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر ستر بار پڑھے پھر

سجدہ کرے اور اوس سجدے مین پندرہ بار سورۂ کافرون پڑھے اور یہ طریقہ

اس شرح مین بھی مذکور ہی ہر چند کہ اور دوسرا طریقہ بھی شرح مین ہی مگر

اوسکے بعد دعا نہین مکتوب ہی یہ دعا بعد ان چار رکعتون کے پڑھے

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ جَدِّہٖ وَ بَنِیْہِ فَرِّجْ عَنِّیْ مَا

اَنَا فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اوسکے چار رکعت صلوۃ الخضمانہ

پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار دوسری مین سورۂ کافرون

تین بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار تیسری مین سورۂ تکاثر ایک بار اور سورۂ

اخلاص گیارہ بار اور چوتھی مین آیۃ الکرسی تین بار اور

سورۂ اخلاص پچیس بار پڑہے اور تین بار دعاے عاشورا پڑھے اور اول

آخر اوسکے درود تین تین بار پڑھے دعاے عاشورا یہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ

مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضَا وَ زِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ

مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ وَ عَدَدَ کَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ

وَ اَسْئَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ٭ ماہ صفر کی پہلی تاریخ دن کو اور اوسکی شب کو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے قل ہو اللہ پانچ بار پڑھے اور آخر تاریخ مین آٹھ رکعت پڑھے ہر رکعت مین سورہٴ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پندرہ بار پڑھے اور آخری چار شنبہ کے دن سے ورد چار شنبہ کا شروع کرے اور ہرگز ناغہ نہ کرے ہر چار شنبہ کو پڑھے اور اگر احیانا ناغہ ہو جائے تو پھر آخری چار شنبہ سے صفر کے شروع کرے اور یہ پورا ورد قبل زوال کے پڑہنا چاہیے طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اول غسل کرے اور لباس سفید پہنے بعد غسل کے آخر ورد تک کلام نہ کرے چار رکعت نماز پڑھے اس نیت سے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوةِ النَّفْلِ صَلٰوةِ یَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ یعنی نیت کرتا ہون مین چار رکعت نفل نماز چار شنبہ کی خدا کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اور ہر رکعت مین بعد سورہٴ فاتحہ کے سورہٴ کوثر سترہ بار اور سورہٴ اخلاص پانچ بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے بعد اس نماز کے سجدہ مین جائے اور چار بار یَا وَهَّابُ وَهُوَ الْحَیُّ الْحَقُّ پڑھکر سجدہ سے

اوٹھکر ہاتھہ پھیلا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی وَیَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ ذَلَّلْتَ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اِکْفِنِیْ عَنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا مُکْرِمُ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ؛ بعد اسکے یہ چار سورتین پڑھے سورۂ الم نشرح اکاسی بار سورۂ والتین اکاسی بار سورۂ اذا جاء اکاسی بار سورۂ اخلاص اکاسی بار بعد اوسکے ایک ہزار چار سو چودہ بار یَا وَهَّابُ اور ہزار بار وَهُوَ الْحَیُّ الْحَقُّ اور سو بار یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ اور سو بار یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا مُعْطِیُ یَا رَزَّاقُ پڑھے

پہلی تاریخ ماہ ربیع الاول کی نماز

ماہ ربیع الاول مین پہلی شب کو اور پہلی تاریخ چار رکعت ایک سلام سے پڑھے اسطرح پر کہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے اور دعا کرے اور ایسے ہی بارھوین شب کو بھی پڑھے اور میلاد شریف کے دن یعنی

بارھوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی نماز

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی غسل کرے اور لباس نفیس حسب وسعت کے پہنے اور خوشبو لگاوے اور سرمہ لگائے اور بعد صفائی آفتاب کے بارہ رکعتین چھہ سلام سے پڑھے سورہ عصر سے لیکر سورۂ ناس تک

ہر ہر رکعت مین ایک ایک سورہ پڑھے بعد اوسکے یہ درود ہزار بار پڑھے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور دوسرا طریقہ یہ ہے
کہ بیس رکعتین دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے
اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے اور بعد فراغت کے سو بار درود شریف
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ پڑھے اور سورہ یٰسین تین بار اور سورہ اخلاص ایک ہزار
بار پڑھے اور اگر تنگی فرصت کی ہو تو تین سو بار یا ساٹھ بار سورہ اخلاص
پڑھے بعد اوسکے چار رکعت ہدیۃ الرسول اس طریق سے پڑھے کہ پہلی
رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ والشمس ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار
اور دوسری رکعت مین سورہ واللیل ایک بار اور سورہ اخلاص پانچ بار
اور تیسری رکعت مین سورہ والضحی ایک بار اور سورہ اخلاص سات بار
اور چوتھی رکعت مین سورہ الم نشرح ایک بار اور سورہ اخلاص نو بار
پڑھے ہر سورت کو بسم اللہ کے ساتھ پڑھے بعد سلام کے دست بدعا ہو کر
اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مِنِّیْ ثَوَابَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ ھَدِیَّۃً اِلٰی رُوْحِ رَسُوْلِكَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْضَ عَنْھُمْ وَارْضِہٖ عَنِّیْ وَبَلِّغْ مِنِّی الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ

ماہ ربیع الثانی مین پہلی شب کو اور پہلی تاریخ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ اخلاص نو نو بار پڑھے ماہ جمادی الاولی مین پہلی تاریخ اور اوسکی شب کو چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے ماہ جمادی الثانیہ مین پہلی تاریخ اور اوسکی شب مین چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین تیرہ تیرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ماہ رجب مین پہلی تاریخ اور اوسکی شب کو چار رکعت پڑھے پندرہ پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور نوچندی جمعہ کی رات کو صلوۃ الرغائب پڑھے اور اوسکا طریقہ اوپر گذرا اور پندرھوین شب کو رجب کی کہ لیلۃ الاستفتاح ہی آٹھ رکعت چار سلام سے پڑھے پہلی رکعت مین والضحیٰ اور دوسری مین الم نشرح تیسری مین انا انزلنا چوتھی مین اذا زلزلت پانچوین مین والعادیات اور چھٹی مین الھکم التکاثر اور ساتوین مین والعصر اور آٹھوین مین ویل لکل پڑھے اور شب معراج یعنی شب ستائیسوین رجب کو بارہ رکعت پڑھے بعد سورۂ فاتحہ کے تین بار سورۂ قدر اور بارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد فراغت نماز کے سجدہ مین جاے اور پڑھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَنِي وَصَوَّرَنِي فَأَحْسَنَ صُوَرَہٗ تین بار بعد اوسکے حَسْبِيَ اللهُ نِعْمَ الْوَكِيلُ

نماز ماہ ربیع الثانی ۔ نماز ماہ جمادی الاولیٰ ۔ نماز ماہ جمادی الثانیہ ۔ نماز ماہ رجب کی نماز ۔ صلوٰۃ الرغائب ۔ نماز لیلۃ الاستفتاح یعنی پندرھوین رجب کی نماز ۔ نماز شب معراج

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ستر بار اور درود شریف اکتالیس بار بعد اوسکے
سر اوٹھا کر سورۂ یٰسین ایک بار سورۂ الم نشرح اکیس بار سورۂ اخلاص
ایک سو ایک بار پڑھے اور دوسرا طریقہ شب معراج کی نماز کا یہ ہی کہ درمیان
عشا اور فجر کے بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے
ایک بار آیۃ الکرسی اور تین سو بار سورۂ قدر اور بارہ بار سورۂ اخلاص
پڑھے بعد نماز کے ایک سو ایک بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ رَفِیْعِ الدَّرَجَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھکر سجدہ کرے

نماز پہلی شعبان کی

ماہ شعبان مین پہلی شب کو اور پہلی تاریخ دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت مین
پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد فراغت نماز کے تین سجدہ کرے
ہر سجدہ مین سات بار درود پڑھے بعد اوسکے اپنی حاجت طلب کرے
انشاء اللہ حاجت جلد بر آویگی اور پندرھوین شعبان کی شب کو پہلے

نماز شب برات

اس نماز کو پڑھے اور بعد نماز مغرب کے بیس رکعت نماز دس سلام سے
پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے
بعد نماز عشا کے نماز فجر تک ایک سو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین
دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھے یا دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین

سو سو بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد فراغت کے سورۂ دخان ایک بار اور
سورۂ یسین تین بار پڑھے اور بعد گذرنے نصف لیل کے دو رکعت
نفل بہ نیت نماز شب برات پڑھے باین طور کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے
آیۃ الکرسی ایک بار خالدون تک اور سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ
پندرہ بار بعد سلام کے سجدہ کرے اور اوسمین اَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اکیس بار بعد اوسکے سر اوٹھا کر دست بدعا ہو کر اَللّٰهُمَّ
یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَ
الْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا ظَهِیْرَ اللَّاجِیْنَ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ
یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ
عِنْدَكَ شَقِیًّا فَقِیْرًا فَامْحُ عَنِّیْ اسْمَ الشَّقَاءِ وَاَثْبِتْنِیْ
عِنْدَكَ غَنِیًّا سَعِیْدًا وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ
مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ فَامْحُ عَنِّیْ حِرْمَانِیْ وَتَقْتِیْرَ
رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا غَنِیًّا مُوَفَّقًا لِلْخَیْرِ مُوَسَّعًا
عَلَیَّ رِزْقِیْ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ
وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ بعد اسکے سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے

سَجَدَ لَکَ خِیَالِی وَسَوَادِی وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِی فَھٰذِہٖ یَدِی وَمَاجَنَیْتُ بِھَا
عَلٰی نَفْسِی یَاعَظِیْمُ یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ وَجْھِی
لِلَّذِی خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَاَحْسَنَ وَجْھَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ
بعد اوسکے سر اوٹھائے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے اَعُوْذُ
بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ
لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ اَخِی
دَاؤُدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُعَفِّرُ وَجْھِی فِی التُّرَابِ لِسَیِّدِی وَحَقَّ لَہٗ اَنْ یُّسْجَدَ
بعد اوسکے سر اوٹھا کر تین بار اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی قَلْبًا تَقِیًّا مِّنَ الشِّرْکِ نَقِیًّا لَا کَافِرًا
وَّلَا شَقِیًّا پڑھے بعد اوسکے پھر سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے اَللّٰھُمَّ
اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ
وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تین بار
بعد اوسکے سر اوٹھا کر تین بار سورہ یٰسین پڑھے ماہ رمضان مین پہلی تاریخ
دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص سو سو بار
پڑھے اور پندرھوین تاریخ رمضانکی اوسی طرح پڑھے جس طرح سے
پندرھوین شعبان مین اور لیلۃ القدر کی نماز کا طریقہ یہ ہی کہ بارہ رکعت

چھہ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے انا انزلنا تین بار اور سورہ اخلاص بارہ بار اور بعد فراغت نماز کے سجدہ کرے اور اوسمین اکہتر بار اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پڑھے بعد اوسکے سر اوٹھا کر بیٹھکر سو بار درود شریف اور بارہ بار حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے اور سات بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پڑھکر جو مطلب چاہے طلب کرے

نماز عید الفطر

ماہ شوال کی پہلی شب اور پہلی تاریخ مین چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے اکیس اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور لیلۃ الفطر مین چار رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ یسین دوسری مین سورۂ واقعہ تیسری مین سورۂ ملک چوتھی مین سورۂ تبا پڑھے بعد سلام کے سجدہ کرے اوسمین پندرہ بار سورۂ کافرون پڑھے بعد اوسکے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ بارہ بار پڑھکر سر اوٹھا کر اور درود شریف اکتیس بار پڑھکر دعا کرے

نماز عیدین

اور عید فطر اور عید اضحی دونون مین چار رکعت بعد نماز عید کے گھر پلٹ کر آکے پڑھے پہلی مین سورۂ اعلی دوسری مین والشمس تیسری مین واللیل چوتھی مین والضحی پڑھے

ماہ ذی قعدہ مین ہر شب کو دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت مین تین تین
بار سورۂ اخلاص پڑھے ماہ ذی الحجہ مین پہلی رات کو دو رکعت پڑھے
پہلی رکعت مین تین آیتین اول سورۂ انعام کی اور دوسری مین سورۂ
کافرون ایک بار پڑھے اور لیلۃ الترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو دو رکعت نفل پڑھے
اسی طرح پر بعد سلام کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ
لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ستر بار پڑھے بعد اوسکے آٹھ رکعت چار سلام سے پڑھے ہر رکعت
مین بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص
پڑھے بعد اوسکے سو بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ
وَسَلِّمْ پڑھے بعد اوسکے جو چاہے دعا کرے اور صلوٰۃ الخصانہ
مثل عاشورا کے پڑھے عرفہ کی رات کو یعنی نوین شب کو
دوگانہ اسی طرح سے پڑھے بعد اوسکے بارہ رکعت چھ سلام سے پڑھے
پہلی رکعت مین سورۂ اعلی اور دوسری رکعت مین سورۂ غاشیہ اور
تیسری رکعت مین سورۂ والشمس اور چوتھی رکعت مین سورۂ واللیل اور
پانچوین مین والضحی اور چھٹی مین الم نشرح اور ساتوین مین انا انزلنا اور آٹھوین مین

والعصر اور باقی چارون رکعتون مین اذا جاء پڑھے اور ہر رکعت مین تین تین بار سورۂ اخلاص یا پندرہ پندرہ بار پڑھے بعد سلام کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ چالیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ چالیس بار

نماز شب عیداضحیٰ

اور لیلۃ الاضحی یعنی دسوین شب کو دوگانہ نفل اوسی طریقہ پر پڑھے بعد اوسکے بارہ رکعت چھہ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار نازعات اور تین بار سورہ نصر اور سات بار سورہ اخلاص اور بعد سلام ہر دوگانہ کے تکبیر تشریق سات بار بآواز خفی پڑھے اور بعد فراغت تکبیر تشریق کی سات بار بآواز بلند یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَنَاسِكِ وَالْمَشَاعِرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعِزِّ وَالْمَفَاخِرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَرَكَاتِ وَالزَّوَاجِرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَيِّنَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ عُثْمَانَ وَحَيْدَرَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ گیارہ بار اور درود تنجینا گیارہ بار پڑھے واللہ اعلم

وصوموا یعنی لازم کرے جو وارد ہوے ہین حدیث مین روزے مانند روزہ ایام بیض کے سنن ابی داؤد مین لکھا ہی عن ابن ملحان القیسی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ قال ھن کھیئۃ الدھر روایت کیا ہی ابن ملحان قیسی نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو کہ روزہ رکھین ہم تیرھوین چودھوین پندرھوین یعنی ہر مہینہ کی کہا ابن ملحان نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ روزہ مانند تمام سال کے ہین اور تشبیہ جو ساتھ صوم دہر کے واقع ہوئی فقط تشبیہ ہی باعتبار کثرت عدد ایام سال کے کہ وہ تین سو ساٹھ دن قرار پائے ہین باعتبار ضرب دینے بارہ کے تیس مین وگرنہ سال تین سو ساٹھ دن کا نہین ہوتا ہی نہ تشبیہ بجمیع الوجوہ ہی کہ روزہ دہر کا عبارت ہی روزہ رکھنے سے تمام سال کے بدون فصل کے باین طور کہ ایک روزہ بھی اس سال مین ترک نہین کیا ہو ایسا روزہ رکھنا مکروہ ہی اور اس روایت مین امر وارد ہوا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ روزے مکروہ نہین بلکہ مستحب ہین سوا سطے کہ امر ایجابی نہین پس استحبابی ہونا چاہیے بدلیل اسکے کہ مشکوۃ مین آیا ہے

روزہ ایام بیض یعنی ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

صوم دہر مکروہ ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت

من الشہر ثلثة ایام فصم ثلثة عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواہ الترمذی

والنسائی روایت ہی ابی ذر سے کہا ابی ذر نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے ای ابی ذر جو روزہ رکھے تو ہر ماہ سے تین روزہ تو چاہیئے کہ

روزہ رکھہ تو تیرھوین چودھوین پندرھوین کا جاننا چاہیئے کہ مشروط کرنا

روزے کا ان دونون مین اونکے روزہ رکھنے کے ساتھہ دلیل اختیار دینے کی ہی یعنی اختیار روزہ

رکھنے اور نہ رکھنے کا ہی اگر رکھو تو ان تین دن مین رکھو روایت کیا ہی اسکو

ترمذی اور نسائی نے اور بھی ہر ماہ کے اول تین دن غرہ سے تیسری تک

روزہ رکھنا مستحب ہی اور بھی جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہی اس

طور سے کہ جمعہ مخصوص روزہ کے ساتھہ نہ کرلین کہ یہ مکروہ ہی اور بھی جمعہ

مین افطار کو مکروہ نہ جانین کہ یہ بھی منہی عنہ ہی اور مستحب ہونا جمعہ کے

روزے کا اسوجہ سے ہی کہ مشکوة مین ہی عن عبداللہ بن مسعود قال

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصوم من غرة کل شہر ثلثة ایام

وقلما کان یفطر یوم الجمعة رواہ الترمذی والنسائی روایت ہی عبداللہ

بن مسعود سے کہ کہا اونھون نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اول ماہ یعنی ۱ و ۲ و ۳ روز جمعہ اور ایک دن اور

روزہ رکھتے غرہ سے ہرماہ کے تین روزے اور کم کبھی آنحضرت افطار کرتے
جمعہ کے روز یعنی اکثر روز جمعہ کو روزہ دار ہوتے روایت کیا ہی اسکو ترمذی
اور نسائی نے اور بھی افضل ہی کہ اگر جمعہ کے روز روزہ نہ رکھے تو قبل جمعہ کے
کچھ نہ کھائے کیونکہ صحابہ سے نقل کیا گیا ہی کہ نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے تھے
سنن ابی داؤد مین ہی عن سھل بن سعد قال کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ
روایت ہی سہل ابن سعد سے کہا اونھون نے کہ تھے ہم یعنی زمانے مین
رسول خدا کے کہ قیلولہ کرتے تھے اور ون کا کھانا کہاتے تھے بعد جمعہ کے
نماز کے ابوداؤد اس روایت کو باب تعجیل نماز جمعہ مین لائے ہین پس معلوم
ہوا کہ قیلولہ کی تاخیر کرنا اور کھانے کی تاخیر کرنا محض اہتمام جمعہ کے لیے
اور تعجیل نماز جمعہ کے لیے تھا نہ یہ کہ کھانا کھانیکو صحابہ قبل نماز جمعہ کے
مکروہ جانتے تھے تو جس جگہ کہ نماز جمعہ مین تعجیل نہین کرتے ہین ورتاخیر سے
پڑہتے ہین تو تاخیر کھانے کی بھی کوئی فضیلت نہین رکھتی ہی اسواسطے
ایسی جگہ مین کھانے کی تاخیر سے احتمال سستی اور کاہلی کا اداے جمعہ مین ہی
ہی واللہ اعلم اور بھی جمعہ کے دن اگر دوسرے دن کے ساتھ یعنی پنجشنبہ
یا شنبہ کو ملا کر روزہ رکھے تو کوئی قباحت نہین رکھتا ہی اور بھی نزدیک بعض

اہل حدیث کے تین دن آخر ماہ کے کہ ستائیس اٹھائیس اونتیس ہر مہینہ کی
ہو روزہ رکھنا مستحب ہی چنانچہ شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین
ذکر کیا ہی اور اسنوی ماوردی سے حکایت کرتے ہین کہ مستحب ہی روزہ ایام
سود کا بھی کہ جمع اسود کی مقابل ایام بیض کے ہی اور وہ ستائیسوین اور
دو روز اوسکے بعد کے ہین اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا غرہ ذی الحجہ سے
اوسکی نوین تک اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا نوچندے دوشنبہ کا اور
اور نوچندی جمعرات کا سنن ابی داؤد مین مذکور ہی کہ روایت ہی عن
ھنید بن خالد عن امراته عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت
کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یصوم تسع ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلثة ایام من
کل شهر واول اثنین من الشهر والخمیس روایت ہی ہنید بن خالد سے وہ اپنی
بیوی سے روایت کرتے ہین وہ بعض ازواج مطہرات سے وہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے نو دن ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر ماہ کے اور ہر مہینے کے
پہلے دوشنبہ اور پہلے پنجشنبہ کو اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا چھہ روزہ
شوال مین دوسری سے ساتوین تک سنن ابی داؤد مین ہی عن ابی ایوب

روزہ آخر ماہ قمری ۲۷ و ۲۸ و ۲۹

ف روزہ نو دن ذی الحجہ

ف روزہ نوچندہ دوشنبہ

ف روزہ نوچندی جمعرات

روزہ شش عید

صاحب النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال

فکانما صام من الدهر ابو ایوب انصاری سے روایت ہی کہ وہ

یار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار مین سے تھے اور اونھون نے

جگہ دی تھی آنحضرت کو ابتداے تشریف آوری آنحضرت کی مدینہ طیبہ مین اپنے

گھر مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے رمضان مین پھر چھہ روزے

شوال کے اوسکے ساتھ رکھے تو گویا اوسنے روزے رکھے تمام سال کے اکثر

اہل فقہ اسطرف گئے ہین کہ شش عید کے روزے رکہنا امام اعظم کے نزدیک

مکروہ ہین اور دلیل مین لاتے ہین کہ اس جگہ مشابہت یہودیون کے ساتھ ہوتی

ہی اسواسطے کہ وہ چھتیس روزے رکہتے ہین اور کلمہ تشبیہ واسطے تشبیہ کامل

کے ہی پس مثل روزہ دہر کے ہی اور مکروہ ہی اور محققین فقہا نے اسکا اعتبار نہین

کیا اور استحباب کے قائل ہوے جیساکہ صاحب شرح وقایہ کہتے ہین کہ والتفریق

ابعد من التشبیہ یعنی جدا کرنے سے ان چھہ روزون کے رمضان کے روزون سے

بسبب عید کے روز افطار کرنے کے دوری ہوجاتی ہی تشبیہ سے اس وجہ سے

کہ یہود عید کے روز افطار نہین کرتے تھے اور عید مین روزہ رکہتے تھے

اور یہ کانما تشبیہ کامل کے لیے نہین ہی بلکہ مشابہت فقط کثرت عمل مین ہے

اور دلیل اسکی کلمہ ثم کا ہی کہ جو بنایا گیا ہی تراخی کے لیے اسواسطے کہ معنی حدیث کے
یہ ہین کہ بعد رمضان کے چھہ روزے رکھے بتراخی اسلیے کہ عید کا روزہ مکروہ تحریمی
ہی پس روزہ عید کو افطار کرنے سے تراخی حاصل ہوگئی اگر تشبہ شش عید کے
روزون کا ساتھہ صوم دہر کے کراہت مین ہوتا تو ثم کے لفظ کا لانا بیجا ہوتا کہ اتباع
خود دلالت کرتی ہی بعدیت رمضان پر لیکن احتمال رکھتا ہی اتصال کا تو تاکید
کیگئی ثم کے ساتھہ ایسا ہی مستفاد ہوتا ہی حسن چلپی کی تحریر سے ذخیرۃ العقبی مین
اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ استحباب شش عید کے روزہ کا ثبوت اس حدیث سے
نہین ہوسکتا ہی اسواسطے کہ یہ حدیث ضعیف ہی یہ کہنا تعصب سے ہی سواسطے
کہ قاعدہ اصول حدیث کا ہی کہ حدیث ضعیف بھی فضائل اعمال مین مقبول ہی اور
مفید فضل عمل ہوگی جیسا کہ مقدمہ ترجمہ مشکوۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے
لکھا ہی اور لفظ اتباع مفید اجتماع کو ہی اور لفظ ثم مقتضی تراخی کو ہی تو معلوم ہوا
کہ دوسری تاریخ سے شوال کی ساتوین تک چھہ روزے برابر رکھے
اور پانچ روزے مکروہ تحریمی ہین دو روزے عید الفطر اور عید اضحی کے
اور تین روزہ تشریق کے چنانچہ کتب فقہ مین مسطور ہی واللہ اعلم اور بکثرت سے
روزہ رکہنا شعبان مین مستحب ہی مشکوۃ مین ہی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

پانچ روزے مکروہ تحریمی ہین —

بکثرت روزے شعبان کے مستحب ہین

قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر
حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استکمل
صیام شهر قط الا رمضان وما رایته فی شهر اکثر منه صیاما فی شعبان
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو کہ کہا اونھون نے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے یہانتک کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ اب افطار کرینگے
اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ روزہ نہ رکھینگے اور نہین دیکھا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی روزے رکھے ہون آپ نے پورے مہینہ کے
سوا رمضان کے یعنی ایک مہینہ پورا آپ روزہ نہین رکہتے تھے اور
نہین دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت روزے رکہتے سوا
شعبان کے کسی مہینہ مین یعنی آنحضرت صلعم روزے کی کثرت شعبان مین کرتے تھے
اور دوسرے مہینہ مین اسقدر کثرت نہین کرتے تھے چنانچہ نوبت کثرت سے
روزہ رکھنے کی شعبان مین پورے ماہ شعبان تک پہونچ گئی تھی شمائل ترمذی
مین ہی ترمذی اوس اسناد سے جو ابی جعد سے وارد ہی حدیث لائے ہین
عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت ما رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصوم
شهرین متتابعین الا شعبان ورمضان قال ابو عیسی هذا اسناد صحیح وهكذا

قال عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ وروی ھذا الحدیث غیر واحد عن
ابی سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحتمل ان یکون
ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قد روی ھذا الحدیث عن عائشۃ و ام سلمۃ
جمیعا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ سے مروی ہو کہ روایت
کیا اونھون نے ام سلمہ سے کہا اونھون نے کہ نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزہ رکھا ہو آپ نے پے درپے دو ماہ کا سوائے شعبان اور
رمضان کے کہ روزہ رکھتے تھے برابر دو ماہ کہا ابو عیسی نے کہ یہ اسناد صحیح ہو اور
ایسا ہی کہا ابو محمد نے ابی سلمہ سے اور اونھون نے ام سلمہ سے اور روایت
کیا ہو اس حدیث کو غیر واحد نے ابی سلمہ سے اور اونھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور احتمال رکھتا ہو کہ
اس حدیث کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن روایت کرتے ہون عائشہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما دونون سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہو کہ روزہ رکھنا پورے شعبان کا استحباب رکھتا ہو کہ کبھی کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع مین آیا ہو اور چونکہ عائشہ رضی اللہ
عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ روزہ نہین رکھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ مدینہ طیبہ مین تشریف لائے مگر
رمضان کا مراد اس سے یہ ہی کہ اہتمام پورے مہینہ بھر کے روزے رکھنے کا
سوائے رمضان کے نہین کیا نہ یہ کہ سوائے رمضان کے تمام ماہ کا روزہ نہ رکھا
ہو اسواسطے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اہتمام کثرت صوم کا شعبان مین اس طور پر
مروی ہوا ہی کہ آپ نے پورے روزے رکھے جیسا کہ ترمذی مین روایت ہی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے عن عائشۃ قالت لم ار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصوم فی الشھر اکثر من صیامہ فی شعبان کان یصوم
شعبان الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ روزہ رکھا ہو آپ نے کسی ماہ مین زیادہ تر ماہ شعبان سے
کہ روزہ رکھتے تھے بجز تھوڑے دن کے بلکہ روزے رکھتے تھے پورے
اس ماہ کا یعنی اسقدر اہتمام روزہ رکھنے کا شعبان مین کرتے کہ کبھی کبھی تمام مہینہ
تک پہونچتا اور بھی اکثر مشائخ صوفیہ تمام مہینہ شعبان کے روزے رکھتے
ہین اور روزہ رجب کا بھی مستحبات سے ہی کیونکہ اکثر مشائخ صوفیہ اس ماہ
مین روزے کی کثرت کرتے ہین بلکہ پورے ماہ رجب کا روزہ رکھتے ہین
اور روزہ سہ ماہی اسکا نام رکھتے ہین یعنی ابتدا سے ماہ رجب کے آخر ماہ

روزہ رجب

رمضان تک کہ یہ برابر تین ماہ کے روزے ہوے عام اس سے کہ فرض ہو
یا نفل اور رجب کا روزہ فضیلت رکھتا ہی جیسا کہ کتاب ماثبت من السنہ
مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی رجب شہر اللہ وشعبان شہری ورمضان
شہر امتی رواہ ابو الفتح بن الفوارس فی امالیہ عن الحسن مرسلا ان رجب
شہر نضاعف فیہ الحسنات من صام یوما منہ کان کصیام سنتہ رواہ کرفعی رجب خدا کا مہینہ
ہی اور شعبان میرا مہینہ ہی اور رمضان میری اُمت کا یعنی یہ مقولہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رجب کی نسبت خدا کے ساتھہ کی یعنی اس مہینہ مین
عبادت کرنا محض موجب رضاے خدا کا ہی اور شعبان کی نسبت اپنے ساتھہ
کی یعنی عبادت خدا اس مہینہ مین جو کیجاتی ہی موجب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی اور خوشنودی آنحضرتؐ کی وجہ سے ہی پس مہینہ شعبان کا
افضل ہوا رجب کے مہینے سے اسواسطے کہ اس مہینے مین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت اور اتباع خدا کے حکم کی دونون حاصل ہین اور رمضان
آنحضرتؐ کی اُمت کا مہینہ ہی یعنی یہ لوگ اس رمضان کے مہینے مین عبادت
کرتے ہین اور اپنے ذمہ کو بوجہ اداے فرضیت کے بری کرتے ہین اور حصہ
اور اجر اپنے واسطے حاصل کرتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ ان تینون ماہ مین

عبادت کرنے سے تینوں چیزین حاصل ہوتی ہین تو خصوص ہر ایک ماہ کا
ان تینوں ماہ سے ایک چیز کے ساتھہ کوئی معنی نہین رکھتا ہی کہتا ہون مین
کہ واقع مین اگرچہ یہ تینون یا تین تینوں مہینوں مین بلکہ ہر وقت مین حاصل
ہوتی ہین لیکن خصوصیت اس وجہ سے ہی کہ ماہ رجب مین اولا و بالذات
فقط رضاے خدا حاصل ہوتی ہی اور دونوں چیزین یعنی سُنت اور اجر ثانیا
و بالعرض بجہت تعلق عمل کے حاصل ہوتے ہین اور ماہ شعبان مین سُنت
اور اتباع خدا کی اولا و بالذات حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ خود خدا فرماتا ہی
وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جو شخص اطاعت کرتا ہی پیغمبر خدا کی اطاعت
خدا کی اوسکو حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ اطاعت رسول کو صیغہ مضارع کے
ساتھہ لایا جو مقتضی زمانہ موجود یا آیندہ کو ہی اور کلمہ من اوسپر داخل کیا کہ جو
متضمن معنی شرط کو ہی اور مستلزم زمانہ استقبال کو ہی اور اطاعت خدا کو ماضی
کے صیغہ کے ساتھہ لایا اور قد تحقیق کا اوسپر داخل کیا کہ جو مقتضی ہی سبقت
حصول کو اور تحصیل بالذات کو مفید ہوتا ہی پس سمجھا گیا کہ بمجرد ارادہ اطاعت
رسول کہ عبارت ہی ایمان اور انقیاد سے اطاعت خدا کی حاصل ہوتی ہی
اور اطاعت خدا کی بدون اطاعت رسول کے ہاتھہ نہین آتی اسواسطے

کہ اطاعت خدا کی مشروط ہی اطاعت رسول کے ساتھ اور اصول کا قاعدہ
جاری اور مستمر ہی اذا فات الشرط فات المشروط جب جاتی رہتی ہی شرط جاتا رہتا
ہی مشروط اور فوز اجر ثانیاً و بالعرض حاصل ہوتا ہی اور رمضان مین ذمہ کا پاک ہونا
اولاً بالذات اور اتباع خدا کی اور سنت رسول کی بسبب تعلق امر و عمل کے ثانیاً و
بالعرض حاصل ہوتی ہی واللہ اعلم اور ایسے ہی رجب کے فضائل بہت کتب
صوفیہ مین مرقوم ہین بخوف اطناب کہ یہ مختصر اوسکو متحمل نہین ہی لانا اونکا دشوار
ہوا لیکن ستائیسوین رجب کا روزہ رکھنا اور اوسکے ساتھ ایک روزہ پہلے
یا ایک روزہ بعد رکھنا اور اوسکو ہزاری روزہ کہتے ہین معتبر کتب مین اوسکی
کوئی اصل نہین ہی لیکن شاید اس وجہ سے رکھتے ہون کہ شب ستائیسوین کی
شب معراج ہی اور وہ شب متبرک ہی تو چاہیے کہ عبادت سے اوسکو گھیرلین
اور بھی شیخ عبدالحق دہلوی نے اپنی کتاب مین درباب فضیلت بست و ہفتم کے
روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات مائۃ سنۃ وذلک لثلث
بقین من رجب فمن صلے فیہا ثنتی عشرۃ رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب و
سورۃ من القراٰن یتشہد فی کل رکعتین ویسلم فی اٰخرھن فاذا سلم قال سبحان اللہ

ہزاری روزہ بے اصل ہے

فضیلت ستائیسوین شب کی ماہ رجب مین

والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مائة مرة ویستغفر الله مائة مرة ویصلے
علے النبی صلے الله علیه وسلم مائة مرة ویدعو لنفسه ماشاء من امر دنیاه واخرته
ویصبح صائما فان الله یستجیب دعاءه کله الا ان یدعو فی معصیة رواه البیهقی
فی شعب الایمان عن ابان عن انس وقال هو اضعف من الذی قبله
روایت ہی حضرت ابن عباس رضہ سے کہ رجب مین ایک شب ہی کہ لکھے جاتے
ہین اوس شب کے عمل کرنے والے کی لیے نیکیان سو برس کے اور وہ شب پہلی شب ہے
اون تین شبون کی جو رجب کے مہینے سے باقی رہتی ہین یعنی ستائیسوین شب
تو جو شخص پڑھے اس شب مین (اسجگہ ضمیر مذکر کی لائی گئی ہی اور قبل مین ضمیر مونث
کی فقط اس سبب سے کہ تانیث لیل کی حقیقی نہین ہی اور مونث غیر حقیقی کے لیئے
ضمیر مذکر اور مونث لانا برابر ہی) تو جو شخص اس شب مین بارہ رکعت پڑھے
اور اوسمین سورہ فاتحۃ الکتاب کے بعد کوئی سورت کا ذکر نہین کیا سو واسطے
اختیار ہی جو سورت چاہے پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتا ہے
اور بعد تمام ہونے بارہ رکعتون کے سلام پھیر دے اور نماز سے فراغت
کے بعد سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکبَرُ سو بار پڑھے
اور استغفار کرے سو بار اور درود بھیجے پیغمبر صلی الله علیه وسلم پر سو بار اور

روزہ ستائیسویں رجب

دعا کرے اپنے لیے اور جو مطالب دنیا و آخرت کے چاہے اپنے لئے مانگے اور صبح کرے روزے سے یعنی اس شب کی صبح کو روزہ رکھے (اس جگہ سے سمجھا گیا کہ نیت ان روزونکی رات سے واقع ہوتی ہی تا کہ صبح صوم سے نیت کے ساتھ ہو) تو تحقیق خدا قبول کرتا ہی اوسکی تمام دعاؤن کو مگر یہ کہ دعا کرے گناہ مین (یعنی دعا معصیت کی مقبول نہین ہوتی ہی اور یہی آداب کے منافی ہی معصیت کی دعا کرنا جیسا کہ حصن حصین مین آداب دعا مین مرقوم ہی وان لا یدعو باثم ولا قطیعۃ رحم م ت اور آداب دعا ہی کہ دعا نکرے کسی گناہ کی ور نہ ناتہ رشتہ قطع کرنیکی روایت کیا ہی اسکو مسلم اور ترمذی نے) روایت کیا اس حدیث کو اکہ جو فضل شب بست و ہفتم رجب مین ہی بیہقی نے ابان سے اور وہ حضرت انس رض سے روایت کرتے ہین اور بیہقی نے کہا ہی کہ یہ حدیث زیادہ ضعیف ہی اوس حدیث سے کہ جو اسکے قبل مروی ہوئی ہی فضائل رجب مین یعنی اسکے قبل ایک حدیث فضائل رجب مین مذکور ہوئی ہی اور وہ بھی ضعیف ہی اور حدیث کا ضعف فضائل اعمال مین کوئی ضرر نہین رکھتا ہی اور عاشورے

فائدہ عاشورے کے ساتھ دو روزے رکھے

کا روزہ بھی مسنونات سے ہی لیکن ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی بسبب شباہت یہود کے تو ایک روزہ اوس سے اور ملا کر رکھنا چاہیے اور افضل یہ ہی

کہ نوین اور دسوین ہوا اسواسطے کہ عاشورا عبارت ہی دسوین ماہ محرم سے اور
سنن ابی داؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد
الیہود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلک فقالوا ھو الیوم الذی ظھر اللہ
فیہ موسی علی فرعون ونحن نصومہ تعظیما لہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ کہا ابن عباس نے جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اور یہودیون کو پایا کہ روزہ رکھتے تھے
عاشورے کا تو پوچھا اون سے کہا یہودیون نے کہ یہ وہ دن ہی کہ فتحیاب کیا
اس دن اللہ نے موسی کو فرعون پر اور ہم روزہ رکھتے ہین اس روز کا اسکی
تعظیم کی وجہ سے مرجع تعظیما لہ کا دو احتمال رکھتا ہی ایک یہ کہ عاشورا کے دن
کیطرف پھری بمعنی اسکے کہ بنابر اسدن کی تعظیم کے بجہت فتحیابی حضرت
موسی کے اس دن مین اور بسبب تعظیم کرنے حضرت موسی کے اس روز گے
یا مرجع تعظیما لہ کا حضرت موسی کیطرف ہو بمعنی اسکے کہ روزہ رکھتے ہین ہم
اس روز کا بنابر حضرت موسی کی تعظیم کرنے کے بطریق اتباع کے کہ فتحیاب

ہونیکی وجہ سے حضرت موسی اس دن روزہ رکھتے تھے اللہ کے شکر کے لیے
چنانچہ بخاری اور مسلم مین اس روایت مین بجاے ھوالیوم الذی الی اخرہ
ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ واغرق فرعون وقومہ فصامہ
موسی شکرا فنحن نصومہ تعظیما لہ مذکور ہوا ہی یعنی بجای ہوالیوم الذی
الی آخرہ کے مسلم اور بخاری نے اس طرح پر روایت
کیا ہی کہ یہ بڑا دن ہی کہ نجات دی اللہ نے اس مین موسی کو اور اونکی قوم کو
اور غرق کیا اللہ نے فرعون کو اور اوسکی قوم کو تو روزہ رکھا موسی نے
اللہ کے شکر کے لیے اور ہم روزہ رکھتے ہین اوسکی تعظیم کے لیے پھر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین مناسبت رکھتا ہون حضرت موسی سے
تم لوگون سے زیادہ اور امر فرمایا آپ نے اسدن مین روزہ رکھنے کا اور یہ
روزہ شروع مدینے مین تشریف لانے کے وقت فرض تھا پھر منسوخ ہوگئی
فرضیت اس روزے کی رمضان کے روزون کے سبب سے تو باقی رہا
سنت ہونا اسلیے کہ آنحضرت نے اس روزے کی اکثر مواظبت کی ہی
اور کبھی ترک نہین کیا ہی اور جسکی ہمیشگی فرمائی آنحضرت نے وہ سُنت ہی اگر وہ ہمیشگی
عبادت کے طریق کی ہو موکدات سے ہی تو تارک اوسکا گنہگار ہوگا اور اگر

بطریق عادت کے نفلون کے قبیل سے ہوگا تارک اوسکا گنہگار نہوگا اور فضائل
اس روزے کے بہت ہین اور مشکوات شریف مین لکھا ہی بروایت مسلم کے
ابی قتادہ سے بعد طویل حدیث ذکر کرنے کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصیام یوم عاشورا احتسب علی اللہ ان یکفر السنة قبلہ یعنی
عاشورے کا روزہ امید کیگئی ہی خدا سے کہ کفارہ ہوگا ایک سال قبل کے
گناہون کا اور اسی مشکوة مین ہی وعنہ قال حین صام رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یوم عاشورا وامر بصیامہ قالوا یارسول اللہ انہ یوم
یعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور اونھین سے یعنی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب روزہ
رکھا آنحضرت صلعم نے عاشورا کا اور حکم کیا اوسکے روزہ رکھنے کا کہا لوگون نے
یعنی اصحاب نے یارسول اللہ یہ دن ہی کہ بزرگ سمجھتے ہین اسکو یہود اور نصارے
تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین سال بھر زندہ رہا تو روزہ
رکھونگا نوین تاریخ کا بھی روایت کیا ہی اسکو مسلم نے اور بھی یہی روایت
سنن ابی داؤد مین موجود ہی جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلعم کا ایسا اصرار اس

روزے پر قوی دلیل ہی آنحضرت صلعم کے ہمیشگی کرنے پر بطریق عبادت کے اور یہی حال سنت موکدہ کا ہی کہ تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہی اسلیے کہ جو چیز بطریق عادت کے ہوتی ہی اوسپر آنحضرت صلعم کا اتنا اصرار کسی جگہ ثابت نہین ہوا اور جو کہ آنحضرت صلعم سے اختیار دینا بلفظ من شاء ان یصومه فلیصمه من شاء ان یترکه فلیترکه وارد ہوا ہی یعنی جو چاہے اسدن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اسکی فرضیت کے منسوخ ہونیکا بیان ہی نہ اس بات کا کہ روزہ عادی تھا اور اوس روایت سے جو ذکر کیگئی ہی سمجھا جاتا ہی کہ عاشورے کا روزہ رکھنا یعنی دسوین محرم کا ایک روز قبل یعنی نوین محرم ملاکر رکھنا افضل ہی اور اگر کسی نے نوین محرم کا روزہ نہین رکھا اور روزہ عاشورے کا رکھا تو اوسکو چاہیے کہ گیارہوین کا روزہ رکھے کیونکہ احمد بن بزار اپنی مسند مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صوموا یوم عاشوراء وخالفوا فیه الیهود وصوموا قبله یوما او بعده یوما یعنی روزہ رکھو عاشورا کا اور یہود کی مخالفت کرو اور روزہ رکھو قبل اسکے ایک دن یا بعد اُسکے ایک دن اس جگہ واو معنی مین او تردیدی کے ہی نہ جمع کے لیے اسواسطے کہ علمانے اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ ایک روزہ

زیادہ کرنے سے مخالفت یہود کی حاصل ہو جاتی ہی اور کراہت جاتی رہتی ہی
اور بعض مشائخ نظر کرکے ظاہر حدیث پر تین روزونکی فضلیت کے قائل ہوگئے
ہین نوین سے گیارھوین تک واللہ اعلم اور افضل ہی اگر رکھہ سکے کہ ایک
روزہ رکھے اور دوسرے روز افطار کرے سوا ے رمضان کے کہ اس
مہینہ بھر کے روزے رکھنا فرض ہین اور سوا ے پانچ دن کے جنکا روزہ رکھنا مکروہ ہے
ایک روزہ عید الفطر کا اور چار روزے دسوین ماہ ذی الحجہ سے تیرھوین
تک کہ یہ مکروہ الصوم ہین روزے رکھنا انمین مکروہ تحریمی ہی اسی طریقہ پر اپنی
آخر عمر تک بسر کرے ایسا ہی سمجھا جاتا ہی حدیث کی کتابون سے واللہ اعلم ف
صدقہ اور التزام کرے اون صدقون کا جو احادیث مین وارد ہوے ہین
اور صدقہ عبارت ہی مال کے خرچ کرنے سے خدا کی راہ مین پس چاہیئے
کہ اولاً صرف کرے اپنے مال کو اپنی عیال پر کہ نفقہ عورتون کا شوہرون پر
واجب ہی قال اللہ تعالی الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ
بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوا مرد اپنی عورتون پر حاکم ہین اسوجہ سے کہ اللہ نے
بزرگی دی ہی بعضون کو انکی بعضون پر اور اس وجہ سے کہ اونھون نے
صرف کیا ہی اپنے مال کو یعنی جب کہ واجب کیا اللہ نے مردون پر نفقہ عورتونکا

ف اپنا مال اول اپنی عیال پر صرف کرے

عورتون پر واجب کی مردونکی اطاعت مشکوۃ مین ہی باب نفقات مین

عن عائشة رضی الله عنها ان هند بنت عتبة قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی مایکفینی وولدی الا ما اخذت منه وهو لا یعلم فقال خذی مایکفیك وولدك بالمعروف متفق علیه

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ تحقیق ہند بنت عتبہ کہ جو بیوی ابی سفیان کی تھین کہا اونھون نے یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان ایک بخیل شخص ہی اور یہ بخیل کہنا اونکا عورت ہونیکی وجہ سے تھا اسلیے کہ وہ صحابی تھے بخیل کیون ہوتے اور مجکو دیتے نہین ہین جو میرے اور میری اولاد کو پورا پڑے مگر جو لے لون مین اونسے بے جانے اونکے تو فرمایا آپ نے کہ لے لے تو جو کچھ پورا پڑے تجکو اور تیری اولاد کو معروف یعنی لے لے تو اوسکے مال سے بقدر نفقہ کے جو واجب کیا ہی خدا نے اوسپر حدیث ہی کہ اتفاق کیا ہی بخاری و مسلم نے اسپر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفقہ عیال کا واجب ہی مردون پر اور بھی عورتون کو اپنے مردون کے مال سے لینا بقدر ضرورت کے جائز ہی اور زائد ضرورت اصلیہ سے تصرف کرنا اپنے شوہرون کے مال مین جائز نہین ہی اسلیے کہ بدون اطلاع کے لینے مین اجازت مشروط ہی

معروف کے لفظ کے ساتھہ کہ لغت مین معنی اوسکے پہچانے ہوے ہین
اور حضرت نے معنی اسکے شارع کیطرف سے مقرر کیے ہوے کے مراد
لیے ہین اور عہد کے لام کو اوسپر داخل کیا ہی اسواسطے کہ اوسکی صفتون سے
ہی کہ موصوف کے بدون متحقق نہین ہوتا ہی پس امر اوسکا موصوف ہوگا
اور وہ منحصر ہی قدر ضرورت مین اسلیے کہ باب نفقہ متعلق مصلحت عباد کے ہی
اگر محصور ضرورت پر نہو تو تکلیف اوس چیز کی جسکی طاقت نہین ہی لازم آئیگی
اور دقت مردون کو لاحق ہوگی اسلیئے کہ عورتین حریص زیادہ ہوتی ہین بیجا مال
صرف کرنے پر اور مال کے رکھہ چھوڑنے پر اور خدای تعالی نفی کرتا ہی تکلیف
مالا یطاق کی اپنے قول لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا
ہی کسی نفس کو مگر جتنی اوسکو طاقت ہو اور دقت کے نفی کی ہی اپنے قول
وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ سے یعنی نہین دیا اللہ نے تمکو دین کی بات مین حرج
اور خدای تعالی عدل کرتا ہی ایک کو دوسری کی وجہ سے مخمصہ مین نہین ڈالتا
ہی بغیر ضرورت کے واللہ اعلم پھر اپنے مان باپ کو نفقہ دے اگر محتاج ہون
اسوجہ سے کہ نفقہ محتاج مان باپ کا اولاد پر واجب ہی جسکو آسودگی مال کی
حاصل ہی مشکوۃ مین اسی باب مین ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی
مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من
کسب اولادکم رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ روایت ہی عمرو بن شعیب سے
وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور اونکے باپ ونکے دادا سے کہ تحقیق
ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اوسنے کہ میرے پاس
مال ہی اور میرے باپ کو احتیاج ہوتی ہی میرے مال کی تو فرمایا آپ نے کہ
تو اور تیرا مال تیرے باپ کے نفع کے لیے ہی اولادین تمھاری بہترین کمائی
ہین تمھاری کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ
نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفقہ دینا مفلس باپ کو واجبات مین سے
ہی اسلیے کہ آنحضرتؐ نے جواب مین اوس شخص کے کہ جسنے محتاجی بیان کی تھی
فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے نفع کے لیے ہی پھر اولاد کو کمائی مین شمار
کیا ہی بمعنی اسکے کہ صرف کرنا اپنی اولاد کے مال کا اپنے کمائی صرف
کرنے کے مثل ہی تو پہلا کلام حکایت ہی امر سے باپ پر مال صرف کرنیکی اور
امر مفید وجوب کو ہوتا ہی لیکن مان کو نفقہ دینا بھی اولاد پر واجب ہی بشرط
انکی محتاجی کے اسواسطے کہ قرآن مین تقسیم ترکہ کی مان باپ پر برابر واقع ہوئی

لکل واحد منہما السدس مما ترک ان کان لہ ولد واسطے ہر ایک کے نمین سے چھٹا حصہ ہی
اگر میت کی اولاد نہو اور میت کے لاولد ہونیکی صورت مین ایک تہائی
مان کے لیے قرار دی ہی اور باپ کا حصہ متعین نہین فرمایا عصبات مین
داخل فرمایا اور بھی تعظیم کے حکم مین مان باپ کی برابری ہی جیساکہ فرمایا
لاتقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما واخفض لہما جناح الذل
من الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا نہ کہو دونون کو یعنی باپ کو
کلمۂ اف اور سخت نہ کہو اونکو اور کہو اونسے تعظیم کا کہنا یعنی مان اور باپ کے
سامنے کلمۂ اف کہ عبارت ہی اظہار شکایت سے اور کلمہ طیش کا نہ لانا چاہیئے
یعنی اونکی عظمت ایسے کلمہ کی بھی متحمل نہین ہی اور سخت کہنا بھی اونکو حرام ہی
اور سامنے اونکے کلام تعظیم او تبجیل کا کہنا چاہیئے اور جھکاؤ اونکے لیئے
بازو یعنی مان باپ دونون کے لیے بازو خواری کے براہ رحمت (یعنے
اونکے سامنے ذلیل اور خوار رہیے بجہت رحمت کرنے کے اونکے حال پر)
اور کہو ای پروردگار رحم فرما ان دونون کے حال پر جیساکہ پرورش کیا
اونھون نے مجکو بچپنے مین اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی کہ انکی تعظیم کی اور
اونکے اوپر ترحم کی علت شکر اونکی تربیت کا ہی اور وہ دونون مین موجود ہی

بلکہ مان مین زیادہ ہی اور ایسے ہی اون پر مال خرچ کرنیکی علت بھی شکر
تربیت کا ہی کہ آنحضرت صلعم کے قول ان اولادکم من اطیب کسبکم سے
مستفاد ہوتا ہی اسواسطے کہ تربیت بھی کسبی ہی اور کوئی دوسری مشقت سوای
تربیت کے اولاد کے لیے اولاد پر معلوم نہین ہوتی ہی تو مال کے خرچ کرنیمین
بھی برابری ہوگی اور بھی اللہ تعالی فرماتا ہی وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا
اور صحبت کر اونکے ساتھ معروف مین یعنی اونکے ساتھ صحبت نیک کرنا چاہیے
اور مال خرچ کرنا اونپر تنگی کی حالت مین صحبت معروف سے ہی اسواسطے کہ
ظاہر ہی کہ مان باپ سختی و تنگی سے بسر کرین اور اولاد راحت اور فراغ حالی سے
رہے اور چھوٹے اور بڑے سب اسکو معیوب جانتے ہین اور اس امر مین بھی دونکو
برابر لایا ہی اور ضمیر تثنیہ کی دلالت کرتی ہی مساوات پر واللہ اعلم پھر مال خرچ کرے
اپنے دوسرے قرابت والون پر بعد مان باپ کے بعد اونکے یتیمون پر اور فقرا
اغیار پر اور مسافرون پر کہ اقربا سے نہون قال اللہ تعالی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ نیکی نہین ہی صرف رخ کرنا تمھارا

پھر اور اقربا کو دے
یتیم و فقیر و مسافر کو دے

مشرق اور مغرب کی طرف لیکن نیک وہ ہی جو ایمان لایا خدا پر اور آخرت
کے دن پر اور فرشتون پر اور نبیون پر اور دیا مال اپنا خدا کی محبت سے قرابت
والون کو اور یتیمون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور سائلون کو اور خرچ
کیا مال اپنا گلو خلاصی مین قرضدارون اور مُکاتبون اور لونڈی غلامون کے
جاننا چاہیے کہ مسکین فقہ مین عبارت ہی اوس شخص سے کہ جو اپنے پاس بجز
اپنے ایک وزکے نفقہ کے کچھ نہ رکھتا ہو لیکن اس جگہ مطلق محتاج مراد ہی
اور بھی جاننا چاہیے کہ خدا نے ذوی القربیٰ یعنی قرابت والون کو مقدم کیا
پھر یتیمون کو پھر مسکینون کو پھر مسافرون کو پھر سائلون کو پھر خرچ کرنے مین
بندے آزاد کرانے مین اگرچہ عطف کا واو مقتضی ترتیب کو نہین ہی لیکن نظم
کی ترتیب لائق ہی کہ اشارہ عمل کی ترتیب کا ہو فافہم پھر جاننا چاہیے کہ
احسان و منت رکھنا جسکو صدقہ دیا ہی اوسپر اجر کو باطل کرنے والا ہی
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
سے ثابت ہوتا ہی ای ایمان والو اپنے صدقون کو سائل پر احسان جتانے
سے اور اوسکو ایذا پہونچانے سے رائگان نکرو جیسا کہ قرآن شریف مین
آیا ہی وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ لیکن سائل کو جھڑک مت تو چاہیے کہ اگر کوئی سائل

سامنے آئے جو میسر ہو تو واضع کرے اور اگر دے نہ سکتا ہو تو اوسکو اچھے
کلام سے جواب کرے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ
خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى یعنی بات نیک اور بہتر اور در گذر کرنا گناہ سے
بہتر ہی اوس صدقہ سے جسکے پیچھے ایذا اور رنج ہو اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ سائل جس سے مانگتا ہی اگر اوسکے بارے مین گستاخی کرے تو وہ معاف کرے
اور تسکین اور دلاسے سے اوسکو روانہ کرے اور بھی صدقہ دینا مال فاسد سے
منع کیا گیا ہی بلکہ بہتر مال سے اپنی ملک کے دینا چاہیئے یہ ثابت ہوا ہی
اللہ تعالی کے اس ارشاد سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اے ایمان والو
تصدق کرو اپنی بہترین چیزون مین سے جسکو حاصل کرتے ہو اور اون
چیزون مین سے جنکو اگایا ہمنے زمین سے یعنی غلہ وغیرہ اور نہ قصد کرو
برا مال صرف کرنیکا یعنی خراب مال اور ضایع تصدق نہ کرنا چاہیئے اور اوس مال کا جسکا
کوئی لینے والا نہین مگر وہ جو آنکھ بند کرے اور اوسکا عیب دیکھتا ہو یعنی
ایسا ضایع مال نہ دو جسکو کوئی دوسرا تمکو اگر دے تو دیدہ و دانستہ قبول نکروگے

صدقہ خراب مال سے منع ہے

اور جان لو تم کہ خدا تعالی بے نیاز اور خوشحال ہی یعنی جسکو دیتا ہی قہر و تند خوئی کا گرفتار نہین کرتا ہی بلکہ شکر کا امر فرماتا ہی وہ بھی اجر کا موجب ہی

واللہ اعلم مولانا روم فرماتے ہین	شعر	ہر چہ خواہی صرف کن در راہ او
لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا		(جسکو تم چاہتے ہو اوسکو خدا کی

راہ مین صرف کرو ہر گز نہ پہونچوگے بہترائی کو جبتک خرچ نہ کرو وہ مال جسکو تم دوست رکھتے ہو اور تصدق کرنا ایام متبرکہ مین اور خوشی کے وقت مین امر ماثور ہی اور فقرا کا معمول ہی اسلیے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم آخر عشرہ رمضان کے اور وحی آنے کے وقت زیادہ سخی ہوتے تھے اون اوقات کے اعتبار سے کہ جو سوائے ان دونون کے ہین اور شیوخ طریقت کی عادت ہی کہ کوئی چیز جمعہ کے دن اور عیدون مین تصدق کرتے ہین اور بھی جاننا چاہیئے کہ اگر کوئی مہمان آوے تو اوسکو غنیمت جانے اور اوسکی تعظیم کرے کہ حدیث مین آیا ہی اکرموا الضیف بزرگداشت کرو مہمانکی اور شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین شعر

فائدہ تصدق کرنی ایام متبرکہ اور خوشی کے وقت مین

فائدہ تصدق جمعہ و عیدین مشائخ طریقت کی عادت ہی

فائدہ مہمان کو غنیمت جانے

ای برادر میہمان را نیک دار		ہست مہمان از عطای کردگار
میہمان روزی بخود می آورد		پس گناہ میزبان را می برد

هر کرا جبار دارد دشمنش	باز دارد میهمان از مسکنش
ای برادر دار مهمان را عزیز	تا بیابی عزت از رحمان تو نیز
مومنی کو داشت مهمان را نکو	حق کشاید باب جنت را برو

ای بھائی مہمان کو اچھی طرحسے رکھہ مہمان خدا کی عطا ہی مہمان اگر کسی روز آتا ہی گناہ مہمان دار کے دور کرتا ہی جسکو خدا دشمن رکھتا ہی۔ اوسکے گھر سے مہمان کو پھیر دیتا ہی۔ ای بھائی مہمان کو عزیز رکھہ تاکہ تو بھی خدا کی درگاہ سے عزت پائے۔ جو کوئی مومن مہمان کو اچھی طرحسے رکھتا ہی۔ حق تعالی اوسپر دروازے جنت کے کھول دیتا ہی وفیما وقعوا

و غیر ذلک من الافعال والاخلاق اور بھی التزام کرے جو کچھہ وارد ہوا ہی احادیث مین اوٹھنے بیٹھنے اور دوسرے افعال و اخلاق مین چنانچہ

وضو کے بعد کھڑے ہو کر پانی پینا مستحب

وضو کے بعد کھڑے ہو کر پانی پینا مستحب ہی مشکوۃ مین لکھا ہی. روایت ترمذی اور نسائی عن ابی حبة قال رایت علیا توضا فغسل کفیه حتی انقاهما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعیه ثلثا ومسح براسه مرة ثم غسل قدمیه الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف طهور رسول الله صلی الله علیه وسلم

روایت ہی ابی حبہ سے کہ کہا اونھون نے کہ دیکھا مین نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو کہ وضو کرتے تھے تو دھوئے اپنے ہاتھون کو یہانتک کہ پاک و
صاف کیا دونون کو پھر کلی کی تین بار پھر ناک مین پانی ڈالا تین بار اور دھویا
مُنہ کو تین بار اور دونون ہاتھون کو تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر
گٹون تک پیر دھوئے پھر کھڑے ہوے اور بچا ہوا وضو کا پانی لیا اور پیا
اوسکو کھڑے کھڑے پھر فرمایا پسند کرتا ہون مین کہ دکھاؤنھین کسطرح سے
طہارت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو معلوم ہوا کہ بعد وضو کے
کھڑے ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات سے تھا اور بچا ہوا
وضو کا پانی پینا مستحب ہی اور بھی سجدۂ تلاوت کے کرنے کے لیے
کھڑا ہو کہ مستحب ہی سجدہ تلاوت مین کھڑے ہو کر سجدے مین جانا جیسا
کہ کشف مین مضمرات سے نقل کیا ہی انہ یستحب القیام قبل السجود وبعدہ
یعنی مستحب ہی کھڑا ہونا قبل سجدۂ تلاوت کے اور سجدے کے بعد اور بزازیہ مین
سُنّت کے لفظ لائے ہین یعنی مسنون ہی تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عادات سے تھا کہ آداب سجدہ مین قیام فرماتے او بھی التزام
کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آداب نشست مین پس اکثر نشست

فائدہ کھڑے ہونے مین قبل سجدۂ تلاوت کے اور بعد اسکے

فائدہ آداب نشست

دوزانو کا پہلا طرز

دوزانو کا دوسرا طرز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوزانو نماز کے طور سے ہوتی تھی جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ذکر کرتے ہین اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو اسطرحپر بیٹھتے کہ بائین پانون کو داہنے زانو کے نیچے لاتے اور سرین پر بیٹھتے جیسا کہ بعض سیر اور سلوک کی کتابون مین دیکھا ہی لیکن کتب صحاح ستہ مین صراحت ان دونون طرزون سے دوزانو بیٹھنے کی نظر نہین آئی لیکن عین العلم مین مرقوم ہی کہ اجتناب کرے دونون قدم اور گھٹنون پر بیٹھنے سے مراد شاید اوسکی یہی دو طرز دوزانو کے ہین اسواسطے کہ احتبا اور قرفصا کی نشست صحاح کی احادیث سے ثبوت کو پہونچی ہی چنانچہ اوسکا بیان نزدیک ہی آتا ہی لیکن یہ نشست (یعنی دوزانو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حصن حصین مین نماز کے بعد بعض دعاؤن کے پڑھنے کے وقت مفہوم ہوتی ہی وکان صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلے وفرغ من صلوتہ مسح بیمینہ علے راسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن رطس ی فدبر صلوۃ الصبح وھو ثان رجلیہ تس طس ی قبل ان یتکلم تس یعنی رسول اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تھے اور فراغت پاتے تھے اپنی نماز پڑھکر تو داہنے ہاتھ سے اپنے سرپر

مسح کرتے اور فرماتے بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم
اللہم اذہب عنی الہم والحزن روایت کیا ہی اسکو احمد بزاز نے اپنی
مسند مین اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ مین) اور بھی اسکو بعد نماز صبح کے
پڑھتے تھے دو زانو بیٹھکر روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابن
سنی نے قبل کلام کے (روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے) اسجگہ لفظ ثان رجلیہ کی آئی ہی
اور ثنائے رجل عبارت ہی دو زانو بیٹھنے سے اور بھی اکثر نسخ عین العلم مین دیکھا گیا ہی و
یحتبی علی قدمیہ و رکبتیہ یعنی احتبار کرتے تھے اپنے دونون قدمون پر اور اپنے
دونون زانوون پر شاید لفظ یحتبی کہ اوسکا ترجمہ گذر چکا ہی لکھنے والے کی غلطی ہو واللہ اعلم
بالصواب اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونون پنڈلیون کو کھڑا کرتے
تھے اور داہنا ہاتھ داہنی جانب سے لاتے اور بائین ہاتھ کی کہنی اوس سے
پکڑتے تھے شمائل ترمذی مین ہی عن ربیح بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیہ عن
جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ
روایت ہی ربیح فرزند عبد الرحمن سے جو فرزند ہین ابی سعید کے وہ اپنے
باپ سے اور وہ اونکے دادا سے کہا اونھون نے یعنی ابو سعید نے
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد مین بیٹھے تھے احتبا کرتے

دونون اپنے ہاتھون سے احتبا عبارت ہی دونون زانوون کو درمیان
دونون کہنی کے پکڑے رہنا اس جگہ سے معلوم ہوا کہ مشائخ تصوف نے
اکثر نشست احتبا کی اختیار کی ہی اسوجہ سے کہ اتباع سنت کی دونون
وجہون سے حاصل ہوتی ہی ایک تو یہ نشست مخصوص آنحضرت ؐ کے
عمل مین آئی ہی اور دوسرے کار تفکر سہولت سے ہاتھ آتا ہی وہ بھی سنت ہی
کہ اخلاق کے ذکر مین آئیگا انشاء اللہ اور بھی اسی کتاب مین ہی عن قیلة
بنت مخرمة انہارات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد وهو قاعد
القرفصاء قالت فلما رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المتخشع فی
الجلسة ارعدت من الفرق روایت ہی قیلہ دختر مخرمہ سے کہ
اونھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین اوس حال مین
کہ بیٹھتے تھے بیٹھوائی قرفصا اور اوسکی تفسیر اہل حدیث نے کی ہی اوسے
بیٹھک احتبا سے کہ مذکور ہوئی اور بھی صاحب قاموس باوجود اس تفسیر
کے دوسری تفسیر بھی لائے ہین اور وہ یہ ہی کہ یہ دونون پنڈلیون کو درانز
کرے زمین پر اور دونون پاؤن پر بیٹھے اور اپنے دونون ہاتھون سے
زمین پر ٹھیک لگائے اور بعضون نے کہا ہی کہ ٹیک دے دونون

کھنی اپنی دونون پنڈلیون پر لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اول تفسیر پر
اکتفا کی دوسری تفسیر کو ترک کر دیا ہی اور اکثر قرفصای آنحضرت کی اول تفسیر
کیگئی ہی عین العلم مین لکھا ہی وکان اکثر جلوسہ علیہ السلام ان ینصب الساقین
ویجعل الیدین علیہما اکثر بیٹھک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح پر
تھی کہ دونون پنڈلیون کو کھڑا کرتے اور ہاتھون کو اونپر رکھتے اور کبھی نشست
آنحضرت کی تربع یعنی چارزانو کی تھی ابوداؤد نے اپنی سنن مین اسپنے
اسناد سے ذکر کیا ہی عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء جابر بن سمرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا اونھون نے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز فجر کی ادا کر چکتے چارزانو بیٹھتے اپنی نشست مین یہانتک
کہ نکل آتا بخوبی آفتاب کہ زردی باقی نہ رہتی اور صاف ہو جاتا چاہیے
کہ آفتاب نکل آنے کے بعد دوگانہ ادا کرے جیسا کہ پہلے گذرا اور التزام
کرے سوائے ان امور کے دوسرے کامون کا جو حدیث سے ثابت
ہووے جیسے اوراد احادیث کے اوسکے یاد کرنے کے لیے حصن حصین کو
دیکھنا چاہیے لیکن حصر اوسپر نہین بلکہ بعض اوراد دوسری کتابون مین پائے جاتے ہین

اوراد کے باب مین ضعیف حدیثون کو بھی ترک نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ
فضائل اعمال مین ضعیف حدیثین بھی مقبول ہین لیکن موضوعات سے بچتا
رہے چونکہ یہ مختصر احاطہ اوراد کی وسعت نہین رکھتا ہے بلکہ اوسمین کتابین
مدون کیے گئے ہین اختصار اون اوراد پر جو فقیر کے عادی ہین کیا گیا کہ بعد اوراد بعد نماز
ہر نماز فرض کے سُبْحَانَ اللهِ تینتیس۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس۳۳ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ
چونتیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس بار اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ایک بار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار اور اپنے استاذ
استاذ الفقہا قدوۃ المحققین فقیہ البحر والبر مفتی مولوی محمد اصغر قدس اللہ
سرہ العزیز سے سننے مین آیا ہے کہ تمامی اس دعا کی اس طرح پڑہی
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اور آیۃ الکرسی فیہا خالدون تک ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار اور
ایک روایت مین ہے سات بار اور ایک روایت مین ہے سو بار اور بین نے

اپنے شیخ قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین شیخ المشائخ پیر دستگیر جناب
فانی فی اللہ باقی باللہ مرشد دوجہان محقق رموز باری مدقق کنوز لاابالی
حضرت مولانا مولوی محمد عبدالوالی سلمہ اللہ تعالی وافاض اللہ علینا من
برکاتہ اور اپنے اوستاد کو یعنی فقیہ مولوی محمد اصغر مغفور کو دیکھا ہی کہ بعد
ہر نماز کے سات بار لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ پڑہتے تھے اور صبح وشام اوراد ماثورہ کہ
حصن حصین مین مذکور ہین پڑھنا چاہیے اور اگر التزام ورد حصن حصین کا
کرے بہت نفع دیتا ہی اور بھی صبح کے وقت نماز صبح کے بعد التزام اوراد
فتحیہ کا بھی نفع عظیم رکھتا ہی اور اوراد ماثورہ سے بھی ہی اور التزام
دلائل الخیرات کا بھی احسن اور احب ہی کہ جامع درود کا ہی اور فقیر کا معمول
ہی کہ نماز صبح کے بعد اولاً هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيزُ
الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ

الرّافع	المعزّ	المذلّ	السّميع	البصير	الحكم	العدل
اللّطيف	الخبير	الحليم	العظيم	الغفور	الشّكور	العليّ
الكبير	الحفيظ	المقيت	الحسيب	الجليل	الكريم	الرّقيب
المجيب	الواسع	الحكيم	الودود	المجيد	الباعث	الشّهيد
الحقّ	الوكيل	القويّ	المتين	الوليّ	الحميد	المحصي
المبدئ	المعيد	المحيي	المميت	الحيّ	القيّوم	الواجد
الماجد	الواحد	الاحد	الصّمد	القادر	المقتدر	المقدّم
المؤخّر	الاوّل	الآخر	الظّاهر	الباطن	الوالي	المتعالي
البرّ	التّوّاب	المنعم	المنتقم	العفوّ	الرّؤف	مالك
الملك	ذو الجلال والاكرام		الرّبّ	المقسط	الجامع	الغني
المغني	المعطي	المانع	الضّارّ	النّافع	النّور	الهادي
البديع	الباقي	الوارث	الرّشيد	الصّبور		

الذي ليس كمثله شيء وهو السّميع البصير ایک بار لقد جاءكم رسول من
انفسكم عزيز عليه ما عنتّم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رّحيم فان
تولّوا فقل حسبي الله لا اله الا هو عليه توكّلت وهو ربّ العرش العظيم

سات بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین بار
ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ سورہ اخلاص تین بار سورہ فلق تین بار سورہ ناس تین بار
فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ آیۃ الکرسی
حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تین بار اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ

وخير ما بعده و اعوذ بك من شر ما في هذا اليوم و شر ما بعده رب
اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر رب اعوذ بك من عذاب
في القبر و عذاب في النار اللهم اني اعوذ بك من الكسل و الهرم
و سوء الكبر و فتنة الدنيا و عذاب القبر اصبحنا واصبح الملك
لله رب العلمين اللهم اني اسألك خير هذا اليوم فتحه و نصره
و نوره و بركته و هداه و اعوذ بك من شر ما فيه و شر ما بعده
اللهم بك اصبحنا و بك امسينا و بك نحيى و بك نموت و اليك
النشور اصبحنا و اصبح الملك لله و الحمد لله لا شريك له
لا اله الا هو و اليه النشور اللهم فاطر السموات و الارض
عالم الغيب و الشهادة رب كل شيء و مليكه اشهد ان لا اله
الا انت اعوذ بك من شر نفسي و شر الشيطان و شركه و
ان نقترف على انفسنا سوء او نجره الى مسلم اللهم اني
اصبحت اشهدك و اشهد حملة عرشك و ملائكتك و
جميع خلقك بانك لا اله الا انت و ان محمدا عبدك و رسولك
اللهم اني اصبحت اشهدك و اشهد حملة عرشك و ملائكتك

وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ چار بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ
وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَّرَسُوْلًا تین بار اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ
اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تین بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تین بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ

لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا
مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ
اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ تین بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ
مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ
وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ
وَّاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ
الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ الْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَّالسِّرُّ عِنْدَكَ
عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ

وَالْاَمْرُ مَاقَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ
الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ
اَنْ تُقْبِلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ وَفِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ
وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ تین بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سات بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ
سو بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَ
زِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ تین بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَسَلِّمْ دس بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ
وَقَھْرِ الرِّجَالِ تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاۃً تَتْبَعُھَا
فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِکَ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ستائیس بار اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ
لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْعَظْمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ
وَمَا یَضْحٰی فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا
وَّاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْاَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَخَیْرَ الْاٰخِرَۃِ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ
فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ
حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیَّتُکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مَا شِئْتَ
کَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا یَکُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اِنَّکَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتَ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ
وَمَا لَعَنْتَ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا
بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ
بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ
خَطِيْئَةً مُّحْبِطَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ
وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ
وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ
وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ

إنك أنت التواب الرحيم بعد اسکے اوراد فتحیہ دعار قاب کے
ساتھ بعد اوسکے شجرہ طیبہ اپنا اور مناجات صدیقیہ اور دو مناجات علویہ
اور جب آفتاب صاف ہوجاے پڑھے الحمد لله الذي أقالنا يومنا هذا
ولم يهلكنا بذنوبنا الحمد لله الذي وهبنا هذا اليوم و
أقالنا فيه عثراتنا ولم يعذبنا بالنار پھر اشراق کی نماز چار رکعت
دو سلام سے بعد اوسکے نماز ضحی آٹھ رکعت دو سلام سے پڑھکر ایک
منزل قرآن مجید بحساب فمی بشوق شروع جمعہ سے ختم پنجشنبہ کرے یعنی باین طور کہ فاتحہ سے
مائدہ تک وہان سے یونس تک وہانسے بنی اسرائیل تک وہانسے شعرا تک وہانسے والصافات
تک وہان سے قاف تک وہان سے آخر تک اور کبھی ختم عثمانی وہ بھی ہفتہ مین ہوتا ہی اور ختم مقصد (ختم عثمان مقصد حاصل ہونے کے لیے بہت نافع ہے)
حاصل ہونے کے لیے بہت نافع ہی بعد اسکے ایک منزل دلائل الخیرات کی بعد اسکے ایک
منزل حصن حصین کی پھر دعائے سریانی پھر قصیدہ بردہ پھر درود کبریت احمر اور دوسری دعاءین
کہ جنکو فقیر نے اپنے طرز پر احادیث سے استخراج کیا ہی اور جامع اوراد نام رکھا ہی فقط
مترجم کہتا ہی جامع الاوراد آخر مین اس رسالے کے مینے ملحق کردیا ہی اور شب مین
سورہ ملک اور سورہ الم سجدہ اور دوسری سورتین کہ احادیث صحیحہ سے
پڑھنا جنکا ماثور ہی پڑھے اور بھی مستحب ہی کہ آخر رکوع سورہ آل عمران

ف اقتدا کرے اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ان فی خلق السموات سے آخر سورہ تک التزام کرے جسوقت نماز تہجد کے
لیئے سوتے سے اوٹھے جیساکہ شمائل ترمذی مین ہی اور سنن ابی داؤد مین ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے
اوٹھتے اپنی آنکھون کو ملتے اور آخر سورۂ آل عمران ان فی خلق السموات سے
پڑہتے تھے اوربھی اختیار کرے التزاما اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی قدرت
اپنے مین ہو اسلیے کہ احاطہ تمام اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرت
بشریہ سے ہماری خارج ہی کہ اللہ جل شانہ اپنے قول انك لعلی خلق عظیم
سے عظمت اوسکی بیان فرماتا ہی اور بعض اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے رسالۂ تنشیط العشاق فی احوال النبی المشتاق مین مین نے ذکر کیئے
ہین جو تفصیل چاہتا ہو اوسکو چاہیئے کہ اوس رسالے کو دیکھے و ایضا
یلتزم الجماعة فیما وردت فیه لتاکدھا اور بھی التزام کرے جماعت کا
اون نمازون مین جنمین جماعت کا مؤکد ہونا ثابت ہی یعنی
التزام کرنا جماعت کا اون نمازون مین جنکا ادا کرنا جماعت کے ساتھ
ثبوت کو پہونچا ہی ضروری ہی ہرگز ہرگز اوس سے غفلت نکرے ہو اسطے
کہ تاکید جماعت کی بہت حدیثون سے ثابت ہی اور وہ نمازین جنمین جماعت

ماثور ہی پانچون وقت کی فرض نمازین اور جمعہ اور نماز دونون عید کی اور نماز
سورج گہن کی اور تراویح کی نماز اور وہ وتر جو بعد تراویح کے پڑھی جاوے
لیکن وتر بدون رمضان کے تنہا ادا کرنا چاہیے اور جماعت اوسمین
مکروہ ہی اور ایسے ہی نوافل سواے ان نمازون کے جو مذکور ہوے
جماعت اوسمین مکروہ ہی بالاتفاق اور تفصیل اوسکی رسالۂ منہاج الرضوان
فی قیام رمضان مین مین نے لکھی ہی پس نماز تہجد اگر جماعت کم چار آدمی سے
ادا کی جاوے تو کوئی قباحت نہین رکہتی ہی اسلیے کہ شمائل ترمذی اور
سنن ابوداؤد وغیرہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی نماز تہجد مین تو معلوم ہوا کہ جماعت
بدون تداعی کے کوئی حرج نہین رکہتی ہی بلکہ تداعی کہ عبارت ہی کثرت
مقتدیون سے چار شخصون تک اور کم اس سے جائز ہی ایسا ہی درمختار
مین ہی ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعۃ خارج رمضان ای یکرہ ذلک لو علی
سبیل التداعی بان یقتدی اربعۃ لواحد کما فی الدرر اور
نہ نماز پڑھی جاوے جماعت کے ساتھ مگر وتر اور نہ کوئی نفل رمضان کے
باہر یعنی مکروہ ہی یہ اگر ہو علی سبیل التداعی باین طور کہ اقتدا کرین چار

ایک شخص کی جیساکہ ورر مین ہی ویلتزم مداومۃ القران بان یختم فی

شہر او فی عشرۃ او فی اسبوع او فی ثلثۃ ایام اور التزام کرے

ہمیشہ قرآن پڑھنے کا باین طور کہ ختم کرے قرآن ہر مہینے مین یا ہر عشرہ مین

تو ہر مہینے مین تین ختم پڑھیگا یا ہر ہفتہ مین (تو ہر ماہ مین چار ختم اور کچھ زیادہ

ہونگے) یا ہر تین روز مین (تو ہر ماہ مین دس ختم ہونگے) ولا یزید علی ذلک

الا فی رمضان اور اسپر زیادہ نہ کرے سوائے رمضان کے یعنی جلد ختم کرنا

تین روز سے کم مین جائز نہین ہی بجز رمضان کے ایسا ہی خزانۃ المفتیین

مین ہی لیکن افضل یہ ہی کہ ختم کرنے مین جلدی نکرے سوائے رمضان کے

ایک ہفتہ سے کہ حدیث مین ممانعت اسکی میری نظر سے گذری ہی مشکوۃ

مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے باب صیام تطوع مین تمامی

حدیث صیام مین مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

واقرأ القران فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم

صوم داود علیہ الصلوۃ والسلام صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل

سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک پڑھ قرآن کو ہر مہینے مین یعنی ایک ختم

کہا (یہ مقولہ عبد اللہ کا ہی) کہ مین تحقیق زیادہ طاقت رکھتا ہون کہا

طریقۂ ختم قرآن

آنحضرت ؐ نے روزہ رکھا افضل روزہ کہ صوم داؤد علیہ السلام ہی اور درود سلام
ہوا او نپر اور درود بھیجنا غیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدون ملائے
نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص حضرت کے ساتھ ہی دونکو
نہ چاہیئے جیسا کہ اوپر گذرا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
درود بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام پر مخصوص آنحضرت کے ساتھ ہی
وہ روزہ ایک روز کا ہی اور افطار دوسرے روز کا یہ تفسیر صوم
داؤد کی ہی اور ہر ہفتہ مین ایک ختم پڑہ اور اسپر زیادہ نکر یہ نہی تحریمی نہین
بلکہ بیان فضلیت کا ہی اسلیے کہ بیان فضل کا متعلق ایجاب کے ساتھ
نہین ہوسکتا ہی لیکن تین روز سے کم مین ختم کرنا کروہ ہی مشکوۃ مین ہی
باب آداب تلاوت مین عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لم یفقه من قرأ القران فی اقل من ثلث رواہ الترمذی
وابوداود والدارمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین کا اور دانائی وہ شخص نہین پاتا ہی
جو قرآن کو تین روز سے کم مین پڑھتا ہی روایت کیا ہی اسکو ترمذی اور
ابوداؤد اور دارمی نے پھر طریق ختم ہفتہ کا کہ ہر روز ایک منزل امنازل فمی

منازل قرآن

بشوق سے پڑھے مراد فا سے سورۂ فاتحہ اور میم سے مائدہ اور یا سے
یونس اور با سے بنی اسرائیل اور شین سے شعرا اور واو سے والصافات
اور قاف سے سورۂ قاف ہی اور افضل یہ ہی کہ شروع کرے جمعہ کے
روز اور ختم کرے پنجشنبہ کو جیساکہ شاہ اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ
دہلوی نے اپنے رسالہ مسمی بہ چہار باب مین لکھا ہی اور عین العلم مین
مرقوم ہی والاحزاب المرویۃ سبعۃ ثلث سور ثم خمس ثم سبع ثم تسع ثم احدی
عشرۃ ثم ثلث عشرۃ ثم الباقی وکان عثمان یبتدئ لیلۃ الجمعۃ ویختم
المائدۃ ثم ھود ثم مریم ثم طس ثم ص ثم الرحمن ثم الباقی
یعنی جو منزلین کہ مروی ہین سات ہین تین سورتین پھر پانچ سورتین پھر سات
سورتین پھر نو سورتین پھر گیارہ سورتین پھر تیرہ سورتین پھر باقی اور امیرالمومنین
عثمان رضی اللہ عنہ شروع کرتے تھے جمعہ کی شب مین اور تمام کرتے تھے
سورۂ مائدہ پھر سورۂ ہود پھر مریم پھر طس پھر صاد پھر رحمان پھر باقی اور طرز
ختم سہ روزہ کا منازل فیل ہی فا سے فاتحہ یا سے یونس لام سے لقمان مراد ہی
اور چونکہ رمضان مستثنی ہی تلاوت کے بارے مین دوسرے روزون سے
فان شاء ختم فیہ کل یوم ولیلۃ مرتین تو اگر چاہے ختم کرے رمضان مین

ہر دن رات مین دو مرتبہ لانہ شہر جد و تشمیر اسلیے کہ یہ مہینہ مشقت
اور ریاضت کا ہی تو کثرت عبادت کی اسمین اولی ہی جیسا کہ مشکوۃ مین ہی
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت
ابواب النیران فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب و
ینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار
وذلک کل لیلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن رجل
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اونھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب پہلی شب رمضان کی ہوتی ہی یعنی غرہ رمضان بند اور قید
ہوجاتے ہین شیطان اور بد اور مفسد جن اور بند ہوجاتے ہین دروازے
دوزخ کے یہانتک کہ کوئی دروازہ نہین کھلتا ہی اونمین سے اور کھولے
جاتے ہین جنت کے دروازے یہانتک کہ بند نہین ہوتا کوئی دروازہ
اوسکا اور آواز دیتا ہی آواز دینے والا یعنی ہاتف غیبی ای نیکی ڈھونڈھنے
والے نیکی زیادہ کر یعنی نیکی دوسرے دنون سے اسمین زیادہ کرنا چاہیئے
اور چونکہ اور دنون مین علاوہ رمضان کے تین دن تک ختم کرنیکی رخصت دی گئی ہی

اور اس ماہ مین ہم ماموریین زیادہ نیکی کرنے کے اور تلاوت بھی نیک کام
مین سے ہی بلکہ کل ذکرون سے افضل ہی کہ بعض کتب حدیث مین نظر سے
گذرا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الذکر تلاوۃ القرآن
بزرگ تر ذکرون کا تلاوت قرآن کی ہی تو زیادہ تلاوت کرنا اس ماہ مین
اولی ہوا) اور رای بدی کرنے والے کم کر یعنی بدی اپنی اور غفلت بھی
برائیون مین ایک برائی ہی تو ذکر کرنا زیادہ چاہیے) اور روایت کیا ہی
اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ہی احمد نے ایک مرد سے

کہ جسکا نام نہین ذکر کیا صح عن ابی حنیفة رحمه الله انه کان یختم فی شهر

رمضان احدی وستین فی الیوم مرة وفی اللیل مرة وفی التراویح مرة
وهکذا عن الشافعی اور صحت کو پہونچا ہی ہمارے امام اعظم ابی حنیفہ کوفی سے رحم
کرے اللہ اونپر کہ تحقیق ختم کرتے تھے یعنی قرآن کو رمضان مین اکسٹھہ بار ۶۱
دن مین ایک بار اور رات مین ایک بار تو یہ ساٹھہ ختم تمام ماہ مین ہوے
اور تراویح مین ایک بار یعنی پورے مہینے مین تو سب اکسٹھہ ختم ہوے
اور ایسا ہی روایت کیا ہی قاضی خان اور صاحب برہان وغیرہ نے
اور ایسا ہی مروی ہی امام شافعی رحمہ اللہ سے یعنی رمضان مین اکسٹھہ ختم پڑھتے

روایت کیا ہو اسکو شہاب الدین قسطلانی نے مواہب مین وایضا یلتزم
تکثیر الصلوۃ علی النبی والہ فان فیہا برکۃ اور بھی التزام کرے کثرت سے درود پڑھنے کا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل پر آنحضرتؐ کے اسلیے کہ اسمین
برکت عظیم ہی کہ فضائل اوسکے حدیث مین بہت آئے ہین کہ یہ مختصر اوسکے
بیانکی وسعت نہین رکہتا ہی لیکن تھوڑا اوسمین سے تبرکا بیان کرتا ہون
تاکہ طالب خیر کو کفایت کرے سنن ابی داؤد مین مروی ہی عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایک بار رحمت کرتا ہی خدا اوسپر دس بار
دلائل الخیرات مین مرقوم ہی کہ جو شخص درود بھیجے مجھپر دس بار رحمت کرتا ہی
اللہ اوسپر سو بار اور جو شخص درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار رحمت کرتا ہو اللہ اوسپر
ہزار بار اور جو شخص درود بھیجتا ہی مجھپر ہزار بار حرام کرتا ہی اللہ اوسکے
بدن کو آگ پر دوزخ کے اور ثابت رکھتا ہی اوسکو اللہ ثابت بات یعنی
کلمۂ توحید لا الہ الا اللہ پر دنیا کی زندگی مین اور آخرت مین نزدیک سوال
منکر نکیر کے اور اوسکو داخل کرتا ہی جنت مین اور ہو جائیگا درود اوسکے لیے

درود کی کثرت کرے

نور قیامت کے روز پل صراط پر اوس مسافت تک کہ پانچ سو برس مین
ختم ہوتی ہی اور دیتا ہی اللہ اوسکو عوض مین اوسکے ہر درود کے جو اوسنے
مجھپر بھیجا ہی ایک محل جنت مین کم درود ہو یا زیادہ اور بھی ابوداؤد
مین ہی عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم قال
من سره ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اهل البیت فلیقل
اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجه امهات المؤمنین وذریته
واهل بیته کما بارکت علی ال ابراهیم انك حمید مجید ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو پسند آئے کہ تل جائے
اوس پیمانے مین جو زیادہ پورا ہی یعنی کامل کہ کم نہین ہوتا ہی جب درود
بھیجے مجھپر اور یا میرے گھر والون پر چاہیے کہ کہے اللهم صل علی محمد
النبي الامی وازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل بیته کما بارکت
علی ال ابراهیم انك حمید مجید یعنی ای بار خدایا درود بھیج محمد پر جو نبی
ہین پڑھے ہین کسی مخلوق سے (یعنی کسی مخلوق کی تعلیم نہین پائی ہی بلکہ خدا
کا دیا ہوا علم تھا بلا واسطہ مخلوق کے نہ یہ کہ معنی ہون بے علم کے اسلیئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کامل اور بہت تھا جیسا کہ سعدیؒ کہتے ہین

یتیمی که ناکرده قرآن درست		کتب خانہ چند ملت بشست

اوس یتیم نے کہ قرآن کو بغیر درست کیے کتب خانے کتنے مذہبون کے دھوئے
اور اونکی بیبیون پر کہ مان ہین ایمان دارونکی یعنی وہ کل ایماندارونکے
لیے مثل ماؤن کے ہین تعظیم اور تکریم مین اور اونکی ذریت اور گھر والون پر
کہ وہ عبارت ہی اہل وعیال سے جیسا کہ برکت اور زیادتی بھیجی تونے اولاد
ابراہیم پر تو ہی ستودہ یعنی لائق تعریف ہی اور سوائے تیرے کوئی نہین
اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی کہ ثواب درود کا بدون ملائے اہل بیت کے
موجب کمال کو نہین تو درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ بدون ذکر
اہل بیت کے موجب قلت ثواب کو ہی اور مشکوۃ شریف مین لکھا ہی
عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء
حتی تصلی علی نبیک رواہ الترمذی حضرت عمرؓ بن الخطاب سے (کہ خلیفۂ ثانی ہین)
رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا اٹکی
رہتی ہی آسمان اور زمین کے درمیان اوپر نہین چڑھتی کوئی چیز اوسمین سے
یہانتک کہ درود نہ بھیجے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روایت کیا ہی اسکو
ترمذی نے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا بدون درود نہ بھیجنے کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتی تو مقصد حاصل

ہونا بدون اسکے غیر متصور ہی ویداوم مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث

والفقہ والتصوف اور بھی چاہیے کہ ہمیشگی کرے کتب تفسیر کی مطالعہ

اور زیادہ صحیح تفسیرون مین بیضاوی اور مدارک اور جلالین اور معالم ہی

اور یہ اہل فن والون کے نزدیک درسیات مین ہی اور کتب حدیث کی

کتب حدیث کے چار طبقے ہین پہلا طبقہ وہ ہی جسمین احادیث ضعیف نہون اور

مشہور ہو درمیان علماے فقہ اور محدثین کے اور اوسپر عمل کیا جاتا

ہو اور فقہا کے نزدیک مستند ہون اور اگر اتفاقا کوئی حدیث ضعیف

اوسمین مذکور ہو تو اوسکے احوال بھی اوسکے ساتھ ہون اور اوس

طبقے مین تین کتابین ہین پہلی اوسکی موطا امام مالک ہی پھر صحیح بخاری

اور صحیح مسلم طبقہ دوسرا وہ ہی کہ امور مذکورہ مین صحیحین کے درجے پر کہ جو

عبارت بخاری اور مسلم سے ہی نہ پہونچے لیکن صحیحین کے قریب ہو مثل

جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی اور ان چھون کو صحاح ستہ

کہتے ہین لیکن سنن ابن ماجہ وہ کم ہی ان چھ سے اور بعضون نے اسکو

صحاح ستہ مین گنا ہی اور موطا کو خارج کیا ہی اونسے اور افضل جانتے ہین اونسے

تیسرا طبقہ وہ ہی کہ تصانیف سے اون علما کے ہو جو صحیحین سے پہلے گذرے
یا زمانے مین ہون انکے یا انکے ملنے والون مین ہون اور التزام
صحت مثل اونکے نہ رکھتے ہون جیسے مسندِ امام شافعی اور مسندِ دارمی
اور مسندِ ابو یعلیٰ موصلی اور مصنف عبد الرزاق اور مصنف ابی بکر بن
ابی شیبہ اور مسند عبد اللہ بن حمید اور مسند ابی داؤد طیالسی اور یہ
ابی داؤد صاحب سنن کے علاوہ ہین اور سننِ دارقطنی اور صحیح ابن
حبان اور مستدرکِ حاکم اور بیہقی کی کتابین اور طحاوی کی کتابین
اور تصنیفین طبرانی کے اور ان کو تحقیق صحت وضعف کے بعد
عمل مین لانا کوئی حرج نہین رکھتا ہی اور تینون مسندین امام اعظم رح
کی بھی صحاح مین سے ہین اور جاننا چاہیے کہ ضعیف حدیث بھی
فضائل اعمال مین مقبول ہی لیکن غیر فضائل مین اگر مرتبہ حسن کو پہونچ جائے
مقبول ہی ورنہ نہین جیسا کہ مقدمہ ترجمہ مشکوۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی
نے لکھا ہی اور بھی ہمیشگی کرے کتب فقہ دیکھنے کی اور فقہ علم ہی مسائل
کا جو مستنبط ہین اصول اربعہ سے کہ کتاب وسنت واجماع قیاس ہی اور
انکے طریق استنباط کا تو داخل ہی اسمین علم کلام بھی کہ عبارت ہی علم عقائد سے

اور اصح کتب اوسکی شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی ہے اور شرح عقائد نسفیہ اور
شرح عقائد جلالی اور سوائے انکے جو علما کے درمیان متداول ہین مثل شرح
مواقف وغیرہ کے اور کتب علم اصول اور اصح اوسکا منارہ اور حسامی اور
توضیح شرح تنقیح اور تلویح حاشیہ اوسکا ہے اور اصول بزدوی اگر مل جاوے
تو زیادہ نافع ہے اور فقہ مین داخل ہین علم جزئیات فرعیہ اور اصح اوسکا
درمختار اور بحر رائق اور ہدایہ اور سوا اوسکے اور متن اور بھی التزام کرے
کتب تصوف کا اسواسطے کہ زیادہ نفع دیتا ہے جیسے فصوص الحکم اور فتوحات
مکیہ اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور پندنامہ فریدالدین عطار
کا اور اسرارنامہ اونکا اور مثنوی مولانا روم اور دیوان حافظ اور
گلستان اور بوستان سعدیؒ کے فانی سمعت شیخی یروی عن شیخہ انہ کان
یقول من داوم علی مطالعۃ مثنوی المولوی المعنوی فانا ضامن انہ لا یخرج من الدنیا الا عارفا
اسلیے کہ مین نے اپنے شیخ سے سُنا ہے کہ وہ اپنے شیخ سے (یعنی حضرت
قدوۃ العرفا میرے دادا کے باپ مولوی انوارالحق قدس سرہ العزیز سے
روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے جو شخص ہمیشہ مطالعہ کرے مثنوی
مولوی معنوی (یعنی حضرت جلال الدین رومی قدس سرہ کا) تو مین اوسکا

مقصود کتب علم اصول فقہ کی ہے

کتب تصوف کا التزام کرے

مثنوی کا درپیش رکھنے والا عارف ہوکر دنیا سے جاویگا

ضامن ہون کہ وہ دنیا سے نجائیگا مگر عارف ہوکر و فی الدر المختار فی باب المرتد
فی رد من قال لفصوص الحکم انہ خارج عن الشریعة نقلا عن صاحب القاموس بعد ثناءہ
للشیخ اور درمختار مین لکھا ہی باب المرتد مین رد مین اوس شخص کے جو کہے فصوص الحکم
کے بارے مین کہ وہ شریعت سے باہر ہی یعنی خلاف شرع ہی نقل کرکے
صاحب قاموس سے بعد اونکی تعریف کرنے کے شیخ کے یعنی محی الدین
بن عربی کی لفظ بعد ثناءہ کے عبارت درمختار کی ہی ومن خواص کتبہ انہ من
واظب علی مطالعتها انشرح صدرہ لفك المعضلات وحل المشکلات وقد
اثنی علیہ العارف عبد الوہاب الشعرانی سیما فی کتابہ تنبیہ الاغبیاء علی
قطرة من بحر علوم الاولیاء فعلیك بہ وباللہ التوفیق انتهی اور
خاصیت اور تاثیرات سے اونکی کتابونکی یعنی محی الدین عربی کی یہ ہی
کہ جو شخص ہمیشگی اونکے کتابون کے مطالعہ کی کرے کشادہ ہوگا اوسکا
سینہ باریکیون اور پیچیدگیون کے حل کرنے اور مشکلات کے کھلنے کے
لیے اور اونکی تعریف کی ہی عارف عبد الوہاب شعرانی نے خصوصًا
اپنی کتاب تنبیہ الاغبیاء علی قطرة من بحر علوم الاولیاء مین پس لازم کر تو
اپنے اوپر مطالعہ اوسکا یعنی اونکے کتب کا اور اللہ کے پاس اکھٹا کرنا

اسباب خیر کا ہی انتہا کو پہونچی عبارت درمختار کی ویلتزم پاس انفاس بان

یجری لا الہ مع النفس التی تلج فی البطن والا اللہ مع النفس التی تخرج اور چاہیئے

کہ التزام کرے پاس انفاس کا کہ وہ عبارت ہی عاشقون کے نزدیک

اس سے کہ جاری کرے کلمۂ لا الہ کو اوس سانس کے ساتھ جو پیٹ

مین جاتی ہی یعنی جاری کرنے کے ساتھ تصور کرین نفی اپنی ذات کی اور

دوسری مخلوقات کی اور جاری کرے کلمۂ الا اللہ کو اوس سانس کے

ساتھ جو اوپر کو آتی ہی پیٹ سے اور اثبات ذات باری کا کرے کو اذا

استقر بذلک فلیلتزم اللہ اللہ ھکذا مع کلتا النفسین اور جب قرار پکڑ جائے

اور عادی ہو جاوے اوسکا تو چاہیے کہ اسم ذات کو لازم پکڑے کہ وہ

اللہ اللہ ہی دونون سانسون کے ساتھ اور یہ بھی پاس انفاس ہی واذا

استقر جمیع ما ذکر و اعتاد بہ فلیراقب اور جب قرار پکڑین یہ سب چیزین جو ذکر

کی گئین اور انکا عادی ہو جاوے تو اوسکو چاہیے کہ مراقبہ کرے

وھو ان یتصور نفی نفسہ عند شخص لاخر وھی مرتبۃ الفناء اور مراقبہ یہ ہی

کہ تصور کرے اور ذہن مین رکھے اپنے نفی کو سامنے دوسرے کے

صورت کے اور یہی مرتبہ فنا کا ہی وطریقھا ان یجلس مستقبلا الی القبلۃ

علی هیئۃ التشہد و یغمض عینیہ و یضم فمہ و یشد منخریہ بوسطی یدایہ و یضع

ابھامیہ علی صماخیہ واو لاینفی نفسہ عند شخص شیخہ ۱ اور طریقہ اوسکا یعنی مراقبہ کا

یہ ہی کہ بیٹھے رو بقبلہ بصورت تشہد یعنی جیسے نماز مین بیٹھتے ہین دوزانو

اور بند کرے دونون آنکھون کو اور مُنہ بند کرے اور ناک کو بند کرے

باین طور کہ دونون ہونٹون کو لیوے درمیان دونون چھنگلیا اور

اوسکی پاس والی اونگلی کے دونون ہاتھون سے اور سخت بند کرے

دونون سوراخ کو ناک کے دونون ہاتھونکی بیچ والی اونگلی سے اور دونون آنکھون پر دونون

ہاتھونکی کلمہ کی اونگلی رکھے اور دونون انگوٹھون کو دونون کانون کے سوراخ مین رکھے

اور چاہیے کہ نفی کرے اپنی ذات کی اپنے شیخ کی صورت کے سامنے (یعنی میرا وجود

کالعدم ہی اور جو کچھ ہی شیخ ہی) واستقرار ذلک الامر فناء فی الشیخ اور راس امر کا

قرار پکڑنا فناء فی الشیخ ہی و اذا استقر الفناء فی الشیخ ای صار عرضا لازما

لہ فلیتصور نفی شیخہ ایضا فی شخص الرسول و ھو فناء فی الرسول

اور جب قرار پکڑے فنا فی الشیخ یعنی مانند عرض لازم کے اوسکے لیے

ہو جاوے کہ جدا نہو اوس سے بلکہ تصور شیخ کا ہر وقت ذہن مین رکھے

تو چاہیے کہ تصور کرے نفی شیخ کو بھی صورت مین رسول کی و یہی فنا فی الرسول ہے

واذا استقر ذلك فليتصور نفيه ايضا فی اسم الذات لكون شخصه تعالےٰ

غیر مقید و محاط بالذهن هو فناء فی الله تعالیٰ اور جب قرار پکڑے یہ یعنی فنا فی الرسول

تو چاہیئے کہ تصور کرے اوسکی نفی کا اسم ذات مین یعنی اسم اللہ مین اس لیے

کہ ذات اوس خدا کی مقید نہین اور ذہن سے احاطہ نہین ہوتا ہی یعنے

اوسکی ذات کو ذہن احاطہ نہین کرسکتا ہی یہی فنا فی اللہ کا مرتبہ ہی کہ وہ

الگ ہی تمام موجودات سے فاذا استقر ذلك الامر حتی صار بان لا یریٰ

غیر الله موجودا فی وقت فهو المشاهدة وهی البقاء بالله ومراتبه غیر

عدیدة پھر جب کہ قرار پکڑے یہ امر یعنی فنا فی اللہ یہانتک کہ

ہو جاے وہ شخص اس مرتبہ پر کہ نہ دیکھے غیر خدا کو موجود کسی وقت مین

پس یہی مشاہدہ ہی اور یہی بقا باللہ ہی اور اسکے درجے بہت ہین کہ حیطۂ

ضبط سے باہر ہین مترجم کہتا ہی کہ مین نے اپنے اوستاد مدظلہ سے سنا ہی

کہ گو اثر کل اذکار کا بدون تعلیم شیخ ظاہر نہین ہوتا ہی اور اسکو بزرگون نے

تجربہ کیا ہی مگر یہ مراقبہ بدون تعلیم شیخ اور توجہ شیخ ٹھیک ہو ہی نہین سکتا

ہی اور بدون تعلیم شیخ کرنے مین سخت اندیشے ہی بلکہ بہت سے لوگ

اسمین صراط مستقیم سے علیحدہ ہو جاتے ہین اسلیے تعلیم و توجہ شیخ

پرضرور ہی والمکاشفۃ ھی ثمرۃ الفناء وھی عبارۃ عن کشف الاشیاء الغائبۃ

عن بصرۃ الظاھری واللہ اعلم بالصواب اور مکاشفہ ثمرہ فنا کا ہی اور وہ عبارت کھل جانے سے اون چیزون کے ہی کہ جو اسکے ظاہری آنکھون سے پوشیدہ ہین اور یہ جو کچھہ ہی بسبب توفیق اور تعلیم خدا کے ہی اور علم غیب نہین اسلیئے کہ علم غیب عبارت ہی پوشیدہ چیزون کا جاننا بدون کسی کی تعلیم کے اور وہ مخصوص خدا کے ساتھہ ہی اور خدا زیادہ جانتا ہی خاتمہ جو کہ اب مین بیان کرتا ہون اوسی پر کتاب کو ختم کرتا ہون اعلم ان کل ذلک لایحصل

مکاشفہ علم غیب نہین علم غیب خدا ہی کو ہی

الا بکسر النفس ھو عبارۃ عن تبدل الامارۃ باللوامۃ او المطمئنۃ

ای بھائی جان لے کہ جو کچھہ مین نے اس رسالے مین ذکر کیا ہی ہاتھہ نہین آتا بدون نفس توڑنے کے اور وہ نفس امارہ کا نفس لوامہ یا مطمئنہ کے ساتھہ بدل جانا ہی اور نفس کا توڑنا اہم کام ہی اور واجب ہی وجوب اوسکا خدا کے اس کلام سے ثابت ہوتا ہی واما الذین استنکفوا واستکبروا فیعذبھم عذابا الیما ولا یجدون لھم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا اور جو لوگ عار کرتے ہین بندگی کرنے سے اور اپنے کو بزرگ جانتے ہین (اور یہ امر نفس کی خاصیتون سے ہی) تو عذاب کریگا خدا اونکو دکھہ والا اور سخت عذاب

اور نہ پائینگے اپنے لیے خدا کے علاوہ کوئی دوست اور نہ کوئی یار اور نفس سے مطمئن نہ رہے کیونکہ وہ دشمن ہی گھات مین جیسا کہ مولانا رومی فرماتے ہین شعر

نفس کافر کش جہان را زندہ کن   خواجہ را کشتست او را بندہ کن

نفس کافر کو مار جہان کو زندہ کر اپنے آقا کو اوسنے مارا ہی اوسے زیر کر

اعلم ان النفس علی ثلثة انواع نفس امارة وهی التی تامر الی الخبائث وتهم الانسان علیها وتنهی عن الخیر جان لے ای بھائی کہ نفس کی تین قسمین ہین ایک اونمین سے امارہ ہی اور وہ اوس نفس کو کہتے ہین جو حکم کرے اور رغبت دلائے بدی کی اور آمادہ کرے لوگون کو اوسپر اور روکے اور منع کرے نیکی سے اور یہ سب نفسون مین بدتر ہی کہ قرآن مین ہی ان النفس لامارة بالسوء تحقیق نفس یعنی (نفس امارہ) حکم کرنیوالا اور آمادہ کرنے والا بدی کا ہی پس بدی اور شومی کو اوسکی خدا نے ذکر کیا ہی اس سے بدتر کیا ہوگا ولوامة وهی عبارة عن التی تلوم الانسان علی افعاله لئلا یظن افعاله حسنة فیتکی علیها اور دوسرے نفس لوامہ ہی نفس لوامہ وہ نفس ہی کہ جو انسان کو ملامت کرتا ہی اوسکے افعال پر تاکہ اپنے افعال کو اچھا سمجھکر اونپر بھروسہ نہ کرے کہ مبادا کبر کا باعث ہو

فانفس لوامہ

اور یہ نفس ابرار کا ہی خدا نے اوسکی قسم کھائی ہی فرمایا ہی لا اقسم بالنفس اللوامۃ یعنی قسم کھاتا ہون مین نفس لوامہ کی لا اسجگہ زائد ہی اشارہ ہی قسم کے بزرگ رکھنے کا

و مطمئنۃ وھی التی استقرت بذکر اللہ واستغنت عن غیریتہ

تیسری نفس مطمئنہ ہی اور وہ وہ نفس ہی جسنے قرار پکڑا اور عادت کرلی ذکر خدا کی اور بے نیاز ہوگیا غیر خدا سے خدا کی مدد سے یعنی غیریت کو دور کیا اپنے خیال خام سے اور بے نیاز ہوگیا غیر خدا سے اور یہ نفس عاشقون کا ہی اور مقبولیت اوسکا ثمرہ ہی کلام اللہ مین ہی یاایتھا النفس

المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

یعنی ای نفس مطمئنہ متوجہ ہو اپنے پروردگار کی طرف خوش اور خوشنود ہوکر داخل ہو میرے بندون مین یعنی مقربون مین اگرچہ درحقیقت سب اوسکے بندے ہین لیکن یہ اضافت اشارہ تقرب کا ہی اور داخل ہو میری جنت مین جو قبولیت کا باغ ہی اسلیئے کہ جنت اوسکی مملوک ہی پس اضافت باعتبار قبولیت کے ہی واللہ اعلم بالصواب

طریق کسر ھا

تقلیل الاکل والنوم والکلام و صحبۃ العوام والتحرز عن جمیع المحرمات والتحرز عن جمیع ماتشتھیہ النفس من الحلال الا عند ضرورۃ طریقہ نفس امارہ کے

تو ڑتے کا کھانا کم کردینا ہی شمائل ترمذی مین ہی عن مالک بن دینار قال ماشبع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبز قط ولا من لحم یعنی مالک بن دینار
سے مروی ہی کہا اونھون نے کہ کبھی سیر نہین ہوے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روٹی سے اور نہ گوشت سے اور کم سونیکا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو قرآن مین حکم ہوا ہی یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ
او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا یعنی ای چادر
اوڑھنے والے (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور خدا کا خطاب
کرنا اس صفت کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوجہ سے ہی
کہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت آپ چادر اوڑھے لیٹے تھے
اور ذکر کرنا نام کا تعظیم کے قبیل سے ہی جیسا کہ محب لوگ تعظیم محبوب کی
کرتے ہین نہ جیسا کہ تعظیم چھوٹے بڑونکی کرتے ہین) قیام کر رات کا مگر کم
آدھی رات یا اوس سے کم کر یا زیادہ اور قرآن پڑھ خو آہستہ اور یہ حکم مخصوص
آنحضرت صلعم کے ساتھہ ہی دوسرون پر نماز تہجد کا پڑھنا فرض نہین ہی
بدلیل قول اللہ تعالی جل شانہ کے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی نماز تہجد پڑھ
اور کوشش کر درحالیکہ فرض ہونا اوسکا تیرے ساتھہ حاصل ہی لیکن

دوسرون پر سنت ہی اسلیئے کہ مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوسپر بطریق عبادت کے تھی اسواسطے کہ اداے فرض عبادت ہی
واللہ اعلم اور اگر احیاناً سوگیا تو تہجد کی قضا پڑھنا بعد طلوع آفتاب کے
قبل زوال کے مستحب ہی سنن ابی داؤد مین امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ مابین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ
کانما قرأہ من اللیل یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
سوگیا اپنی حزب سے (یعنی نفل سے جسکی اوسکو عادت تھی) بالکل سے
یا تھوڑے سے (یعنی کچھ ادا کیا اور کچھ رہ گیا) پس پڑھا درمیان
فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے لکھا جائیگا اوسکے لیئے گویا ادا کیا ہی یہ حزب
رات مین (یعنی ثواب اوسکا پائیگا جیسا ثواب اوسکا شب مین
پڑھنے کا ہی یہ تحریص کے قبیل سے ہی تو کم سے کم مستحب ہوگا اور
یہ جو کتب فقہ مین ہی کہ سنت کی قضا اداے سنت مین شمار نہین کیجاتی
ہی مراد اس سے سواے سنت فجر اور نماز تہجد ہی تاکہ حدیث کے خلاف
نہو واللہ اعلم اور بھی عوام کی صحبت کم کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ باطن کے

ف قضا تہجد کی بعد طلوع آفتاب قبل زوال کے مستحب ہے

ف عوام کی صحبت کم کرے

خراب کرنے والی اور اوقات کے کھونے والی ہی مولانا جلال الدین رومی
ایک جگہ اپنی مثنوی مین فرماتے ہین ؎

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی صحبت اچھونکی تجکو اچھا کرتی ہی اور صحبت برون کی تجکو برا کرتی ہی اور
دوسری جگہ مثنوی مین ہی ؎

ہیچ کنجی بے ددو بی دام نیست	جز بخلوتگاہ حق آرام نیست

یعنی کوئی خزانہ دد اور دام سے خالی نہین سوا ے خلوتگاہ حضرت حق کے
آرام نہین اور شیخ سعدی شیرازی اپنے پندنامہ مین کہتے ہین ؎

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش	نیا میختہ چون شکر شیر باش

جاہل سے مثل تیر کے بھاگتا رہ - نہ یہ کہ مثل شیر و شکر کے اوسکے ساتھ میل جول سے رہ
اور نفس توڑنے کے طریقون مین یہ ہی کہ باز رہے تمام حرام چیزون سے
اور تمام نفس کی حلال خواہشون سے بجز ضرورت کے یعنی بقدر
ضرورت حلال چیز کو کام مین لانا مضائقہ نہین رکھتا ہی اور زائد اوس سے
نفس کی تائید ہی ایسا ہی مین نے سنا ہی طریقت کی راہ چلنے والون سے
فصل ۵ اسباب کسر النفس العشر نفس کے توڑنے والے سببون مین سب سے

[illegible]

کاملترین اور بہترین سبب عشق ہی اسلیئے کہ کسر نفس کے جتنے اسباب

مذکور ہوے سب اسمین موجود ہین وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب ملاحظۃ اللہ

اور وہ یعنی عشق کہتے ہین بیہوشی کو خداے برتر کی خواہش مین ایسا کہ

خدا کی خواہش کے غالب ہونے سے ہوش بجا نہین رہتے ہین و

ھو نوعان اور اوسکی دو قسم ہین مجازی ایک اون مین سے

مجازی ہی وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب احد من المخلوقات من حیث

مظھریتہ للہ تعالی یعنی وہ عشق مجازی بیہوش ہونا ہی کسی مخلوق کی

محبت مین باعتبار اوسکے مظہر ہونے کے یعنی خدا کی قدرت اوس (جیسے پیر)

مخلوق مین ظاہر ہونے کے اعتبار سے و حقیقی اور دوسرا حقیقی ہی

وھو عبارۃ عن البھتۃ فی تصور صفات اللہ بلا واسطۃ المظھر حقیقی سے کہتے ہین

صفات خدا کے تصور مین مدہوش ہونے کو اسلیے کہ ذات خدا حصر مین

نہین آتی تو تصور اوسکا بدون صفات کے پردے کے بے واسطہ

مظہر کے غیر ممکن ہی اور یہ مرتبہ عالی ہی حصول اوسکا بے عشق مجازی کے

مشکل ہی اما البھتۃ فی حب احد من حسان الصورۃ مع قطع النظر عن المظھریۃ

فسق لیکن مدہوش ہونا کسی خوبصورت کی محبت مین قطع نظر مظہریت سے

پس یہ فسق اور گناہ ہی اسلیے کہ حدیث شریف مین آیاہی عینان تزنیان یعنی دونون آنکھین زنا کرتی ہین اور آنکھ کا زنا سوا‌ے نظر کے دوسری چیز نہین ہی مثنوی مولوی معنوی مین ہی

عشقہا‌ے کز پئ رنگی بود	عشق نبود عاقبت ننگی بود

وہ عشق جو کسی رنگ کی وجہ سے ہوتا ہی عشق نہین ہی انجام اوسکا ننگ و عار ہی وھوایضا نوعان وہ بھی دو طرح پر ہی فاحش وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب احد من غیر غرض الحلال والحرام ایک فاحش ہی جو عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین کسی شخص کی بے غرض حلال و حرام کی وافحش وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب شخص لغرض الحرام دوسرا افحش ہی وہ عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین کسی خوبصورت کی غرض حرام سے اور یہ زنا سے قلب ہی اما العشق بنوعیہ احب واحسن قال المولوی عبدالرحمن الجامی لیکن عشق جو عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین ملاحظہ خدا کے اپنی دو قسمون کے ساتھہ بہتر اور خوب ہی مولوی عبدالرحمن جامی نے فرمایا ہے

متاب از عشق رو گرچہ مجازی ست	کہ آن بہر حقیقت کارسازی ست

منہ مت موڑ عشق سے اگرچہ مجازی ہووے اسلیے کہ وہ حقیقت کے کام بتانے والا ہی یعنی عشق مجازی بھی خوب ہی تو اوسکو بھی ترک نہ کرنا چاہیئے کہ وہ پہونچانے والا عشق حقیقی تک ہی اور حضرت مولانا روم فرماتے ہین ع

عاشقی گرزین سرو گرزان سراست	عاقبت مارا بدان شہ رہبرست

یعنی عاشقی خواہ اس خیال سے خواہ اوس خیال سے ہو آخر کار ہمکو اوس بادشاہ حقیقی تک راہ بتانے والی ہی و لیعلم ان فی ھذا الطریق اعداء کثیرۃ لا یستطیع احد ان یدفعھا الا بتعلیم مرشد کامل و اعانتہ اور جاننا چاہیئے کہ اس راہ مین دشمن بہت ہین کہ دفع نہین کرسکتا اونکو کوئی شخص بے سکھلائے کسی کامل مرشد کے اور بے اوسکی مدد کے و ذلک موقوف علی الصحبۃ اور یہ یعنی تعلیم مرشد کی موقوف ہی صحبت پر جسدی صحبت ہو یا روحی اسلیے کہ تا وقتیکہ اوستاد کو نہین دیکھتا ہی تعلیم و تعلم ہاتھہ نہین آتا ہی تو اگر صحبت جسدی ہو تو خیر ورنہ صحبت روحی بھی کافی ہی اسلیے کہ یہ تعلیم باطنی ہی روح سے تعلق رکھتی ہی فان مات شیخہ فلیراقب بتصور تمثال الشیخ یتعلم منہ و یستفیض تو اگر مرجاے پیر اوسکا چاہیے اوسکو کہ مراقبہ کرے اور تصور کرے پیر کی شکل کو کہ تعلیم پاتا ہی اوس سے

اور فیضان حاصل کرتا ہے ولا یمکن ذلک الا بکشف القبور و الارواح
اور یہ ممکن نہین ہی بدون کشف قبور اور کشف ارواح کے اسلیے کہ فیض
حاصل کرنیوالے کے لیے استعداد یہی شرط ہی وطریق ھذا الکشف ان یضرب
فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکة
وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور طریقہ اس کشف کا یہ ہی کہ ضرب کرے
داہنی جانب سُبُّوحٌ اور بائین جانب قُدُّوسٌ اشارہ احاطۂ صفت پاکی کا ہی
کہ بغیر اوسکے حصول ایسے امور عظیمہ کا غیر متصور ہی اور ضرب کرے آسمانکی
جانب رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ اور قلب مین لفظ وَالرُّوح باشارۂ علو شان خداتعالی
واحاطۂ صفت ربوبیت کے وہان سے لیکر اپنی ذات اور جمیع
اسافل تک او یضرب یا علیم فی السرة و یا مبین فوقہا و تحت اللبة ویا خبیر
فی اللبة وھکذا یھبط من اللبة الی السرة و یبدا بیا خبیر یا ضرب کرے یَا عَلِیْمُ
ناف مین اور یَا مُبِیْنُ اوسکے اوپر سر سینہ سے نیچے اور یَا خَبِیْرُ سر سینہ پر
اور اسی طور سے نزول کرے سر سینہ سے ناف تک اور شروع کرے
یَا خَبِیْرُ سے یعنی ضرب کرے یَا خَبِیْرُ سر سینہ پر اور یَا مُبِیْنُ درمیان سینہ
اور ناف کے اور یَا عَلِیْمُ ناف پر یہ پورا ایک بار ہوا اسمین تفاول ہی

طریق کشف قبور و کشف ارواح

ساتھہ احاطہ کرنے صفات علمیہ کے سانس جاری ہونیکی جگہون کو اویضرب
یَا عَلِیمُ یَا سَمِیعُ یَا بَصِیرُ ھکذا ایا ضرب کرے یَا عَلِیمُ یَا سَمِیعُ یَا بَصِیرُ کی اوسی طرز
سے یعنی یا علیم ناف پر اور یا سمیع درمیان ناف اور سر سینہ کے اور یا بصیر
سر سینہ پر اور اسی طرح نزول کرے اور یہ بھی صفات علمیہ سے ہی تو وہی
تفاول ہوگا فھذہ منافع البیعۃ یعنی پس جاننا چاہیئے کہ یہ امور مراتب فنا
اور بقا اور کشف وغیرہ کی بعیت کے منافع ہین بشرطیکہ بعیت پوری
بجالائے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب اور خدا زیادہ آگاہ ہی ٹھیک
بات سے اور اوسکی جانب رجوع اور آرامگاہ سبکی ہی **مسئلۃ** اما تکرار
البیعۃ علی ید الشیخین فان کان فی حضور شیخہ الاول فلا یجوز حیث قال الشیخ
ولی اللہ الدھلوی فاعلم ان تکرار البیعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما تورو کذلک عن الصوفیۃ اما من شخصین فان کان بظھور خلل فیمن
بایعہ فلا باس وکذلک بعد موتہ او غیبتہ المنقطعۃ واما بلا عذر فانہ یشبہ
التلاعب ویذھب البرکۃ ویصرف قلوب الشیوخ عن تعھدہ واللہ اعلم
لیکن بعیت کی تکرار دو پیرون کے ہاتھہ پر اگر یہ امر اول پیر کے روبرو ہو
تو جائز نہین ہی جیسا کہ شیخ ولی اللہ دہلوی کہ فقیر کے اوستاد کے اوستاد ہین

ذکر جواز تکرار بیعت

بیعت دو پیرون سے کرنیکا بیان

علم حدیث مین کہتے ہین کہ جان تو کہ تکرار بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے منقول ہی چنانچہ وہ حدیثین جو احوال مین بیعت عقبہ ثانیہ کے
وارد ہوئین دلالت رکھتی ہین اسپر اور ایسے ہی صوفیہ سے یعنی مکرر بیعت کرنا
ہاتھہ پر ایک پیر کے صوفیہ سے بھی منقول ہی لیکن دو پیرون سے پس اگر
ہووے بیعت کرنا دوسرے پیر کے ہاتھہ پر بسبب اول پیر مین کوئی خلل
ظاہر ہونے کے جیسے زنا یا لواطت مین مبتلا ہونا یا سوائے اسکے
وہ چیزین جو احتمال تاویل کا نہین رکھتی ہین اگر اوس شخص مین ظاہر ہون تو ایسے
حال مین دوسرے سے بیعت کرنے کا کوئی حرج نہین اور ایسے ہی بعد
اول پیر کے مر جانے کے یا غائب ہو جانے کے اسطرح پر کہ امید ملاقات
کی باقی نہ رہے لیکن بغیر کسی عذر کے بیعت کرنا دو پیرون سے تو یہ مشابہت
رکھتا ہی کھیل کرنے سے اور کھیل کرنا امر مشروع کے ساتھہ ممنوع ہی اور برکت
جاتی رہتی ہی اسکی وجہ سے اور پھر جاتے ہین دل پیرون کے اوسکی فرداری

سے اور اللہ زیادہ جانتا ہی فعلم انہ لا یجوز غیبوبۃ الشیخ ایضا بلا ضرورۃ لانہ

لماذ ھبت البرکۃ وتبرأ الشیخ عن التعھد لزم الغاء امر ما ثور من النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وھو غیر جائز تو جانا گیا اس سے کہ نہین جائز تکرار بیعت کی

پیر کے غائب ہونے کے وقت بھی بے ضرورت کے اسلیے کہ جب
برکت جاتی رہی اور پیر بیزار ہوگیا اپنی ذمہ داری سے لازم آیا لغو کرنا
اوس امر کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور لغو کرنا اوسکا ناروا
ہی تو ملزوم بھی اوسکا ناروا ہوگا وایضا مشہور فیما بینہم ان المرید
بین الشیخین کالزوجۃ بین الزوجین یعنے ان البیعۃ علی ید
الشیخین کنکاح المرأۃ بالزوجین فمن یفعل کذا
فلامروۃ لہ ولا فائدۃ ۱ اور بھی مشہور ہی اونکے درمیان
یعنی مشائخ کے گروہ مین کہ مرید دو پیرون کا مانند اوس عورت کے ہی
جو دو شوہرون کے درمیان مین ہو یعنی بعیت کرنا دو پیرون کے ہاتھ پر
جیسے نکاح کرنا ایک عورت کا دو خاوندون کے ساتھ جو ایسا کرتا ہی وہ
بے مروت ہوتا ہی اور کوئی فائدہ اوسکو نہین ملتا ہی مسئلۃ والاسترشاد
من غیر شیخہ فان کان حیا فباجازتہ لاباس وبغیر اذنہ لایجوز لانہ بایع علی
اطاعتہ فان خالف نکث وان بعد الموت فلاباس بہ لان المرید کالابن
والشیخ کالاب والولد اذا مات ابوہ یتعلم من غیرہ فکذا ھنا وھکذا سمعت من الشیخ
اور استرشاد یعنی افاضہ عشق کا طلب کرنا اور طریق سلوک سیکھنا غیر پیر سے

فائدہ فیض لینا اور سلوک سیکھنا غیر شیخ سے باجازت پیر کے درست ہین

اگر پیر اوسکا زندہ رہے باجازت اوسکے کوئی حرج نہین رکھتا ہی اور بے اذن اوسکے جائز نہین اسلیے کہ اوس شخص نے اس پیر کی بعیت کی ہی اوسکی اطاعت کرنے پر تو اگر خلاف اطاعت اوسکے کریگا تو بعیت کا توڑنا لازم آئیگا اور یہ ممنوع اور ناروا ہی اور اگر استرشاد کیا دوسرے شخص سے بعد پیر کے مرجانے کے تو کوئی حرج نہین ہی کیونکہ مرید موافق بچے کے ہی اور پیر مثل باپ کے ہی اور لڑکا جب اوسکا باپ مرجاتا ہی تو وہ دوسرے سے سیکھتا ہی تو ایسا ہی اس جگہ ہی اور ایسا ہی سُنا مین نے اپنے شیخ دامت فیوضہ علینا سے

وروی عن الشیخ ولی اللہ دہلوی اذا سئل عن الاسترشاد من غیر الشیخ

فقال الاب واحد والاعمام کثیرۃ فعلم ان الشیخ کالاب والمرشد کالعم واللہ اعلم

اور روایت کیا گیا ہی شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سے کہ راوی اوسکے مرزا حسن علی محدث ہین وہ شاہ عبد العزیز سے اور وہ شیخ موصوف سے روایت کرتے ہین جب پوچھا گیا شیخ ولی اللہ محدث قدس سرہ سے استرشاد کے بارے مین تو فرمایا کہ باپ ایک ہی اور چچا بہت ہین تو جانا گیا کہ پیر مانند باپ کے ہی اور مرشد موافق چچا کے ہی اور دستور ہی کہ باوجود حیات پدر کے تعلیم لینا چچا سے بے اجازت اپنے والد کے معیوب جانتے ہین اور

باجازت اوسکے کوئی حرج نہین ہی اور مرنے کے بعد باپ کی تعلیم چچا کے متعلق ہو جاتی ہی اور خدا زیادہ جانتا ہی **فائدہ** جاننا چاہیے کہ امور مذکورہ سے مقصود اعظم اور مطلوب اہم عشق ہی ان سب امور سے درگذر کرکے رجوع اوسکی طرف کرنا چاہیے کہ یہ وسائط ہین جیسا کہ ایک دوہرہ کسی عاشقون مین سے اس پر دلالت کرتا ہی ٥ انکھیان جو ہتین اب نین بھئین کجرا جو دیے مرگ چھونن کے ٭ جب باری ہتین اب ناری بھئین پیا سیج کے بیچ بچھونن کے ٭ مری جان تم اب چترائی سکھوات تھوڑ رہے دن گونن کے ٭ اب کھیل جو کھیل پیا سنگ کھیل گئے دن کھیل کھلونن کے ٭ یعنی آنکھین تھین کہ دیکھتی تھین اور پہچانتی نہ تھین مانند اون آنکھون کے کہ جو نہ دیکھین اور نہ پہچانین لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وہ خدای تعالی آنکھون کو پالیتا ہی اور اوسے آنکھین نہین پاتین یعنی تاوقتیکہ چشم دل نہ کھلے اور عشق نصیب نہو ہرگز خدا کو کوئی نہین پاویگا اب آنکھین شناسا ہوئین یعنی جب ہوش مین آیا اور عاشق ہوا اور غفلت دور ہوئی پایا مین نے اور پہچانا مین نے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ چند منہ عشق کے دن کہ قیامت عاشق کی عشق ہی کا وقت ہی اس دلیل سے

کہ خدانے شروع کیا اس سورۂ قیامہ کو نفس لوامہ کے قسم کے ساتھہ جسکے
بعد نفس مطمئنہ کہ حاصل ہوتا ہی اور وہ مرتبہ عشق کا ہی تر و تازہ یعنی فارغ
اور بے پروا من و توسے پروردگار کی طرف دیکھتے ہین یعنی دل کی آنکھون سے
اور اُس جہان مین سب اوسکو جسد کی آنکھون سے دیکھین گے اسلیے کہ جسد
اوس جگہ روحانیت کے مرتبے تک پہونچ جائیگا اور اس مرتبہ کا حاصل ہونا
بسبب فقر و فنا کے سرمہ لگانے کے اپنی ہستی کی آنکھون مین ہوتا ہی کہ مثل
ہندی شان مین گھنگچی کی مشہور ہی ٥ پانت پانت کر آپ لٹاوے کالا
مُنہ کر جگت کھلاوے تب لالن کی لالی پاوے ٭ پارہ پارہ کرکے اپنے کو
برباد کرے یعنی خود کو نیست کرے کہ جو مرتبہ فنا کا ہی منہ سیاہ کرکے خلق کو
دکھلاوے یعنی خلق سے عار نہ رکھے کہ مرتبہ موت کا ہی تو سُرخی سرخرویونکی
پاتا ہی کہ وصل ہی اوسوقت کہ جب عشق نہین تھا مانند کنواری لڑکیون کے
بے شعور تھی اور عاشقون کو عورتون کے اسم سے تعبیر کرنا باعتبار معشوق کی
شان کے رفیع ہونے کے کہ مرد فضیلت رکھتا ہی عورت پر ورگرنہ عاشق
مردی اور زنی سے فارغ ہی کیونکہ یہ سب دلیل ہستی کی ہی اور عشق عبارت ہی
مدہوشی اور نیستی سے اب کہ مرتبۂ وصل اور عشق سے فارغ ہوئی مانند جوان

اور بالغ کے ہو گئے یعنی دیکھنے سے گذر گئے اور بل گئے گھاند اوس عورت کے
کہ خاوند کے ساتھ بچھونے مین سوتی ہو اور دوئی کا پردہ اوٹھ جائے
درمیان سے ﴿ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ﴾ مین تو ہوا اور تو مین مین تن ہوا
اور تو جان ﴿ یہان تک کہ کوئی دوسرا نہ کہے کہ مین دوسرا ہون اور تو دوسرا
ہی ﴾ یعنی حقیقت سبکی ایک ہی اور غیریت باعتبار تشخص کے ہی اور یہ تشخص جو
ہی وہ مظہر اوسی کا ہی اَی میری جان یہ خطاب طالب صادق کو ہی جو عاشق
عشق مجازی کے ساتھ ہی اب اکہ مرتبہ عشق مجازی کو پایا جان اوسکو یعنی
عشق حقیقی سیکھ یعنی مظاہر سے درگذر اب زمانہ کم رہگیا ہی ایام وصال
حقیقی کا کہ موت ہی تاکہ وصل سے فائز ہو کیونکہ جو اس جہان مین عشق نہین
رکہتا ہی وہ اوس جہان مین وصل نہین پاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی من کان
فی هذہ اعمیٰ فهو فی الاخرۃ اعمیٰ جو شخص کہ اس جہان مین اندھا
یعنی محروم ہی عشق سے وہ اوس جہان مین اندھا یعنی محروم وصل سے ہی
جو کھیل تو کھیلتا ہی اب یار کے ساتھ کھیل یعنی جو کچھ ریاضت اور اعمال
سے کرتا ہی تو اوسکی طلب مین کر اور ثواب عقاب سے کام نہ رکھ کہ گئے دن

کھیل کودسکے یعنی وقت غفلت اور دوئی کا نہین رہاکہ وقت عاشقی کا پہونچا اور طلب ثواب اور خواہش جنت بے غرض دیدار کے عاشقونکا پیشہ نہین ہی شیخ علاءالدین اودی فرماتے ہین ؎

ما مقیمان کوی دلداریم	رُخ بدنیا و دین نمی آریم

ہم رہنے دالے اپنے دلدار کے کوچے کے ہین رُخ دنیا اور دین کی طرف نہین کرتے اور دوسرا عارف کہتا ہی ؎

ذوق نامش عاشق مشتاق را	از بہشت جاودانی خوشتر است
گرچہ در فردوس نعمتہا بسی ست	وصل او از ہرچہ دانی خوشتر است

ذوق اوسکے نام کا عاشق مشتاق کے لیے بہشت جاودانی سے خوش زیادہ ہی اگرچہ فردوس مین نعمتین بہت سی ہین وصل اوسکا ہر چیز سے جسکو تو جانے خوش زیادہ ہی اور یہ سب جو کچھ ریاضت وغیرہ سے ہی اوسکے حکم کی اتباع کی وجہ سے ہی اور عاشق کبھی حیطۂ اطاعت سے باہر نہین ہوتا ہی تو ترک کرنا اوامر کا اور ارتکاب کرنا نواہی کا مُناقض عشق کے ہی اور طلب جنت ثواب کی غرض سے نہین بلکہ طمع دیدار سے ہی چنانچہ ایک عاشق کہتا ہی ؎

عاشقان دائم لقای دوست میدارند دوست	در غم و راحت رضای دوست میدارند دوست
وعدۂ دیدار چون در جنت آمد لاجرم	عاشقان جنت برای دوست میدارند دوست

(عاشق ہمیشہ دوست کے ملنے کو دوست سمجھتے ہین غم اور راحت مین خوشنودی دوست کی دوست رکھتے ہین ٭ وعدہ دیدار کا چونکہ جنت مین ہوا ہی ٭ ناچار عاشق جنت کو دوست کے واسطے دوست رکھتے ہین اسکی کوئی حد نہین اور کچھہ متن سے باقی ہی سو جہ سے تمام کرنا اسکا ضروری ہی ٭

رو تمام این حکایت باز گو — این ندارد آخر از آغاز گو

(یعنے چل پوری حکایت پھر کہہ ٭ آخر نہین رکھتا ہی پھر آغاز سے کہہ

الحمد للہ الذی وفق الفقیر الضعیف ذمیم الاخلاق محمد عبد الرزاق ابن المولوی جمال الدین احمد الانصاری افاض اللہ علینا من فیوضہ وبرکاتہ لتسطیر ہذہ الرسالۃ الموسومۃ بعمدۃ الوسائل لتحصیل الفضائل والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ وازولجہ واتباعہ وغفر اللہ للمحررہ ولاباۂ ولکاتبہ وشیوخہ واساتذتہ اجمعین یارب العالمین

حمد ثابت ہی خدا کے لیے جسنے توفیق دی اس فقیر ضعیف ذمیم الاخلاق محمد عبد الرزاق کو جو فرزند مولوی جمال الدین احمد کے ہین کہ قبیلے سے انصار کے

ہین پہونچاے خدا ہم تک فیوض اونکے اور برکات اونکے توفیق دے
خدای تعالی لکھنے کی اور جمع کرنے کی اس رسالے کی کہ اوسکا نام
عمدة الوسائل لتحصیل الفضائل رکھا درود وسلام ہو رسول پر اوسکے
جو محمد ہین اور اونکی اولاد پر اور اونکے یارون پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکے
تابعین پر راضی اور خوشنود ہو خدا اونسا اور بخشے خدا گناہ اس رسالے
کے لکھنے والے اور اونکے باپ اور اونکے باپ کے باپ ابی ایوب
انصاری تک کے اور اونکے پیرون اور اونکے اوستادون کے
ایسہی کر اے پالنے والے تمام عالمون کے چونکہ اعتبار کتاب کا
بے دریافت اوسکے جمع کرنے والے کے ناجائز ہی اور پیران طریقت
کا ذکر بذریعۂ نقل شجرہ کے ابتداے رسالے مین مندرج ہوا اپنے نام کا
لانا ابتدا مین بے ادبی ہوتا ناچار عادت سے مولفون کی عدول کرکے
آخر مین لایا تمت فی لیلة الخمیس الثالثة والعشرین خلت من ذی القعدة
الحرام عام الستین والمائتین بعد الالف من الهجرة النبوية عليه الصلوة
والسلام وعلى اله الكرام واصحابه العظام اور تمامی اسکی حاصل ہوئی
شب پنجشنبہ تیسوین شب ماہ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۶۰ ایک ہزار دوسو ساٹھہ ہجری

نبوی مین صلی اللہ علیہ وسلم درود ہوا نپر اور سلام ہوا ونکے آل کرام اور
اصحاب عظام پر اور ترجمہ فارسی لکھنے سے شب پنجشنبہ اٹھائیسوین ماہ
محرم سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو ایکسٹھ ہجری کو زیور اختتام پہنا اور اوس
زمانے مین عمر فقیر کی پچیس برس ایک ماہ اور آٹھ روز کی تھی کہ ولادت
فقیر کی سنہ ۱۲۳۶ ایک ہزار دوسو چھتیس ہجری مین بیسوین تاریخ ذی الحجہ کی
والدہ ماجدہ کے کلام سے سمجھی جاتی ہو اور بس ؎

مترجم فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ ابن مولانا
محمد عبد الوہاب دام ظلہ ابن حضرت مرشدنا مولانا محمد عبد الرزاق قدس اللہ
سرہ العزیز ابن حضرت مولانا جمال الدین احمد نواسہ بحر العلوم ابن حضرت
ملک العلما مولانا علاء الدین احمد ابن حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد
انوار الحق ابن حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد عبد الحق ابن شیخ المشائخ
ملا احمد سعید ابن قطب الاقطاب مولانا مولوی قطب الدین سہالوی
قدس اللہ اسرارہم اور ننہالی سلسلہ مترجم کا یہ ہی کہ مترجم نواسہ
عمدۃ العلما مولانا ظہور علی ابن ملک العلما مولانا محمد حیدر ابن حضرت
قدوۃ المحققین ملا مبین ابن حضرت ملا محب اللہ ابن حضرت مولانا احمد عبد الحق

ابن شیخ المشائخ حضرت ملا سعید بن قطب الاقطاب مولانا قطب الدین
شہید سہالوی قدس اللہ سرہ العزیز کہتا ہی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا
کہ جو چیزین ہمارے خاندان رزاقیہ انواریہ والیہ کے ہر اس سلسلے
والے کو کرنا چاہییے وہ زبان اُردو مین قلمبند کردو کہ خدا جسکو توفیق
دے وہ بجالاوے مین تمکو اور اپنے جملہ پیر بھائیون کو اوسکے کرنے کی
اجازت دیتا ہون میرے خیال مین آیا کہ حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ
نے شرح عمدۃ الوسائل کو معمولی روزمرہ کے اوراد کے بارے مین
تالیف کیا ہی اوسی کا ترجمہ ہوجاوے تو خوب ہی پس مین نے ترجمہ
اسکا بزبان اُردو مع بعض زیادات مفیدہ کیا اور اختتام اسکا
بتاریخ چودھوین ماہ رمضان المبارک روز سہ شنبہ سنہ ۱۳۱۷ھ
نصف النہار کے وقت ہوا واللہ اعلم بالصواب ط

تمت

رسالۂ جامع الاوراد

مرتبہ حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا الْخَطِيَّاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَعِنْدَ الْمَمَاتِ وَبَعْدَ الْوَفَاتِ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ ـ سَبْعًا

سات بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّىَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِى التُّرَابِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِبَيْتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ۔ سبعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْغِنَا وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ
وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ
وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ
الْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ
الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ
نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَآ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَآ اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ
دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ

أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ اللّٰهُمَّ
إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوذُ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ
وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ
وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ
أَوْ أُظْلَمَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنَ التَّرَدِّيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاۤءِ وَالْاَدْوَاۤءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ
الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عَزَاۤئِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ
اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاۤءٍ
وَّدَوَاۤءٍ وَّبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَّشِفَاۤءٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ
وَخَطَاىَ وَعَمَدِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْۤءِ

وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ
فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ
الْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَاَيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ
ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى
طَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ
وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ
وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا

مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي
وَاهْدِنِي رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ
وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي
عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ
شَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ
اَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ
دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ
سَخِيمَةَ صَدْرِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ
مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا
كُلَّهُ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا
وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَ
جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي
اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ
مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ
فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ
نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا
وَقَلْبًا سَلِيمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ
بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ
جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا
وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى
مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا
وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا
وَارْضَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی
وَصَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ
وَقَامَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ رُشْدَ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ
وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ
غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ
عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ
مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِیْ
مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَیْتَ
عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ
بِسَمْعِیْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ
عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْهِ ثَارِيْ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا
لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا
عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ
وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ
وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ
فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَ
الْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ
وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ
وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ

كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّيْ خَيْرًا
اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ
رُشْدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ
قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ
بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ
عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً
نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ
بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَايَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا
شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ
الْمَسْاَلَةِ وَ خَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ
وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَ خَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَ
ثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ
وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ
وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ
وَ بَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَ مِلْاَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمِلْاَ مَا بَيْنَهُمَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَ خَيْرَ
مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ
ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَ تَغْفِرَ

ذَنْبِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ
وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ
وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْأَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ
الْعُیُوْنُ وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ
وَلَا یَخْشَى الدَّوَائِرَ یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِیْلَ
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ
الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ الَّیْلُ وَاَشْرَقَ
عَلَیْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِیْ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ
اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَّا فِیْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِیْ وَعْرِهٖ
اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَهٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَهٗ
وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ فِیْهِ یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ

ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقْتَ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا وَ
مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَ
بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ
مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا
غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ
عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْٓ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَ
فِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ
فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ
كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا

وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقْتَ الدُّنْیَا
وَمَا فِیْهَا بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
الطَّیِّبَاتِ وَفِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ
وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْ
اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ
قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَکَ
وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَ
اَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِیْکَ لِاَرْشَدِ
اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ
لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِیْکَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ
اِلَیْکَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا

رزقتني وتقبل مني انك انت ربي اللهم صل على
محمد وآله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعين
يا من اظهر الجميل وستر القبيح يا من لا يؤاخذ
بالجريرة ولا يهتك الستر يا عظيم العفو يا حسن
التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة
يا صاحب كل نجوى ويا منتهى كل شكوى
يا كريم الصفح يا عظيم المن يا مبتدء النعم
قبل استحقاقها يا ربنا ويا سيدنا ويا مولنا
ويا غاية رغبتنا اسالك يا الله ان لا تشوي
خلقي بالنار تم نورك فهديت فلك الحمد
عظم حلمك فعفوت فلك الحمد بسطت يدك
فاعطيت فلك الحمد ربنا وجهك اكرم
الوجوه وجاهك اعظم الجاه وعطيتك افضل
العطية واهنأها نطاع ربنا فتشكر وتعصى
ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتشفي السقيم

وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِي بِآلَائِكَ اَحَدٌ
وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
خَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ
مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ
خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ثَلٰثًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي
السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدِنِ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ
قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ
لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ
تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا
مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً
تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُبَدِّلَ نَفْسِيَ الْاَمَّارَةَ لَوَّامَةً
وَمُطْمَئِنَّةً تَطْمَئِنُّ بِكَ وَتَنْفِرُ عَنْ غَيْرِكَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ
تین بار
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ بِعَدَدِ
مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ
حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ
صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَعُوْذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنَ الْخِنْزِبِ ثَلٰثًا (تین بار)
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِكَ وَاقْبُرْنِيْ بِبَلَدِ
نَبِيِّكَ وَفِيْ جِوَارِ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِيْ زِيَارَةَ حَبِيْبِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا (تین بار) اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ
الْاِسْلَامَ بِيْ وَشَرِّفْنِيْ بِاِعَانَةِ الْاِسْلَامِ وَاحْفَظْنِيْ عَنْ
شَوَائِبِ هَتْكِ الدِّيْنِ ثَلٰثًا (تین بار) اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ
الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ
وَصْفٍ يُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا
عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ثَلٰثًا (تین بار) اَللّٰهُمَّ
اَسْكِرْنَا بِشَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِيِّكَ
وَمَنْ يُّحِبُّكَ وَاقْتُلْنَا بِسَيْفِ اشْتِيَاقِكَ وَ
اغْسِلْنَا بِمَاءِ رَحْمَتِكَ وَاقْبُرْنَا فِيْ قُبُوْرِ
الْعَاشِقِيْنَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ

وَاَدْخِلْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْعَارِفِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِعِبَادِکَ

الصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ثَلٰثًا ۳

تین بار ۱۲

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا

اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ

الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِیْمِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ سَبْعًا وَسُوْرَۃَ الْفَلَقِ سَبْعًا

قل ھو اللہ سات بار ۱۲ — قل اعوذ برب الفلق سات بار ۱۲

وَسُوْرَۃَ النَّاسِ سَبْعًا وَسُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ سَبْعًا

قل اعوذ برب الناس سات بار ۱۲ — الحمد سات بار ۱۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَبِاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ

وَبِمُوْسٰی نَجِیِّکَ وَعِیْسٰی رُوْحِکَ وَکَلِمَتِکَ

وَبِتَوْرٰىۃِ مُوْسٰی وَاِنْجِیْلِ عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاؤٗدَ

وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ وَکُلِّ وَحْیٍ اَوْحَیْتَہٗ وَقَضَآءٍ

قَضَیْتَہٗ وَاَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ اَنْزَلْتَہٗ

فِیْ کِتَابِکَ وَاسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ غَیْبِکَ وَاَسْأَلُکَ

بِاسْمِکَ الْمُطَھَّرِ الطَّاھِرِ بِالْاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ

وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ وَبِنُورِ وَجْهِكَ
أَنْ تَرْزُقَنِي الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ وَأَنْ تَخْلِطَهُ بِلَحْمِي
وَدَمِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَتَسْتَعْمِلَ بِهِ جَسَدِي
بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِي
إِمَامًا وَّنُورًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ
ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا
جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
تین بار ۱۲
وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ سَبْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
سات بار ۱۲

النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعًا۔

تمت

بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ
(مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ السَّلَامُ)

مخفی نرہے کہ کتاب ہذا بماہ صفر المظفر ۱۳۲۰ ہجری حسب فرمایش
عالیجناب سبحان علیخانصاحب نائب ریاست اوترولہ باہتمام
محمد عبدالخالق منیجر مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ
مطبع ہذا میں چھپکر شایع ہوئی فقط